عشق اک جنون
عائشہ صدیقہ
Urdu Novels Ghar

عشق اک جنوں

از

عائشہ صدیقہ

Urdu Novels Ghar

"تمھیں میرے وجود سے کراہت آتی ہے نا نفرت ہوتی ہے تمھیں خود سے جب میں تمہارے قریب آتا ہوں، سب کو یہی کہتی رہتی ہو نا؟ وہ دو ٹکے کی ثمارہ مجھے آ کر کہ گئی کہ میں اس کے ساتھ وہ رشتہ بناؤں جو تم نے کبھی نہیں بنایا۔ بس بہت برداشت کر لیا میں نے یہ سب اب اور نہیں۔ اب تمھیں میں بتاتا ہوں کہ کایان زارار کون ہے؟"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟؟کایان۔۔۔ آپ غلط۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ میں جو کہہ رہا ہوں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے حورین کو بیڈ پر دھکہ دے کر گرا دیا اور اپنی شرٹ اتار کر پھینکی اور اس پر جھک گیا۔

"نہیں۔۔۔کایان۔۔۔پلیز۔۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے۔۔۔ آپ میرے ساتھ۔۔۔ ایسا نہیں۔۔ کر سکتے۔۔ بہت پچھتائے۔۔۔گے آپ۔۔نہ کریں۔۔۔ آپ ہوش۔۔۔۔۔میں نہیں پلیز کایا۔۔۔۔۔ ن۔۔ہ۔۔یں۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ "

"ہوش میں تو اب آیا ہوں۔۔۔۔۔"یہ کہہ کر کایان نے اس کے ہاتھ گاؤن کی (robe) سٹریپ کھول دی اسکی گرفت مضبوط اور سخت ہوتی گئی۔ وہ روتی اور چیختی رہی اور خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی رہی پر کایان ہوش میں نہیں تھا اُس پر جنون سوار تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب اسکی آنکھ کھلی تو اُس نے خود کو کایان کی گرفت میں پایا خود کو اسکی گرفت سے آزاد کر کے وہ اُٹھنے لگی پر کایان نے اسے دوبارہ اپنی گرفت میں لے لیا اور خمار بھرے نشے سے چُور لہجے میں بولا

"تم اتنی آسانی سے نہیں جا سکتی "

یہ کہا کر وہ ایک دفعہ پھر اس پر جُھکا۔

"کایان۔۔۔ خدا کے لیے۔۔ چھوڑ دیں مجھے جانے دیں۔۔ جو چاہتے تھے آپ نے کر لیا اب پلیز۔۔۔۔"

"ابھی کہاں؟ ابھی تو شروع کیا۔ ابھی تو تمہاری سزا شروع ہوئی ہے۔" ایک دفعہ پھر وہ اسکی گرفت میں تھی۔ بس فرق یہ تھا کہ اس دفعہ وہ بے حس و حرکت پڑی رہی۔ کایان کے سونے کے بعد وہ وہ اُٹھی اور پاس پڑی کایان کی شرٹ پہن کر وہ واش روم میں آئی۔ شاور کھول کر وہ اسکے نیچے جا کھڑی ہوئی اور روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ ٹھنڈا پانی اُسے بھگو رہا تھا۔ اس کے آنسو بہ رہے تھے۔

"کایان آپ نے میرا مان، میری محبت، میری عزت سب کچھ ہی ختم کر دیا۔ نشے کی حالت میں آپ سب بھول گئے؟ کیوں کایان۔۔۔؟ کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔۔"

کتنی ہی دیر وہ ایسے شاور کے نیچے بیٹھ کر روتی رہی ٹھنڈے پانی نے اس کے اسباب منجمد کر دیئے اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کایان کب سے بیٹھا بے زار ہو رہا تھا۔ وہ سیالکوٹ بزنس میٹنگ کے سلسلے میں آیا تھا۔ لیکن اپنے ڈیڈی کے اصرار پر اسے چوہدری سلیمان صاحب کے اس سپورٹس گالہ پر شرکت کرنی پڑی۔ یہاں بہت سارے سکول کے طلباء اپنے ٹیچرز اور پرنسپل کے ساتھ جمع تھے اور مقابلے کے لے باقاعدہ خود کو تیار کر رہے تھے۔ سب ہی بہت خوش اور جوش و خروش میں تھے سوائے ایک سکول کے گروپ کے۔ وہ لوگ بہت اداس و مایوس دکھائی دینے کے ساتھ کسی کے منتظر بھی نظر آ رہے تھے۔ جہاں ہر طرف بچوں کے چہروں پر خوشی اور ان میں جوش و جذبہ بھرا ہوا تھا وہی ان اداس بچوں کو دیکھ کر نا چاہتے ہوئے بھی وہ ان کی جانب متوجہ ہو گیا۔ کایان نے دیکھا کہ اچانک ان کے اداس چہرے خوشی سے چمک اٹھے۔ جس سے وہ کافی حیران ہوا۔ ان کی نظروں کے تعاقب میں کایان کی نظر بھی اس طرف گئی اور پلٹنا بھول گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اُف آج تو بہت لیٹ ہو گئی۔ سب سٹوڈنٹس میرا انتظار کر رہے ہوں گے اور میم سے الگ انسلٹ ہونی ہے۔ کیوں رات کو مووی دیکھنے لگ گئی ؟؟؟ اسی وجہ سے لیٹ ہو گئی۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھی وہ خود سے مخاطب تھی۔ وین والے انکل نے گاڑی جناح سٹیڈیم کے باہر روکی اور وہ ان کا شکریہ ادا کرتی تیز تیز قدموں سے چلنے لگی۔

اتنے ہجوم میں وہ راستہ بنائے اور ارد گرد کی پرواہ کیے وہ تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی۔ پرپل کلر کی فراک، بلیک جینز، وائٹ سپورٹس شوز اور بلیک دوپٹے کو مفلر کی طرح گلے کے گرد لپیٹے، ایک ہاتھ میں وائٹ واچ پہنے لمبے بالوں کی پونی ٹیل باندھے، صاف اور اجلی رنگت، لا بنی پلکیں، گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹ، وہ اسے دنیا سے آئی کوئی حور لگ رہی تھی جو غلطی سے اس دنیا میں آگئی تھی۔

اسے دیکھ کر سارے سٹوڈنٹس اس کے گرد جمع ہو گئے اور وہ ہنستے ہوئے معذرت کرنے لگی۔ اسکی مسکراہٹ اتنی دلکش تھی کہ وہ کھو سا گیا وہ اسٹیڈیم کے ایک محسوس حصے میں بیٹھا ہوا تھا جو کہ خاص طور پر VIP لوگوں کے لیے بنایا گیا تھا۔ یہ جگہ اس طرح سے تھی کہ وہاں بیٹھا شخص سب کو دیکھ سکتا تھا پر وہ کسی کو نظر نہیں آتا تھا۔ وہ بھی اس جگہ پر تھی جہاں سے وہ اسے با آسانی دیکھ سکتا تھا جبکہ وہ سب سے بے نیاز اپنے سٹوڈینٹس کے ساتھ مگن تھی۔ وہ ایسے ہی بے خود سا اُسے دیکھ رہا تھا۔ فنکشن کب ختم ہوا اسے کوئی ہوش نہیں تھی۔ ہوش تو تب آیا جب وہ نظروں سے اوجھل ہوئی وہ اسے دیکھنے باہر آیا پر وہ وہاں کہیں نہیں تھی۔

"کیا ہوا برخوردار؟ کہاں جانے کی جلدی ہے یا کسی کو ڈھونڈ رہے ہو؟"

سلیمان صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کہیں نہیں انکل.... بس گھر جانے لگا تو میں سوچا کہ آپ مل لوں۔"

"اتنی جلدی.......؟ گھر چلو اپنی آنٹی سے بھی مل لینا۔ تم ایسے بغیر ملے تو نہیں جا سکتے۔ وہ مجھے گھر میں گھسنے نہیں دے گی۔"

آخری بات پر وہ ہنستے ہوئے شرارت سے بولے تو وہ بھی مسکرا کر بولا۔"انکل

" don't worry about aunt" وہ نہیں کہتیں کچھ بھی۔ آپ بتا دینا کہ بہت ضروری میٹنگ تھی تو جانا پڑا۔ اگلی دفعہ ضرور آؤں گا فی الحال اجازت دیں چلتا ہوں۔"

اپنی بات پوری کر کے وہ وہاں سے چلا گیا۔

سارے راستے بھی وہ اُسی دلکش مسکراہٹ والی لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا پھر تنگ آ کر خود کو اس کی سوچوں سے دور رکھنے کا ارادہ کیا کیونکہ وہ ان سب کو اپنی وقتی اٹریکشن سمجھ رہا تھا وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ سب بس کچھ دیر کے لیے ہے بعد میں اس کی یہ فیلنگز ختم ہو جائے گیں۔ وہ محض اسکا کرش ہے اور کچھ بھی نہیں۔ پر وہ اس بات سے انجان تھا کہ محبت لفظ کو جھوٹا کہنے والا وہ انسان کسی لڑکی سے محبت کر بیٹھا ہے۔ وہ ایک پریکٹیکل انسان تھا جس نے ہمیشہ اپنی زندگی ان جذبات سے دور رہ کر گزاری تھی اسے یہ سب بس فلمی باتیں لگتی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"پاپا! ہم جیت گئے۔ اتنا کمال کا کھیلیں میرے سٹوڈینٹس۔ پاپا لڑکے تو لڑکے میری لڑکیاں بھی کم نہیں تھیں۔ I'm very happy (میں بہت خوش ہوں) "

وہ اپنے والد الیاس صاحب کے گلے میں بانہیں ڈالے بڑے مزے سے اپنی جیت کے بارے میں بتا رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتے خلیمہ بیگم جو چاول صاف کر رہی تھیں وہ پلیٹ غصے سے میز پر رکھتے ہوئے بولیں۔

" تو اس میں پورا گھر سر پر اٹھانے کی کیا ضرورت ہے ہزار دفعہ کہا ہے کہ لڑکیوں کو اپنی آواز کم رکھنی چاہیئے اور یہ کیا خلیہ بنایا ہوا ہے؟ جاؤ جا کر چینج کرو۔"

ان کی باتیں سن کر وہ اداس ہو گئی تو الیاس صاحب بولے۔

" آپ بھی بیگم کمال کرتیں ہیں آج کے زمانے میں رہ کر بھی آپ ایسی باتیں کرتیں ہیں زمانہ بدل گیا ہے آج کے دور میں لڑکی اور لڑکے میں کوئی فرق نہیں۔ ہماری حورین موقع کی مناسبت سے ہی ڈریسنگ کرتی ہے۔ جاؤ حورین ہاتھ منہ دھو کر آؤ پھر ساتھ میں کھانا کھائیں۔"

حورین وہاں سے چلی گئی پر الیاس صاحب نے اس کی آنکھوں میں موجود نمی دیکھ لی تھی اس کے جانے کے بعد وہ حلیمہ بیگم سے مخاطب ہوئے

"بیگم آپ بھی بس حورین کے پیچھے پڑی رہتی ہیں وہ اب بڑی ہو گئی ہے آپ کے اس برتاؤ سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔"

"تکلیف مجھے بھی ہوتی ہے اسے ایسے دیکھ کر اور الیاس زمانہ کتنا بھی بدل جائے پر ایک عورت کے لیے ہمیشہ ایک جیسا ہی رہتا ہے مجھے خوف آتا ہے کہ کہیں اس کے ساتھ بھی وہ سب نہ ہو جو " ....

"بس کریں بیگم اللہ نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو۔ایسے خیالات اپنے ذہن سے نکال دیں۔وہ بچی معصوم ہے اسکا کوئی قصور نہیں۔"

حورین الیاس صاحب اور حلیمہ بیگم کی اکلوتی اولاد تھی پر بچپن سے ہی حلیمہ بیگم کا برتاؤ اس کے ساتھ ایسا ہی ہے۔ انھوں نے کبھی حورین سے پیار سے بات نہیں کی جبکہ الیاس صاحب کی جان حورین میں بستی تھی۔پیار حلیمہ بیگم بھی اس سے کرتی تھی پر پتہ نہیں کس چیز کا خوف انھیں حورین سے دور رکھتا تھا اسی وجہ سے ان میں بہت چڑچڑا پن آگیا اور وہ اس پر اپنا غصہ نکالتی رہتیں۔ان کے اسی برتاؤ کی وجہ سے حورین اپنے پاپا سے بہت اٹیچ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ آفس سے گھر آیا تو پورچ میں بلیک latest model jaguar کھڑی تھی۔بلیک کلر اس کا فیورٹ تھا اسے یہ کار بہت پسند آئی وہ اندر داخل ہوا تو جیلانی صاحب ہال میں صوفے پر بیٹھے چائے پی رہے تھے سلام کے بعد وہ فوراً بولا -

"Dad thanks for such an amazing gift. I love it."

"وہ گفٹ میں حریم کے لیے لایا ہوں اس کی برتھ ڈے آرہی ہے تو اسی نے فرمائش کی تھی "-

وہ مسکراہٹ دبا کر بولے-وہ یہ کایان کے لیے ہی لائے تھے وہ بس اپنے لاڈلے بیٹے کو تنگ کر رہے تھے-

انکی بات پر کایان کایان بڑے کانفیڈنس سے بولا "So what............? یہ مجھے پسند آگئی ہے تو اب یہ میری ہو گئی ویسے بھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کایان کو کوئی چیز پسند آجائے اور اس کے ڈیڈ وہ کسی اور کو دے دیں۔ "

"تمہیں میں اسی طرح کی نیو منگوا دوں گا۔ابھی" ....

"No way Dad" یہ مجھے ہی چاہیے جو چیز میری مجھے پسند آجائے وہ بس میری ہی ہے کسی اور کی نہیں اور نہ ہی اس جیسی کوئی کسی اور کے پاس ہو سکتی ہے۔"

وہ ضدی انداز میں بولا تو جیلانی صاحب قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بولے-

"ریلیکس بیٹا یہ میں نے تمہارے لیے ہی منگوائی ہے-بس تمہیں تنگ کر رہا تھا- پر میں نوٹ کر رہا ہوں کہ تم کچھ زیادہ ہی ضدی ہوتے جا رہے ہو-"

انکی بات پر وہ مسکراتا ہوا ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور بولا-

"وہ اس لیے کیونکہ میری ہر ضد پوری کرنے کیلئے آپ جو ہیں- چلیں نیو کار میں ذرا گھوم کر آئے۔ "

جیلانی صاحب ایک بہت بڑے بزنس مین تھے وہ میٹرک کے بعد سے ہی وہ امریکہ رہتے تھے انھوں نے شادی بھی ایک امریکی خاتون سے کی جو مسلم ہو گئی-اس کے بعد ان کے گھر کایان کی پیدائش ہوئی-کایان کے دنیا میں آتے ہی اس کی والدہ اس دنیا سے کوچ کر گئیں-انھوں نے اکیلے ہی کایان کی پرورش کی-انھوں نے دوسری شادی نہیں کی کیونکہ وہ اپنی بیوی سے بہت محبت کرتے تھے انکی جگہ وہ کسی اور کو نہیں دے سکتے تھے اور نہ ہی دوسری بیوی لا کر وہ اپنے کایان کی محبت میں کوئی کمی بیشی ہونے دے سکتے تھے-انھوں نے ہمیشہ اس کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کی-اور اسی چیز نے اسے ضدی انسان بنا دیا-اس کے علاوہ وہ اچھا انسان تھا کسی بھی قسم کی برائیاں اس میں نہیں تھیں جو ان کے سرکل میں عام تھیں-نہ اس کی کوئی گرل فرینڈ تھی نہ وہ سموکنگ کرتا تھا اور نہ ہی ڈرنک-اسے یہ محبت، عشق وغیرہ میں نہ دلچسپی تھی اور نہ ہی یقین-

وہ لوگ 5 سال پہلے ہی پاکستان واپس آئے تھے-جیلانی صاحب کا بزنس بہت وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا تھا-پاکستان کے 4 بڑے شہروں اسلام آباد، کراچی، لاہور اور سیالکوٹ کے مختلف علاقوں میں ان کے بزنس کی بڑی شاخیں موجود تھیں-

پاکستان آنے کے بعد جیلانی صاحب کے بے حد عزیز دوست لغاری صاحب نے اپنی بیٹی حریم کے لیے کایان کا ہاتھ مانگا جو کہ لغاری صاحب کے لیے بس ایک بزنس ڈیل تھی کیونکہ حریم ان کے بھائی کی بیٹی تھی-ایک کار ایکسیڈنٹ میں ان کے بھائی اور بھابھی کی ڈیتھ ہو گئی-لغاری صاحب کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی تو انہوں نے حریم کی پرورش کی-وہ

حریم سے بہت محبت کرتے تھے وہ کایان کو جانتے تھے اور اسی لیے اپنی بیٹی کے بہتر مستقبل اور اپنے بزنس کو بڑھانے کے لئے انہوں نے جیلانی صاحب سے اس رشتے کو کرنے پر اسرار کیا-لغاری صاحب کی ضد پر جیلانی صاحب بھی مان گئے انہوں نے کایان سے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس کے لیے ان سب کی کوئی value نہیں اور نہ ہی اسے کوئی فرق پڑتا اگر پھر بھی وہ اس کی شادی حریم سے کروانا چاہتے ہیں تو اسے کوئی اعتراض نہیں-

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے آفس میں چئیر پر بیٹھا کمپیوٹر پر کچھ کام کر رہا تھا۔کام کرتے کرتے جب وہ تھک گیا تو اس نے چئیر کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھوں موند لیں-آنکھیں بند کرتے ہی اسے وہی دلکش مسکراہٹ والی لڑکی دکھائی دی اس نے گھبراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں کہ اتنے میں دروازہ نوک ہوا-اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے وہ روڈ لہجے میں بولا-

“Come In”

اس کا رعب ودبدبہ اتنا تھا کہ سب ہی اس سے ڈرتے تھے-اسے یہ بات بالکل بھی پسند نہیں تھی کہ کوئی بھی شخص بغیر اجازت اس کے کمرے یا آفس میں آئے اور سب ہی اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے-

اس کی سیکریٹری خناء ڈرتے ڈرتے اندر آئی کیونکہ وہ اس کی آواز سے ہی اس کے موڈ کا اندازہ لگا چکی تھی-اس لئے ڈر رہی تھی کہ کہیں اسی کی انسلٹ نہ ہو جائے-وہ بولی-

“Sorry for disturbing you Sir! Actually”

"میم حریم آپ سے ملنے آئی ہیں ہم نے بتایا بھی کہ آپ مصروف ہیں اور آپ نے کسی کو بھی اندر آنے سے منع کیا ہے پر وہ ہماری نہیں سن رہیں-سب کی انسلٹ بھی کر رہی ہیں۔"

"ہیمم.....ٹھیک ہے بھیجو اسے اندر-"

"کایان تمہارا اسٹاف بہت بدتمیز ہے-مجھے Mrs Kayan کو اندر آنے سے،تم سے ملنے سے روک رہے تھے-میں نے کہا بھی کہا کایان کو بتاؤ کہ اس کی حریم آئی ہے-وہ کبھی مجھ سے ملنے سے منع نہیں کر سکتا-سب سے پہلے میں اپنی اس سیکرٹری کو چینج کرو مجھے وہ نہیں پسند. جب دیکھو تم پر چانس مارتی رہتی ہے اور"..........

حریم اندر آتے ہی اپنی عادت سے مجبور نان سٹاپ بولنا شروع کر دیا- اس کی فضول باتوں کو کایان کی گرج دار آواز نے بریک لگایا وہ تیوری چڑھائے غصے سے بولا-

" "Shut up" تمہیں اتنی تمیز نہیں کہ اندر آنے سے پہلے knock کر کے آتے ہیں- جاؤ اور knock کر کے میری اجازت لے کر اندر آؤ- "

"کایان .... یہ .... تم "....

"Do what I say."

حریم باہر گئی اور ڈور ناک کیا کایان کی اجازت ملنے پر وہ اندر آئی تو کایان بولا-

"تو کیا کہہ رہی تھی تم مسز کایان............؟ مسز کایان نہیں To be Mrs Kayan تم ابھی میری مسز بنی نہیں ہو۔ اور رہی بات میرے کسی employee کی تو میں اپنے معاملات میں کس کی بھی مداخلت برداشت نہیں کر سکتا۔ جب تمہیں ایک دفعہ حناء نے کہا ہے کہ میں بزی ہوں اور کسی سے بھی نہیں ملنا چاہتا تو مطلب نہیں ملنا چاہتا۔ کیوں فالتو میں تماشا کر رہی تھی۔ یہ مت بھولو کہ یہ بس ایک بزنس ڈیل ہے جو تمہارے ڈیڈ کے اسرار پر ہو رہی ہے جس میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں تو بہتر ہو گا تم اپنی حد میں رہ کر میرے معاملات میں دخل اندازی نہ کرو "now get out".

حریم نم آنکھوں اور خفت ذدہ چہرے کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔ اسے خود نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنا روڈ کیسے ہو گیا؟ اس کے جانے کے بعد وہ خود کو ملامت کرتے ہوئے بولا۔ کایان تم کیا کسی سٹوپڈ اور انجان لڑکی کے لیے اس طرح کا behave کر رہے ہو یہ بس میری وقتی اٹریکشن ہے جو اب ختم ہو جائے گی کیونکہ نہ وہ لڑکی دوبارہ ملے گی اور نہ میری سوچ پر وہ دوبارہ قابض ہو گی۔ "کایان حیدر کسی لڑکی کا اسیر نہیں ہو سکتا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ روتے ہوئے کایان کے آفس سے باہر نکلی تو جیلانی صاحب سے ٹکرا گئی اسے اس طرح کایان کے آفس سے روتا ہوا باہر نکلتے دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ ضرور کایان نے کچھ کہا ہو گا پر پھر بھی بولے۔

"کیا ہوا بیٹا....؟ ایسے کیوں رو رہی ہو....؟"

"آپ کا بیٹا بہت بد تمیز ہے اسے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں۔"

اسکی بات سن کر وہ بولے۔

"چلو میرے ساتھ کایان کے پاس۔"

کایان کے آفس کے باہر کھڑے ہو کر انھوں نے بھی دستک دی انھیں بھی ایسے دستک دیتے دیکھ کر وہ حیران رہ گئی تو وہ بولے۔

"کایان کی نیچر بہت مختلف ہے وہ ان باتوں میں کمپرومائز نہیں کرتا۔"

ان کے ناک کرنے کے انداز سے وہ سمجھ گیا کہ یہ اس کے ڈیڈ ہی ہیں۔

جیلانی صاحب اندر آئے ان کے ساتھ حریم بھی تھی وہ سمجھ گیا کہ اب اس کے ڈیڈ اسے کیا کہیں گے اسی لیے وہ بولا۔

"ڈیڈ اسے کہیں کہ میری life میں انٹرفیئر نہ کرے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ آپ اسے سمجھا دیں۔ "

"کایان بیٹا میں اسے تو سمجھا دوں گا لیکن تم بھی تو اپنے رویے پر توجہ دو۔

جیلانی صاحب نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ بولا۔

"ڈیڈ میرا رویہ ایسا ہی ہے۔ میں فی الحال میٹنگ پر جا رہا ہوں۔ بعد میں بات کریں گے جب بس ہم دونوں ہوں۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔"

اس کے جانے کے بعد جیلانی صاحب حریم سے مخاطب ہوئے۔

"حریم! کایان دل کا برا نہیں بس تمہیں اسے سمجھنا ہو گا اسے سمجھنے کی کوشش کرو ایک ساتھ وقت گزارا کرو۔ اور اس کے معاملات سے دور ہی رہا کرو کیونکہ وہ کسی کی بھی دخل اندازی برداشت نہیں کرتا۔ مجھے دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگا لو کہ میں اس کا باپ ہونے کے باوجود بھی اس کے آفس یا کمرے میں دستک دیئے بغیر نہیں جاتا۔ رہی بات اس کے رویے کی تو مجھے امید ہے کہ اس کی بیوی اپنی محبت سے وہ بھی ٹھیک کر دے گی۔ "

"انکل میں ایسا ہی کروں گی جیسا آپ نے کہا ہے۔"

حریم انکی بات سننے کے بعد مطمئن انداز میں بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میٹنگ کے بعد جب وہ گھر آیا تو سید ھا سٹڈی میں جیلانی صاحب کے پاس گیا جو کسی تاریخی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔

"ڈیڈ کھانا کھایا آپ نے؟"

وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔ اس کی بات کے جواب میں انہوں نے اپنی گلاسز نیچے کرتے ہوئے کچھ پل اسے دیکھا پھر واپس گلاسز اوپر کر لیں اور اپنا مشغلہ جاری رکھا۔

ان کے اس طرح کرنے پر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیا ڈیڈ آپ بھی یہ بیویوں کی طرح روٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں آپ کو پتہ ہے کہ مجھے منانا نہیں آتا۔ "

اس کی بات پر جیلانی صاحب نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور اسی طرح خاموش رہے۔ کایان دوبارہ بولا۔

"ٹھیک ہے آپ کی لاڈلی کو صبح سوری کے طور پر اس کے فیورٹ ڈیزائنر کا ڈریس لا دوں گا وہ بھی خود لاہور جا کر۔ اب خوش........؟

"بالکل میرے شہزادے میں خوش ہوں۔"

"ڈیڈ آپ واقع میں مجھ سے اپنی ہر بات منوا لیتے وہ بھی بغیر کہے بہت ضدی ہو گئے ہیں آپ۔ "

اس بات پر وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولے۔

"کیا کروں باپ بھی تو تمہارا ہی ہوں۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حورین تم نے ابھی تک زرا بھی شاپنگ نہیں کی۔ یار میرا نکاح ہے پر تم اور سحری اسے سیریس ہی نہیں لے رہیں۔ چلو نہ ہمارے ساتھ۔"

آمنہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

آمنہ اسکی چچازاد بہن ہونے کے ساتھ ساتھ اسکی بہت اچھی دوست تھی۔ بچپن سے ہی وہ دونوں ساتھ ہی رہیں۔ کالج میں انکی دوستی سحرش سے ہوئی۔ اس کے بعد یہ تینوں بہت اچھی دوست بن گئیں اور ایک ساتھ پڑھائی کرنے کے بعد جاب بھی ایک ساتھ ہی کر رہی ہیں۔

آمنہ کا نکاح اس کے ماموں زاد کزن زید سے ہو رہا تھا۔ وہ تینوں اس وقت حورین کے گھر تھے اور اسے اپنے ساتھ شاپنگ پر چلنے کے لیے منا رہے تھیں۔

اس کے بعد سحرش بھی بولی۔

"حورین تم مان کیوں نہیں رہی۔ چلو ہمارے ساتھ اور آمنہ کے نکاح کے ساتھ ساتھ میری شادی کی شاپنگ بھی کر لو کوئی پتہ نہیں کب یہ گڈ نیوز مل جائے۔"

اس کی بات سن کر وہ دونوں خوشی سے چلائیں۔

"کیا..................؟ واقعی..........؟ کب.............؟ اور کون ہے......؟

"جی واقعی میں .....پاپا کے relatives میں سے ہیں نام ان کا عثمان ہے اور شادی ایک ماہ بعد ہے۔"

وہ شرماتے ہوئے بولی۔

"تم بڑی چھپی رستم ہو۔" حورین اسے کہنی مارتے ہوئے بولی۔

"نکمی تصویر تو دیکھا۔" آمنہ کے بولنے پر وہ منہ بنا کر بولی۔

"تصویر میں خوش تو دیکھ لوں۔"

"تم نے ابھی تک دیکھا ہی نہیں اور بغیر دیکھے ہاں کر دی..........؟"

حورین نے حیرانگی سے پوچھا تو وہ بولی۔

"جی کیوں کہ مجھے یقین ہے میرے پیرنٹس میرے لیے کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتے۔"

اسکی بات پر دونوں نے اسے گلے لگا لیا۔ وہ تینوں ہی ایسی تھیں اپنے والدین کا ہر حکم ماننے والی۔

"حورین تم چل رہی ہو یا نہیں؟"

آمنہ پھر سے حورین کی طرف متوجہ ہوئی ....حورین خاموش رہی تو پھر آمنہ اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر حال میں لے آئی جہاں الیاس صاحب بیٹھے تھے وہ ان سے بولی

"تایا ابو دیکھ لے اپنی بیٹی کو بس اتنی سی قدر ہے اسے ہمارے ساتھ لاہور نہیں جا رہی۔"

"حورین چلی جاؤ بیٹا ہماری دوسری صاحب زادی کو نخرے نہ دکھاؤ۔ کتنے دنوں سے وہ تمہیں کہہ رہی ہے۔"

الیاس صاحب کے کہنے پر وہ اداسی سے بولی۔

"نہیں پاپا آپ کو مما کا پتہ ہے میں یہی سے شاپنگ کر لوں گی۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے حلیمہ بیگم کر طرف دیکھا جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں وہ غصے سے بولیں۔

"ہر جگہ بس اپنی ماں کو ہی بدنام کرنا۔ جہاں مرضی جاؤ جس کے ساتھ مرضی جاؤ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط ہوا تو ذمہ دار تم خود ہو گی۔ "

"بیگم سوچ سمجھ کر بولیں آپ میری بیٹی کے بارے میں بول رہی ہیں۔

الیاس صاحب اپنا غصہ قابو میں رکھتے ہوئے بولے حورین نے بھی اپنی آنکھوں کی نمی چھپانے کے لیے سر جھکا لیا۔ آج پہلی دفعہ اس کی وجہ سے اس کے والدین میں ایسے ان بن ہو رہی تھی وہ بھی اس کی دوستوں کے سامنے۔ حلیمہ بیگم اکثر اوقات ایسی باتیں کر دیتی تھیں پر الیاس صاحب ہمیشہ بات مزاح میں لے جاتے پر آج بات سنجیدگی اختیار کر گئی کیونکہ حورین سے related وہ کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے اس انداز پر حلیمہ بیگم نے نارمل انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"الیاس وہ میری بھی بیٹی ہے پر حالات بہت خراب ہیں بس اس وجہ سے بولا۔ "

"حورین کسی غیر کے ساتھ نہیں اپنے چچا ساتھ جا رہی ہے اور اپنی فرینڈز کے ساتھ۔"

اپنی بات کہہ کر وہ حورین کا پاس آئے اور اسے پیسے دے کر بولے۔

"جاؤ بیٹا جا کر ready ہو کر آؤ اور تم لوگ جا کر شاپنگ کرو انجوائے کرو تمہاری مما کچھ نہیں کہتیں۔"

حورین بغیر کچھ کہے کمرے میں گئی اور تیار ہو کر نیچے آ گئی اسکا موڈ ابھی بھی آف تھا وہ دونوں حورین کو لے کر باہر آ گئیں جہاں آمنہ کی فیملی بھی جانے کے لیے آ چکی تھی وہ تینوں بھی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئیں سحرش اس کے کان میں بولی ۔

"تمہاری مما کو دیکھ کر لگتا ہے کہ انھیں تم سے زرا پیار نہیں۔ "

"نہیں ایسی بات نہیں میری ذرا سی تکلیف پر وہ تڑپ اٹھتی ہیں۔ ان کا یہ رویہ میری سمجھ سے باہر ہے۔"

وہ سوچتے ہوئے بولی۔ تو آمنہ کافی سیریس انداز میں بولی۔

"یار مجھے تو ٹینشن ہو رہی ہے ہی سوچ سوچ کر کہ اگر سحری کا فیانسے گنجا موٹا اور کالا ہوا تو ہماری اس پیاری سی فرینڈ کے بچے کس پر جائے گے اور کتنی اعلیٰ فیملی لگے گی...؟ "just imagine"

اسکی بات پر حورین نے بے ساختہ قہقہہ لگایا جبکہ سحرش نے آمنہ پر دھمکوں کی برسات کر دی .....پھر بعد میں تینوں کے قہقہے کی آواز پوری گاڑی میں گونجنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Urdu Novels Ghar

وہ تینوں شاپ میں ڈیکوریشن پیس دیکھ رہی تھیں حورین کو شو پیس بہت پیارا لگا جس پر " love you mom and dad" لکھا تھا وہ اسے آمنہ اور سحرش کو دیکھاتے ہوئے بولی۔

"یہ دیکھو ہے نہ سب سے الگ۔۔۔۔؟ میں یہ مما پاپا کے لیے لے لیتی ہوں۔"

وہ ابھی بات کر ہی رہی تھی کہ وہاں موجود شرارتی بچوں سے ایک شیشے کا واس گر کر ٹوٹ گیا۔ اسکا کانچ حورین کے پاؤں پر لگا اور خون نکلنے لگا۔

کایان بزنس میٹنگ کے سلسلے میں لاہور آیا تھا۔ اس نے حریم کے لیے سوری کے طور پر گفٹ لینا تھا اور اسکا فیورٹ ڈیزائنر لاہور میں تھا تو اسی لیے وہ پیکجز مال میں آ گیا۔ وہ شاپ سے نکل رہا تھا کہ اس کی نظر اسی دلکش مسکراہٹ والی لڑکی پر پڑی جو ہاتھ میں شو پیس لیے اپنے ساتھ کھڑی لڑکیوں سے کچھ کہہ رہی تھی اور ساتھ مسکرا رہی تھی کایان ایک دفعہ پھر اس کی مسکراہٹ میں کھو گیا۔ اس حسین چہرے کی مسکراہٹ ایک پل میں سمٹی اور اس کی جگہ تکلیف کے آثار نے لے لی۔ کایان نے دیکھا اس کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا۔

سب لوگ حورین کے گرد جمع ہو گئے۔

"یہ.....تو تمہارے پاؤں سے خون نکل رہا ہے"......

سحرش پریشانی سے بولی۔ آمنہ نے اسے سہارا دیا اور وہ شو پیس پکڑ کر سائیڈ پر رکھا اور ان بچوں کو گھورتے ہوئے بولی

"اندھے ہو تم لوگ....؟ کہاں ہیں تمہارے پیرنٹس؟ جنہیں ہوش نہیں ہوتی اپنے بچے سنبھالنے کی۔"

"آمنہ نہ ڈانٹوں انھیں بچے ہیں وہ میں ٹھیک ہوں زیادہ نہیں لگی۔"

وہ اپنا درد برداشت کرتے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا کر بولی کیوں کہ وہ جانتی تھی آمنہ کو جو ان بچوں کو انکی نانی یاد کروانے کا ارادہ رکھتی تھیں۔ شور دیکھ کر بچے کی ماں بھی وہاں آگئی۔وہ آمنہ کی بات سن چکی تھی اور سارا معاملہ سمجھ کر بھی الٹا ان لوگوں کو ہی سنانے لگی اور آمنہ سی بولی۔

"میرے بچے کی کوئی غلطی نہیں۔دوبارہ اس کو کچھ نہ کہنا اور تم لوگ ہوتے کون ہو کچھ کہنے والے؟ نہ تم لوگوں کی کوئی کلاس ہے اور نہ ہی سٹینڈرڈ پتہ نہیں کہاں سے منہ اٹھا کر آجاتے ہیں مال میں شاپنگ کرنے اور آکر دوسروں پر الزام لگاتے ہیں بس پیسے اینٹھنے کے لیے۔"

اس عورت کی آواز اتنی بلند تھی کہ کایان آسانی سے سن سکتا تھا۔

اس سے پہلے کہ آمنہ اس عورت کی طبیعت صاف کرتی سحرش سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی۔

"آمنہ فی الحال اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتے ہیں وہ زیادہ ضروری ہے۔"

کایان بے سدھ کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔اس کے قدم وہی منجمد ہوگئے کایان نے دور سے بھی اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ لی وہ ریلنگ کی دوسری طرف موجود شاپ کے باہر تھا اور وہ لڑکی اس کے سامنے دوسری طرف موجود تھی۔

اس کی آنکھوں کی نمی نے کایان کو بے چین کر دیا۔اسکے قدموں نے حرکت کی وہ تیز رفتار سے اس کی طرف بڑھا۔

جب تک وہ وہاں پہنچا وہ وہاں سے جا چکی تھی اس سے وہی بچہ ٹکرایا کایان نے بغیر سوچے سمجھے اسے تھپڑ رسید کر دیا وہ بچہ بہت بری طرح سہم گیا اور گلہ پھاڑ کر رونے لگا۔اس کے پیرنٹس بھی بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے اور لوگ بھی ادر گرد جمع ہو گئے۔بچے کی ماں فوراًاس ک پاس آئی اور اسے چپ کرواتے ہوئے غصے سے پوچھنے لگی

"کیا ہوا میرے بچے کو۔۔۔؟ کس نے مارا اسے۔۔۔؟"

اس کے بولنے پر کایان طنزیہ انداز میں بولا۔

"اپنے بچے کو تکلیف میں دیکھ کر کیسے ڈوری چلی آئیں آپ؟ تو یہ دھیان رکھنا بھی آپ کا ہی کام ہے کہ آپ کا بچہ کسی کی تکلیف کا باعث نہ بنے۔ آج آپ کے اس بچے کی وجہ سے اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آئے اسے چوٹ لگی۔ اسے مینرز سکھائے۔"

کایان کی روب دار شخصیت کے سامنے وہ عورت بھی چپ کر گئی۔ اتنے میں اسکا شوہر آگے آیا۔ وہ کایان کی کمپنی میں جاب کرتا تھا۔ کایان اسے جانتا تھا۔ وہ بولا۔

"سوری سر میں اپنے بچے کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔"

کایان نے اسے دیکھا تو وہ انس تھا جو تھوڑی دیر پہلے اس کے ساتھ میٹنگ میں تھا۔ کایان اسے دیکھ کر بولا۔

"اوہ تو یہ آپ کی فیملی ہے۔۔؟ بہتر ہو گا آپ گھر میں رہ کر اپنے بیوی بچوں کو تمیز سکھائے آفس آنے کی ضرورت نہیں آپ کو۔"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

اس نے ولید کو فون کیا جو اس کا بیسٹ فرینڈ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا سیکرٹری بھی تھا۔

"ولید فوراً پتہ کرواؤ کہ لاہور کے کسی کلینک میں یا ہسپتال میں کوئی بائیس تیئس سال کی لڑکی آئی ہو جس کا پاؤں زخمی ہو اور مجھے اس لڑکی کی مکمل ڈیٹیلز چاہیے۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اتفاق سے آمنہ کا فیانسے زید بھی میٹنگ کے سلسلے میں لاہور آیا تھا جو پیشے سے ڈاکٹر تھا وہ اسلام آباد میں رہتا تھا۔ وہ اپنی میٹنگ ختم کرکے انہی کے پاس آگیا کیوں کہ انہوں نے ساتھ میں شاپنگ کرنی تھی۔ حورین کو زخمی حالت میں دیکھ کر وہ فوراً ان کی طرف بڑھا اور حورین کو گاڑی میں بیٹھا کر اس کی مرہم پٹی کر دی۔ وہ لوگ گھر واپسی کا ارادہ رکھتے تھے پر حورین نے انہیں شاپنگ کرنے بھیج دیا خود وہ اور سحرش گاڑی میں بیٹھی رہیں کیونکہ ان کی شاپنگ مکمل ہو چکی تھی۔

ولید نے کایان کو کچھ لڑکیوں کی ڈیٹیلز سنڈ کی پر ان میں سے کوئی بھی وہ نہیں تھی۔

گھر واپس آنے پر جب الیاس صاحب اور حلیمہ نے اس کے پاؤں پر چوٹ دیکھی تو دونوں پریشانی اور فکرمندی سے اسکی طرف بڑھے۔

"کیا ہوا....؟ اور یہ چوٹ کیسے لگی؟"

حلیمہ بیگم پریشانی سے بولیں۔ الیاس صاحب بھی پریشان سے گویا ہوئے۔

"بیٹا کیسے لگی یہ چوٹ....؟ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا....؟"

آمنہ نے ساری بات انھیں بتائی۔ حلیمہ بیگم نے اسے بہت ڈانٹا کہ اس نے ہی لاپروائی کی ہو گی وہ چپ چاپ بس سنتی گئی اور مسکراتی رہی۔ اس کی تکلیف سے اس کی ماں کو بھی تکلیف ہو رہی تھی۔ ان کے جانے کے بعد وہ آفتاب صاحب سے بولی۔

"پاپا اگر مجھے چوٹ لگنے سے مما میرے قریب آتی ہیں تو میں زندگی بھر تکلیف سہنے کے لیے تیار ہوں۔"

"ششش بیٹا ایسے نہیں کہتے اللہ نہ کرے تمہیں زندگی میں کبھی کوئی تکلیف ملے۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انس نے جیلانی صاحب کو کال کی اور سارا معاملہ بتا کر ان سے معافی مانگی اور گزارش کی کہ اسے دوبارہ جاب پر رکھ لیا جائے۔ انھوں نے اس کی بات سن کر کال بند کر دی۔ وہ کایان کے اس برتاؤ سے کافی حیران تھے کیونکہ اس نے کبھی ایسے نہیں کیا تھا۔ کایان کے واپس آنے پر انھوں نے اسے اپنے پاس سٹڈی میں بلایا۔

"کایان! مجھے لاہور سے ہمارے مینیجر انس کی کال آئی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ تم نے اسے جاب سے نکال دیا؟ "

وہ ہوا میں سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔

"جی ڈیڈ! مجھے اسکی فیملی کا ایٹی ٹیوڈ نہیں پسند آیا۔ "

"تو اس کی فیملی کے ایٹی ٹیود سے ہمیں کیا؟ وہ انسان ہمارے ساتھ، ہماری کمپنی کے ساتھ ساتھ اپنے کام سے بھی loyal ہے ہمیں اس سے غرض ہے نہ کہ اس کی فیملی سے۔"

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے بولے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ اپنے فیصلوں سے پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہے۔

"ڈیڈ! وہ اب ہماری کمپنی میں کام نہیں کرے گا اگر آپ کو اسکی اتنی فکر ہو رہی ہے تو اسے کہی اور جاب پر لگوا دیں پر ہماری کسی بھی کمپنی میں نہیں۔"

وہ اٹل انداز میں بولا تو جیلانی صاحب کچھ سوچتے ہوئے فکر مندی سے بولے۔ "کایان! چل کیا رہا ہے تمہارے دل و دماغ میں؟ مجھے کیوں ایسے لگ رہا ہے کہ تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو؟"

"ڈیڈ! ایسا کچھ نہیں ہے جو میں آپ سے چھپاؤں۔ ابھی چلتا ہوں بہت تھک گیا ہوں نیند آ رہی ہے شب بخیر۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آ گیا اور گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں ان بند آنکھوں کے پیچھے اسے وہی لڑکی دکھائی دی اس دفعہ مسکراہٹ کی جگہ اس کی آنکھوں میں نمی تھی اس نے بے چینی سے آنکھیں کھول دیں۔

"مجھ پر کوئی لڑکی اتنا اثر کیسے کر سکتی؟ اس کی آنکھوں کی نمی مجھے کیوں بے چین کر رہی ہے....؟ اور میں اس بچے پر ہاتھ کیوں اٹھایا......؟"

وہ اٹھا اور شاپنگ بیگ سے وہ شو پیس نکالا جو اس نے اس لڑکی کے ہاتھ میں دیکھا تھا اور پھر وہ اسے لے آیا اس شو پیش کو دیکھتے ہوئے وہ اس لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"کون ہو تم......؟ کیوں مجھے اس طرح بے چین کر رہی ہو؟"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آمنہ کے نکاح کے لئے ان دونوں نے سکول سے چھٹی کی۔ سحرش تو چھٹی کرتی رہتی تھی پر حورین کی اپنے چار سالہ کیریئر میں یہ پہلی چھٹی تھی۔ آمنہ کا بس نکاح تھا۔ رخصتی دو سال بعد تھی کیونکہ وہ لوگ ابھی اپنا نیا گھر بنا رہے تھے۔ آمنہ کے نکاح کا فنکشن بہت اچھا گزرا۔ نکاح کے بعد وہ تینوں سکول آئیں۔ آمنہ اور سحرش کلاس میں تھے جبکہ وہ اپنے پیپرز چیک کر رہی تھی کہ آیا ماں نے اسے بتایا کہ میم اسے آفس میں بلا رہی ہیں۔

سکول کے مالک اکبر صاحب پڑھے لکھے نہیں تھے اور اس بات کا فائدہ سکول کی پرنسپل نفیسہ، وائس پرنسپل ماہ جبین اور انکی اکاؤنٹنٹ ثمارہ اٹھاتی تھیں۔ مل جل کر بہت زیادہ گھپلے کرتے جس کی وجہ سے انھیں کافی نقصان ہو رہا تھا اور وہ سکول سیل کرنا چاہتے تھے جو وہ تینوں نہیں ہونے دے رہی تھیں۔

“May I come in ma'am?”

اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میم کی اجازت ملنے پر وہ اندر گئی ماہ جبین اور ثمارہ بھی وہیں موجود تھیں۔ماہ جبین اس سے بولی۔

"کل تم چھٹی پر تھی اور تمہاری کلاس نے ادھم مچار کھا تھا boys نے کلاس کی ونڈو بھی توڑ دی اور ساتھ کیمرا بھی۔ "

"تو اس میں میرا قصور تو نہیں۔4 سال میں بس ایک ہی چھٹی کی۔میری غیر موجودگی میں یہ سب ہوا تو میری جگہ جس کی Substitution تھی آپ اس سے پوچھیں۔"

وہ تحمل سے بولی۔تو ثمارہ بولی۔

"قصوروار تم ہی ہو وہ 10th کے boys ہمارے قابو میں نہیں آتے نہ تم چھٹی کرتی نہ یہ سب ہوتا اسکی وجہ سے اب تمہاری سیلری سے اس نقصان کی بھرائی کی جائے گی۔ "

ان کی بات پر اسے غصہ آیا اور وہ بولی۔

"اگر آپ نے میری سیلری رکھنی ہے تو رکھ لیں فضول اور بے بنیاد ایشوز نہ بنائیں۔"

"دیکھا میم! آپ کی ٹیچرز کی زبان کیسے قینچی کی طرح چلتی ہے؟ اور اس میڈم کے بھی پر نکل آئے آپ کا بھی لحاظ نہیں رہا انھیں اور چڑھائے سر پر انھیں۔"

جو قصر باقی رہ گئی تھی وہ ثمارا پوری کرتے ہوئے بولی۔

"اور تو اور پتہ نہیں ان تینوں دوستوں نے ہمارے بوائز پر کیا جادو کیا کہ ہماری وہ سنتے ہی نہیں "

ان کی ایسی باتیں سن کر اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ بولی۔

"میم........ یہ" ......

"بس کر دو اب حورین اور جاؤ یہاں سے اس ماہ کی سیلری بھی تمہیں آدھی ملے گی۔"

پرنسپل کے کہنے پر وہ روتی ہوئی سٹاف روم میں آ گئی جہاں سحرش اور آمنہ اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔اسے روتا دیکھ کر وہ اس کے پاس آئیں اور حورین سے وجہ پوچھی تو انھیں ساری بات بتانے کے بعد بولی۔

"کاش!!میں یہاں کی اونر ہوتی پھر انھیں بتاتی کہ سکول اوراس کے سسٹم کیسے چلتے ہیں؟میری مجبوری ہے کہ میں کنٹریکٹ سائن کیااورسکول چھوڑ نہیں سکتی۔"

"ثمارا کامنہ تو میں توڑ کر آتی ہوں ساتھ زرا ماہ جبین اور میم نفیسہ سے بھی پوچھوں "انھیں مسئلہ کیا ہے..؟ تمھیں کیوں رُلایا انھوں نے؟"

آمنہ غصے سے بولی تو حورین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

"آمنہ غصے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں صبر سے کام لو۔اس طرح کر کے ہم خود کو ہی گریں گے اور حورین یار نہ رو۔دیکھنا انھیں بہت جلد ان سب کی سزا ملے گی اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔اس پر بھروسہ رکھو۔"

سحرش اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

آمنہ حورین کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولی۔

"ویسے اونر بننے والی بات بری نہیں تم اس سکول کی مالکن ہو اور یہ تینوں تمہارے آگے پیچھے گھومے میم میم کرتے اور تم بولو جانے دے جانے زرا ہوا آنے دے "let's imagine"

اس کا بات کرنے کا انداز اس قدر فنی تھا کہ وہ روتے ہوئے بھی قہقہہ لگا کر ہنس دی ساتھ سحرش بھی۔

آمنہ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے دوبارہ بولی۔

"توکیا خیال ہے پھر سر اکبر سے بات کی جائے اس بارے میں؟"

اسکی بات سن کر حورین نے اسکی کمر پر ایک تھپڑ رسید کیا۔

"اف ظالم لڑکی اتنا برا مارا تم نے۔پتہ تمہارے فیوچر ہزبینڈ کا کیا ہو گا؟اسے تو تم سے بہت خطرہ ہے۔کہیں وہ بے چارہ بھی تھپڑ ہی نہ کھاتا رہے تم سے"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان کی ٹرپ لاہور جارہی تھی اس نے لاہور پہلے بھی دیکھا تھا وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن میم نے صاف کہہ دیا کہ سب کلاسز کی انچارج بھی ساتھ چلے جو نہیں جانا چاہتے وہ ہمیشہ کے لئے گھر پر ہی رہے آمنہ اور سحرش بھی جارہی تھیں تو مجبوراًاسے بھی جانا پڑا۔

وہ لوگ اِس وقت پیکجز مال میں تھے۔ حورین واش روم سے فریش ہو کر آئی تو آمنہ اور سحر ش کافی پریشانی کے عالم میں اس کا انتظار کر رہی تھیں اس کے باہر آتے ہی آمنہ بولی۔

"حورین وہ شہر بانو اور مریم نہیں مل رہیں۔ "

وہ پریشان ہو گئی کیونکہ وہ ان کی ذمہ داری تھی۔

"نکمیو! تم لوگ بچوں کو نہیں سنبھال سکتیں؟ اگر میم کو پتہ چلا تو انھوں نے یہی پر کھڑے کھڑے بغیر کوئی لحاظ کیے انسلٹ کر دینی ہے۔ اب کیا کرے؟ " وہ فکر مندی سے گویا ہوئی۔

"یارو! اس طرح پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہونا ہمیں انھیں ڈھونڈنا چاہیے اس سے پہلے کہ بات میم کے کانوں میں پڑے وہ یہی کہی ہوں گیں ہم سب الگ الگ فلور پر چیک کرتے ہیں ایسے وہ جلدی مل جائے گیں۔"

سحر ش ان سب میں زیادہ سمجھ دار تھی جبکہ آمنہ بہت جلدی غصے میں آجاتی اور لڑنے میں سب سے آگے ہونے کے ساتھ ساتھ ہنس مکھ اور شرارتی بھی تھی جبکہ حورین بہت معصوم اور بھولی بھالی تھی کچھ باتوں میں وہ بہت سیریس ہو جاتی اور کچھ میں شرارتی۔ وہ تھوڑی ڈرپوک بھی تھی جب ڈر اس پر حاوی ہوتا تو وہ سب کچھ بھول جاتی تھی۔

وہ تینوں الگ الگ فلور پر چلی گئیں۔ حورین سیکنڈ فلور پر آئی۔ کچھ دیر ڈھونڈنے کے بعد وہ دونوں اسے کسی کے پاس کھڑی نظر آئیں۔ وہ شاید کوئی کپل تھا حورین کو سہی سے نظر نہیں آیا کیونکہ ان کی پیٹھ حورین کی طرف تھی۔ جس وجہ سے وہ یہ نہ دیکھ سکی کہ وہ کس کے پاس کھڑی ہیں نہ اسے فرق پڑتا تھا اس کے لیے ضروری بس وہ دونوں سٹوڈنٹس تھیں۔

وہ لوگ آمنہ سے نظر بچا کر گھومنے کے لیے اس طرف آ گئیں پر اتنی زیادہ۔ شاپس اور ہجوم کی وجہ سے وہ کھو گئیں۔ وہ دونوں رستہ تلاش کر رہی تھیں کہ کایان سے ٹکرا گئیں جو حریم کے ساتھ اپنی شادی کی شاپنگ کر رہا تھا۔ حریم اپنا ویڈنگ ڈریس اپنے فیورٹ ڈیزائنر سے لینے کے لئے خاص اسلام آباد سے کایان کے ساتھ لاہور آئی تھی۔ اس سے پہلے کہ کایان انھیں کچھ کہتا ان کے چہروں کے اڑے ہوئے رنگ دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا اور اپنی عادت کے برعکس ان سے پوچھا کیوں کہ ان کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ رستہ بھول گئیں ہیں۔

"تم دونوں کو لگی تو نہیں.......؟

شہر بانو تو باقاعدہ رونے لگی جبکہ مریم کایان کو دیکھ کر مریم بے ساختہ سر گوشی کے انداز میں شہر بانو سے بولی جسے کایان نے بھی سن لیا۔

"یہ سر ہینڈ سم اور سمجھ دار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے انسان بھی لگ رہے ہیں یہ ہماری ہیلپ ضرور کرے گے"...

پھر وہ کایان سے مخاطب ہوئی۔

"سر آپ ہماری ایک ہیلپ کرے گے.....؟

مریم کی بات پر کایان بے ساختہ مسکرایا کیوں کہ اسے اس چھوٹی سی بچی سے اس بات کی توقع نہیں تھی وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"ضرور تم دونوں راستہ بھول گئیں ہوں اور تمہارے یونیفارم اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ تم دونوں کسی سکول کے ساتھ آئیں ہو۔"

اس کے بالکل درست اندازہ لگانے پر وہ دونوں حیرانگی سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگیں شہر بانو اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے مریم سے آہستہ آواز میں بولی۔

"یہ واقعی میں بہت زیادہ ہینڈ سم ہونے کے باوجود بھی عقل مند ہیں۔"

"کیوں ہینڈ سم لوگ سمجھ دار نہیں ہوتے...؟"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہر بانو نے زور زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"نہیں .... ضروری نہیں ہر پیارا انسان سمجھ دار بھی ہو جیسے ہماری مس آمنہ وہ پیاری ہے پر سمجھ دار نہیں اسی لیے تو انھوں نے ہمیں گھما دیا۔"

"انھوں نے گھمایا یا تم دونوں انھیں بے وقوف بنا کر آ گئیں۔"

اس کی بات پر وہ پھر حیران ہوئیں اور مریم بولی

"آپ کو کیسے یہ بھی پتہ ہے وہ کیسے........؟"

"وہ اس لیے کے بچپن میں میں بھی ایسے ہی کرتا تھا۔"

اس کی بات پر وہ دونوں ہنسنے لگیں۔

"کایان چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے تم کیا ان سے باتیں کر رہے ہو۔ چھوڑو انھیں اپنا راستہ یہ خود ہی ڈھونڈ لیں گی۔ ہماری شادی کی شاپنگ ادھوری رہ جائے گی۔"

اس کی بات پر کایان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا وہ چپ کر گئی جبکہ اس کی بات کے جواب میں مریم بولی

"You are so mean.........."

اس کی بات پر حریم کو بہت غصہ آیا پر کایان کی وجہ سے چپ کر گئی۔

شہر بانو نے اسے اور کچھ بھی کہنے سے روکا۔ وہ ایسی تھی ہر بات منہ پر کرنے والی۔ کایان کو وہ دونوں کافی پسند آئیں۔

مریم نے کایان کو اشارے سے نیچے ہونے کا کہا جب وہ اس کی طرف جھکا تو مریم نے حریم کی بات سن کر کایان کے کان میں سرگوشی کی۔

"یہ مطلبی آنٹی سے آپ کی شادی ہونے والی ہے کیا؟"

اسکی بات کے جواب میں اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ بولی۔

"یہ اچھی نہیں ہے اور آپ بہت اچھے ہیں آپ اس جیسی مین (مطلبی) آنٹی deserve نہیں کرتے۔ "

"اچھا تو پھر کیسی deserve کرتا ہوں؟ "

"بالکل ہماری پیاری سی ٹیچر کی طرح کی۔"

اسکی بات سن کر وہ قہقہہ لگاتے ہوئے سیدھا ہوا اور بولا۔

"وہی ٹیچر آمنہ جن کو ابھی تھوڑی دیر پہلے نہ سمجھ کہہ رہی تھی...؟"

"نہیں ان کی شادی ہو گئی میں تو"........

اس سے پہلے کہ ان کی بات پوری ہوتی اسے ایک پیاری سی غصے بھری آواز سنائی دی شہر بانو اور مریم بھاگ کر اس آواز کی سمت گئیں وہ کایان سے چند ہی قدم دور تھی۔ کایان نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا وہ وہی تھی۔

"مریم......!شہر بانو "!.......

ان کے پاس آنے پر وہ غصے سے بولی۔

"کہاں تھیں تم دونوں...؟ ٹیچرز کو تنگ کرنے کا یہ کون سا طریقہ ہوتا ہے......؟ ایسے کون کرتا ہے؟ اسی لیے ضد کر کے مجھے ساتھ لائی تھیں کہ بعد میں انسلٹ کروا سکے؟ زرا شرم نہیں آتی تم دونوں کو؟ "

"سوری ٹیچر !...ہم سے غلطی ہو گئی پر آپ ایسے ناراض نہ ہوں ہم کان پکڑ کر سوری کرتے ہیں پلیز"......

کایان اس کے چہرے کے ہر نقش کا جائزہ لے رہا تھا غصے کی وجہ سے اسکی کیوٹ سی ناک سرخ ہو رہی تھی۔ وہ غصہ کرتے ہوئے بھی بہت پیاری لگ رہی تھی ہر دفعہ کی طرح اس دفعہ بھی وہ کھو سا گیا اور اس کے قدم وہی منجمد ہو گئے۔ وہ ان دونوں کو لے کر وہاں سے چلی گئی اور وہ اسے جاتا دیکھتا رہا ہوش تو تب آئی جب وہ وہاں سے چلی گئی۔

"حور"!........

بے ساختہ کایان کے منہ سے یہ نام نکلا۔

وہ اس طرف بھاگا جہاں سے وہ گئی تھی اس نے ہر جگہ ڈھونڈا پر وہ کہیں نہیں ملی.

"ڈیم اٹ....... اتنی باتیں کی ان بچیوں سے بھلا ان کا نام پتہ ہی پوچھ لیتا اب کہاں ڈھونڈوں میں اسے...؟

وہ حریم کو مال میں ہی چھوڑ آیا اور آکر گاڑی میں بیٹھ کر اس کی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لی اور خود کو ریلیکس کرنے کے لیے اس نے آنکھیں بند کر لیں اس کے ایسا کرنے پر اسے وہی لڑکی دکھائی دی جو غصہ کرتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی اس دفعہ کایان نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں بلکہ اس کے لب مسکرا اٹھے اس کے سر پر بس وہ لڑکی سوار تھی آج اس نے اپنی ہار تسلیم کر ہی لی کہ وہ کسی کے آگے اپنا دل اپنا سب کچھ ہار بیٹھا ہے وہ بھی بغیر کچھ جانے۔

تم میرا عشق بن چکی ہو آج احساس ہوا کہ تمہارے بغیر میری زندگی کا کوئی مطلب نہیں۔ تم جو بھی ہو جہاں کہیں بھی ہو بس میری ہو۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حریم نے روتے ہوئے لغاری صاحب کو کال کر کے سب بتا یا دیا اس کی بات سن کر وہ غصے سے بولے۔

" یہ لڑکا خود کو کیا سمجھتا ہے؟ میری بیٹی کو رولا رہا ہے میں ابھی جیلانی سے بات کرتا ہوں تم پریشان نہ ہو۔؟

لغاری صاحب نے جیلانی صاحب کو کال ملائی اور غصے سے بولے۔

"تمہارا بیٹا خود کو کیا سمجھتا ہے؟ میری بیٹی کو اکیلے لاہور مال میں چھوڑ کر غائب ہو گیا۔ اب میری بچی وہاں اکیلے کیا کرے؟ "

"یہ کیا کہہ رہے ہو.....؟"

انھوں نے حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثر میں پوچھا تو انہوں نے حریم سے ہونے والی ساری بات بتادی۔

"لغاری! میں تمہیں پہلے کہا تھا کہ کایان اس کے لیے یہ سب معنی نہیں رکھتا اس کا نیچر سب سے الگ ہے پر تم نے ہی اسرار کیا تھا....پر وہ ایسی حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ وہ آتا ہے تو میں اس سے بات کروں گا.....اور ولید وہی ہے میں حریم کو لینے اسے بھیج دیتا ہوں۔ "

یہ کہہ کر انہوں نے کال بند کر دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ گھر آیا تو اس نے جیلانی صاحب کو اپنا منتظر پایا۔ اسے دیکھتے ہی وہ فوراً اس کی طرف آئے اور اسے پریشانی سے گلے لگاتے ہوئے بولے۔

"کایان تم ٹھیک ہو...؟ میں اتنا پریشان ہو گیا تھا۔ کہاں چلے گئے تھے تم؟ نہ میری کال کا جواب دے رہے تھے نا کچھ اور ..... کیا ہوا ہے تمہیں....؟ تم حریم کو بھی وہی چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئے تھے؟"

"ڈیڈ مجھے وہ لڑکی چاہیئے ..... ڈیڈ مجھے وہ چاہیئے کسی بھی قیمت پر"....

وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

اس کی بات اور بات کرنے کے انداز پر انھوں نے کایان کو خود سے الگ کیا اور اسے دیکھتے ہوئے نا سمجھی سے بولے۔

"کس کی بات کر رہے ہو اور کون سی لڑکی.....؟ تمہاری شادی ہونے والی ہے اور تم کیسی باتیں کر رہے ہو...؟ "

"ڈیڈ مجھے اس کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرنی۔ میں نہیں جانتا وہ کون ہے کہاں کی ہے یا اسکا نام کیا ہے مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ وہ میری ہے اور اس کے بغیر میں اپنی زندگی تصور بھی نہیں کر سکتا...ڈیڈ آپ نے میری ہر ضد پوری کی یہ بھی کر دیں"...

وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ضد کرتے ہوئے بولا۔

"کایان ہوش میں آؤ۔ تم کہہ کیا رہے ہو..؟"

ان کی حیرانگی کم ہونے کی بجائے کایان کی باتوں سے بڑھتی جا رہی تھی۔ کایان نے انھیں سب بتایا جسے سن کر وہ حیران ہونے کے ساتھ پریشان بھی ہو گئے کیونکہ وہ اس کی ضد اور جنون سے اچھی طرح واقف تھے وہ اسے پیار سے سمجھانے لگے۔

"بیٹا تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے نہ اس کا نام نہ گھر کا پتہ یہاں تک کہ شہر کا بھی نہیں تو کیوں سیر اب کے پیچھے بھاگ رہے ہوں؟ "

"ڈیڈ! وہ میرا سیر اب نہیں میرا عشق ہے میرا جنون ہے وہ مجھے نہ ملی تو میں پاگل ہو جاؤ گا "....

وہ جنونی کیفیت میں بولا۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو...؟ بغیر کسی نام پتے کے کہاں ڈھونڈوں گے اسے اور کیسے...؟ بتاؤ زرا مجھے......اس وجہ سے کیا تم حریم کے ساتھ غلط نہیں کر رہے......؟ کارڈ چھپ چکے ہیں کچھ دنوں بعد تمہاری شادی ہے اور اب تمہارے سر پر نیا پاگل پن سوار ہو گیا۔ میں تمہیں اچھے سے جانتا ہوں جتنی جلدی تمہارے سر پر کوئی چیز سوار ہوتی ہے اتنی ہی جلدی اسکا بھوت تمہارے سر سے اتر جاتا اور تم اس سے بے زار ہو جاتے ہوں تمہارے اس فتور کی وجہ سے میں دو دو لڑکیوں کی زندگی برباد نہیں کر سکتا.... وہ اسے سمجھاتے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں بولے تو وہ مضبوط لہجے میں گویا ہوئے۔

"ڈیڈ! میں نے کہا نا وہ نہ تو میرا فتور ہے اور نہ ہی پسند وہ میرا عشق ہے جو جنون بن چکا ہے میں کسی بھی قیمت پر اسے ڈھونڈ کر ہی رہو گا چاہے کچھ بھی کرنا پڑے میں کروں گا وہ مجھے مل ہی جائے گی۔ "

"اور اگر وہ تمہیں نہ ملی تو تب کیا کرو گے....؟

انکی بات پر وہ خاموش ہو گیا تو وہ دوبارہ بولے۔

"دیکھو بیٹا! میں نہیں چاہتا کہ کسی کے ساتھ بھی غلط ہو تو بہتر ہے تم اسے بھول کر حریم کے ساتھ اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچو۔ وہ تمہاری قسمت میں نہیں اگر ہوتی تو جب تم نے اسے دیکھا تو تمارے قدم یوں ساکت نہ ہوتے۔ تم اب تک اس کے بارے میں سب جان گئے ہوتے کیونکہ کایان زرار کے لیے یہ بہت معمولی سی بات ہے۔"

"اگر وہ میری قسمت میں نہیں تھی تو مجھ جیسے پریکٹیکل انسان کو اس سے محبت کیوں ہوئی......؟ڈیڈ!وہ میری محبت سچی ہے میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔"

وہ اٹل لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہے شادی کے دن تک کا وقت ہے تمہارے پاس اسے ڈھونڈ لو۔اگر ڈھونڈ لیا تو میں تمہاری شادی اس سے کروا دوں گا اور اگر وہ نہ ملی تو چپ کر کہ حریم سے شادی کر لینا۔"

کایان چپ چاپ وہاں سے چلا گیا۔انھوں نے ہمیشہ اسکی ہر بات اور ضد پوری کی پر اس دفعہ معاملہ کسی کی بیٹی کا تھا ان کو یہی تھا کہ یہ سب بس کایان کا کچھ دنوں کا خمار ہے جو جلد ہی اتر جائے گا وہ اسی وجہ سے کسی معصوم کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتے تھے اسی لیے انھوں نے آج کایان سے تھوڑے سخت لہجے میں بات کی پر وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کایان کا کوئی خمار یا فتور نہیں بلکہ اسکا عشق جنوں ہے جو بڑھتا جائے گا اور ویسے بھی انسان کچھ بھی کر لے ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہو۔قسمت کے لکھے کو کوئی بھی بدل نہیں سکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سحری!یار جیجو کی تصویر دیکھا دو اب اتنے نخرے نہ کرو۔"

آمنہ سحرش کا موبائل لیتے ہوئے بولی پر اس کے موبائل پر پاسورڈ لگا دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔

وہ تینوں اس وقت سٹاف روم میں تھیں۔ونٹر ویکیشنز(سردی کی چھٹیاں)چل رہی تھیں پر بس سٹوڈنٹس کے لیے باقی سٹاف کو چھٹیاں نہیں دی گئیں تھیں۔کچھ دنوں بعد سحرش کی شادی تھی اور وہ دونوں اس کے فیانسے کی تصویر دیکھنے کی ضد کر رہی تھیں پر وہ انھیں تصویر نہیں دیکھا رہی تھی۔

"جی نہیں کوئی تصویر نہیں دکھانی۔تم دونوں اب شادی والے دن ہی دیکھنا۔"

وہ آمنہ کے ہاتھ سے اپنا موبائل لیتے ہوئے بولی۔

"یہ کیا بات ہوئی......؟اور ویسے بھی میں نہیں آسکتی۔مما نے پرمیشن نہیں دینی۔اسی لیے مجھے تو دیکھا دو۔"

اسکی بات پر آمنہ اور سحرش نے صدمے سے اسکی طرف دیکھا۔

"حورین!تو تم اب میرے ساتھ ایسا کرو گی....؟تمہاری مما کو تمہارے پاپا منالیں گے تمہیں ہر حال میں آنا ہی ہے اگر تم نہ آئی تو ظاہر سی بات ہی یہ آمنہ بھی نہیں آئے گی۔"

"سحری!نائٹ فنکشن ہے دن کا ہوتا تو بات اور تھی۔"

"یار تمہارے لیے میں دن کا کروادوں گی تم آنے والی بنو۔"

"ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی ان باتوں کو فی الحال چھوڑو یہ بتاؤ جیجو کی نیچر کیسی ہے؟"

وہ بات کو گھماتے ہوئے بولی تو اسکی بات پر وہ شرماتے ہوئے بولی۔

"انکی نیچر اور وہ دونوں بہت اچھے ہیں بس وہ ذرا بھی رومینٹک نہیں۔"

اسکی بات سن کر ان دونوں نے قہقہہ لگایا تو پھر آمنہ نے کہا۔

"یار ہزبینڈ کو رومینٹک تو لازمی ہونا چاہئے۔"

"ہاں رومینٹک کے ساتھ ساتھ اس کی محبت میں شدت بھی ہونی چاہئے آپ کے علاوہ اسے کچھ نظر نہ آئے اور اس کی قربت میں آپ سب بھول جاؤ۔"

حورین داہنی آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے بولی تو سحرش اس کا ایک کان پکڑ کر بولی۔

"بچو ابھی بڑی باتیں آرہی ہیں تمہیں جب شادی ہوئی نہ تو لگ پتہ جانا تمہیں۔"

آمنہ بھی اسکا دوسرا کان پکڑ کر بولی۔

"ابھی بڑی محبت میں شدت یاد آرہی ہے تمہیں۔جب کبھی ایسا ہوا تو تم نے ہی بے حال ہو جانا۔تو اسی لیے سوچ سمجھ کر بولا کرو۔"

"نکمیو!تم لوگوں نے تو میرے دونوں کان اتار دینے ہیں چھوڑو اور وہ سب میں دیکھ لوں گی تم لوگ فکر نہ کرو۔"

"کیسے.....؟جیسے کالج میں کلاس فیلو نے اسائنمنٹ مانگی اور تم فائل وہی چھوڑ کر گراونڈ سے بھاگی ویسے ہی یہ بھی دیکھ لو گی....؟"

آمنہ کی بات پر وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنس دیں حورین پھر بولی۔

"تم نے واقعی میں تصویر نہیں دکھائی.........؟"

"نہیں بالکل بھی نہیں شادی والے دن ہی دیکھنا۔"

اسکی بات پر آمنہ نے حورین کو آنکھ سے اشارہ کیا اور اس کا موبائل اٹھا کر دونوں وہاں سے بھاگتے ہوئے بولیں۔

"پھر موبائل بھی اسی دن لینا۔"

پورے کاریڈور میں ان کے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں وہ تو شکر تھا کہ ابھی ان کے علاوہ کوئی نہیں آیا تھا ورنہ ان کی شامت پکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج سحرش کی بارات تھی۔وہ دونوں نہیں گئیں۔وہ رخصتی تک ان کا انتظار کرتی رہی پر وہ لوگ نہیں آئیں وہ جانتی تھی کہ حورین کے نہ آنے کی وجہ سے ہی آمنہ بھی نہیں آئی۔سحرش نے حورین کو کال کی۔

حورین اپنی اداسی کم کرنے کے لیے مووی لگا کر بیٹھ گئی۔وہ ہمیشہ سے ایسے ہی کرتی تھی۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے مووی دیکھنے میں مگن تھی کال کی آواز پر اس نے فون کی طرف دیکھا تو سحرش کی کال تھی اس نے کال ریسیو کرلی۔

سحرش بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"حورین!تم نہیں آئی اور نہ ہی آمنہ آئی۔دیکھ لی تم دونوں کی دوستی بس آج سے سب ختم۔اب میری کوئی دوست نہیں۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے کال بند کر دی۔حورین کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔الیاس صاحب جو حورین کو شب بخیر کہنے آئے تھے اسی اس طرح دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے وہ ہمیشہ سے ہی اس کے بغیر کہے اس کی ہر بات سمجھ جاتے تھے وہ اس کے پاس بیٹھ کر بولے۔

"پاپا کی پیاری سی حورین ایسے روتے ہوئے اچھی تو نہیں لگتی نا۔اسی لیے پاپا کی لاڈلی کل آمنہ کے ساتھ سحرش کے ولیمے پر جارہی ہے۔"

وہ ایک دم خوش ہو گئی پر پھر اپنی مما کا سوچ کر افسردگی سے بولی۔

"نہیں پاپا!نائٹ فنکشن ہے اور ویسے بھی اتنی دور جانے کے لیے مما کبھی نہیں مانے گئیں۔مما نے بارات پر نہیں جانے دیا جو یہاں تھی تو اتنی دور کیسے جانے دے گئیں؟"

تو وہ بولے۔

"وہ سب میں دیکھ لوں گا پر میں اپنی شہزادی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ کل کے لیے تیاری کرو۔ آمنہ کو میں نے بتادیا ہے۔ زید آیا ہوا ہے تو تم دونوں اسی کے ساتھ چلی جانا وہ تم دونوں کو واپس گھر بھی لے آئے گا۔"

"You are the best father in the world"

وہ ان کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔ حلیمہ بیگم باہر کھڑی سب دیکھ رہی تھیں۔ الیاس صاحب کے دیکھنے پر وہ روم میں چلی گئیں۔ وہ حورین کو سُلا کر اپنے کمرے میں آ گئے جہاں حلیمہ بیگم ان کا انتظار کر رہی تھیں انھیں دیکھتے ہی وہ بولیں۔

"میں حورین کو اتنی دور کبھی بھی نہیں جانے دوں گی۔ آپ سب جانتے ہیں پھر بھی کیوں اسے جانے کا کہا؟"

"بیگم! آپ نے دیکھا وہ کتنی اداس تھی اور رو رہی تھی۔"

وہ پیار سے بولے تو حلیمہ بیگم تلخی سے بولیں۔

"تو.......؟ وہ روئے یا اداس ہو مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ وہ ہرگز نہیں جائے گی۔"

"آپ کو مطلب ہو یا نہ ہو مجھے ہے وہ میری بیٹی ہے میں اس روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا وہ ضرور جائے گی بس بات ختم اور لائٹ بند کر دیں مجھے نید آ رہی ہے۔"

وہ ختمی فیصلہ کرتے ہوئے بولے ناچارہ وہ چُپ کر کے مان گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زید اسے اور آمنہ کو ہال میں چھوڑ کر چلا گیا۔ یہ ہال چار حصّوں پر مشتمل تھا لیکن اس وقت ہال کے ایک ہی حصّے میں مہمان تھے باقی تینوں کافی دور دور اور خالی تھے۔ وہ لوگ بھی اسی طرف آ گئیں جہاں مہمان تھے تو آمنہ بولی۔

"یار! سٹیج پر تو رش ہے لگتا ہے سحری اور جیجو اسٹیج پر ہیں۔"

"ہاں مجھے بھی یہی لگ رہا چلو پھر چل کر میڈم کو سرپرائز دیا جائے۔"

حورین جوش سے بولی۔ وہ لوگ اسٹیج کی طرف آئیں انھیں وہاں بس دولہا نظر آیا دولہے کو دیکھ کر آمنہ بولی۔

"کمال ہے یار! دولہا تو کسی ریاست کا شہزادہ لگتا ہے اسی لیے وہ نکمی ہمیں تصویر نہیں دیکھا رہی تھی۔ جیجو کو دیکھ کر مجھے اب سحری سے حسد ہو رہا ہے۔"

حورین نے جب دولہے کو دیکھا تو وہ کچھ پل کے لیے مبہوت ہو گئی۔ اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور اس کے دل نے ایک پل کے لیے خواہش کی کہ کاش وہ اس کا مقدر ہوتا۔ شاید اسی کو قسمت کے کھیل کہتے ہیں۔

اپنی اس سوچ پر شرمندہ ہوتے ہوئے اس نے دل ہی دل میں خود کو کوسا اور خود کو سرزنش کرتے ہوئے بولی۔

"خدا کا خوف کرو حورین کیا سوچ رہی ہوں تم؟ کسی اور کے مقدر کو اپنا نصیب بنانے کی ایک پل کی خواہش بھی کیوں کی؟ اُف.....!! اللہ جی معاف کرنا.."

"حورین! کاش! اس جیسا کوئی ہمیں بھی مل گیا ہوتا۔"

آمنہ نے آہ بھرتے ہوئے کہا تو وہ بولی۔

"ان جیسے لوگ ہماری قسمت میں نہیں ہوتے اور شرم کرو تم کسی کے نکاح میں ہو۔"

"ہاں تو اب بندہ مزاق بھی نہیں کر سکتا کیا...؟ اور ویسے پر تو دلہا دلہن ساتھ میں آتے ہیں نا تو پھر سحری کہاں ہے۔۔۔۔؟"

"یہ تو اب وہی میڈم بتا سکتی ہے۔ پر پہلے اسٹیج پر چل کر مبارک دے دیتے ہیں پھر برائیڈل روم میں جا کر سحری سے مل لے گے۔"

پھر وہ دونوں اسٹیج کی طرف بڑھیں۔ حورین کے ہاتھوں میں پھولوں کا بُکے تھا اور آمنہ کے ہاتھ میں گفٹ باکس تھا جس میں گولڈ کا بریسلیٹ تھا جو ان دونوں نے اپنی مشترکہ سیلری سے لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج کایان کی شادی تھی۔ اس نے ہر جگہ اسے ڈھونڈا پر وہ اسے کہی نہیں ملی۔ اس نے ہر ممکن کوشش کی اسے ڈھونڈنے کی پر بے سود۔ مجبوراً اسے اپنے ڈیڈ کی بات ماننی پڑی۔ وہ اسے قسمت کا فیصلہ سمجھ کر تیار ہو گیا۔ نکاح میں ابھی وقت تھا۔ وہ گم سم سا اپنے دوستوں کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں۔ اور دل سے دعا کی۔

"اے میرے رب... میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں میرے جذبات سچے ہیں۔ وہ لڑکی میری رُوح میں بس چکی ہے.... میں نے کبھی کسی کے آگے سر نہیں جھکایا۔ اے کائنات کے خالق و مالک میں تیرے آگے جھک رہا ہوں میں تجھ سے اپنی محبت مانگ رہا ہوں..... میری محبت اگر سچی ہے تو وہ مجھے مل جائے....."

وہ ہر کوشش کر کے دیکھ چکا تھا آخر میں اس نے اپنے رب کے حضور سر جھکا دیا اور اس سے مانگا۔ اس نے کبھی دُعا نہیں مانگی تھی پر آج مانگ رہا تھا۔ اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نکلا۔ کچھ عجیب سا احساس ہونے پر اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ اس کے سامنے تھی۔

قسط نمبر3

"وہ ہر کوشش کر کے دیکھ چکا تھا آخر میں اس نے اپنے رب کے حضور سر جھکا دیا اور اس سے مانگا۔ اس نے کبھی دُعا نہیں مانگی تھی پر آج مانگ رہا تھا۔ اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نکلا۔ کچھ عجیب سا احساس ہونے پر اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ اس کے سامنے تھی۔

بلیک باربی فراک، کھلے سٹریٹ بال، نیچرل میک اپ، ہاتھوں میں پھولوں کا بُکے اور چہرے پر وہی دلکش مسکراہٹ، اسے آتا دیکھ کر وہ بے یقین سا اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ اسے کھڑا ہوتے دیکھ کر ولید اور اس کے باقی دوست بھی کھڑے ہو گئے۔ حورین اور آمنہ اس کے پاس آئیں۔ حورین اسے بُکے دے کر بولی۔

“Congratulations…….”

پر کایان کو ہوش ہی کہاں تھا...؟ وہ تو بے یقینی سے بس حورین کو دیکھے جا رہا تھا۔ بُکے اس کی جگہ ولید نے لے کر ٹیبل پر رکھا۔ آمنہ گفٹ اس کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے بولی۔

"جیجو! یہ ہماری طرف سے چھوٹا سا تحفہ۔ ہم یہ سحری کو بھی دے سکتے تھے پر ہم چاہتے ہے کہ آپ اسے دے تو یہ گفٹ اس کے لیے اور بھی سپیشل ہو جائے گا۔"

کایان کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں آیا وہ تو بس حورین کو دیکھ رہا تھا۔وہ گفٹ بھی ولید نے اس کے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ دیا۔کایان کے اس طرح دیکھنے سے اسے گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ وحشت بھی ہونے لگی وہ آمنہ کا ہاتھ پکڑ کر نیچے آگئی۔وہ دونوں برائیڈل روم میں گئیں وہاں کسی اور دلہن کو دیکھ کر انھیں پتہ چلا کہ وہ غلط ہال میں آ گئیں ہیں۔

"حورین کی بچی! تم ہمیں غلط ہال میں لے آئی۔کہاں بھی تھا تم سے کہ سحری سے پوچھ لیتے ہیں پر تمہیں تو اسے سرپرائز دینا تھا دیکھو یہاں آکر ہمیں خود ہی سرپرائز مل گیا۔جب یہاں آئے تب بھی تم سے کہا کہ یہ ہال نہیں ہے۔ تیسرے نمبر والا ہال ہے پر تم نے کہا کہ نہیں میرا دل کہہ رہا ہے یہی صحیح جگہ اب دیکھو تمہارا دل ہمیں کہاں لے آیا؟ اور تو اور گفٹ بھی وہیں دے آئے ہیں۔کیا کریں...؟

آمنہ غصے اور فکر مندی سے بولی تو حورین بھی کہاں چپ رہنے والی تھی وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔

"غلطی تمہاری بھی ہے اور گفٹ بھی تم نے دیا اب واپس بھی تم ہی لاؤ گی۔"

اسکی بات سن کر وہ بولی۔

"ٹھیک ہے ہم دونوں کی غلطی ہے تو پھر میں ہال کا پتہ کر آتی ہوں تم گفٹ لے آؤ۔"

"نہیں۔۔۔میں نہیں جانا مجھے وہاں گھبراہٹ ہو رہی تھی۔"

وہ منہ بنا کر منع کرتے ہوئے بولی تو آمنہ شرارت سے بولی۔

"اوکے میں لے آتی ہوں پر کیا تم اکیلے آگے چلی جاو گی؟ "

"نہیں....میں گفٹ لے آتی ہوں تم ہال کا پتہ کرلو ایسے کسی کو کیسے گفٹ دے دیں...؟ ہماری حلال کی کمائی ہے۔"

حورین فوراً بولی کیونکہ اکیلے جانے سے ویسے بھی اسے خوف آتا تھا اور اسے یہاں کے راستے نہیں معلوم تھے جبکہ آمنہ یہاں آتی جاتی رہتی تھی۔اسی لیے اسے گفٹ واپس لے کر آنے والا آپشن زیادہ بہتر لگا۔وہ خود کو ہمت دیتے اندر ہال کی طرف چلی گئی جبکہ آمنہ باہر کی طرف۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسری طرف کایان ابھی بھی اپنی جگہ پر ساکت اور بے یقین سا کھڑا تھا۔ ولید نے اسکا شانہ ہلایا تو وہ ہوش میں آیا اس نے اردگرد دیکھا پر وہ وہاں نہیں تھی وہ بے چینی سے اسٹیج سے اترنے لگا کہ اسے پھر سے وہی میٹھی سی آواز سنائی دی اس نے اپنے سامنے دیکھا تو وہ اس کے پاس کھڑی اسی سے مخاطب تھی۔ حورین اپنی ساری ہمت جمع کر کے تمہید باندھ کر بولی۔

"اکسیوزمی........سوری.......دراصل ہم اپنی فرینڈ کی شادی میں آئے تھے اور وہ شاید تھرڈ پورشن ہے ہم غلطی سے یہاں آگئے اور اسکا گفٹ بھی آپ کو دے دیا تو میں یہ واپس لے لوں؟"

یہ کہہ کر اور کایان کے جواب کا انتظار کیے بغیر اس نے ٹیبل سے وہ گفٹ اٹھالیا۔ اور پھر بولی۔

"یہ پھول آپ ہماری طرف سے رکھ لیں best wishes سمجھ کر شاید یہ آپ کی ہی قسمت میں تھے۔ "

وہ ہر دفعہ اسے کھو دیتا تھا وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی تھی مگر اس دفعہ اس نے سوچ لیا کہ وہ اسے کہیں نہیں جانے دے گا۔ اس کے رب نے اس کی دُعا قبول کی اور اسے اس کے سامنے لا کھڑا کیا وہ بھی نکاح کی تقریب سے پہلے تو وہ اسے کیسے جانے دے سکتا تھا...؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

اپنی بات کہہ کر وہ جانے لگی جب کایان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بولا۔

"یو آر رائٹ (you are right) یہ میری ہی قسمت میں تھا۔ "

حورین نے حیرانگی سے پہلے کایان کو پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اسکی گرفت میں تھا اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی یا بولتی کایان اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا برائیڈل روم کی طرف چل دیا۔ وہ کسی روبوٹ کی طرح اس کے ساتھ چل رہی تھی۔ سب لوگ حیرانگی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے پر کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کوئی اس سے کچھ پوچھے یا اسے روکے۔ جیلانی صاحب اور الیاس صاحب دونوں ہال کے باہر کھڑے تھے الیاس صاحب کے آدمی نے جب انھیں آکر کر بتایا تو وہ دونوں بھی برائیڈل روم کی طرف گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

برائیڈل روم میں لا کر کایان نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اونچی آواز میں وہاں موجود سب لوگوں سے بولا۔

"All of you leave right now within two seconds."

(آپ سب ابھی دو سیکنڈ کے اندر اندر یہاں سے جائیں۔)

سب اس سے اور اس کے غصے سے اچھی طرح واقف تھے تو فوراً برائیڈل روم سے باہر نکلے۔ ان کے جاتے ہی اس نے روم کو لاک کیا۔ وہاں بس حریم اور ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ وہ حورین کے پاس آیا اور اسے گلے لگا کر بولا۔

"تم آگئی....؟؟؟؟ بہت ڈھونڈا تمہیں۔ بہت انتظار کیا تمہارا اور دیکھو میری محبت تمہیں مجھ تک لے آئی۔" "I love you a lot. You are mine"

حورین جو شاک میں تھی۔ اس کی حرکت اور باتوں نے اسے آگ بگولہ کر دیا اس نے کایان کو پیچھے دھکیلا اور اسے ایک زور دار تھپڑ مارا۔ یہ تھپڑ اس نے کایان کی انا، اس کے غرور و تکبر اور گھمنڈ کو مارا تھا اور کایان جیسا انسان یہ سب کیسے برداشت کر سکتا تھا......؟؟؟

اس نے حورین کو اپنی طرف کھینچا۔ ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو جکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بال مٹھی میں پکڑ کر اس کا منہ اوپر کیا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔ وہ خود کو اس گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔ اپنے ہاتھوں کو مکوں کی صورت بنا کر اس کے سینے پر وار کرنے لگی جس سے اس کی کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اسے ہی چُبھ رہی تھیں۔ اس کے ہاتھ زخمی ہو رہے تھے پر اسے پرواہ نہیں تھی اس کے ہاتھ سے موبائل فون اور گفٹ چھوٹ کر نیچے گر گیا۔ وہ تو خود کو چھڑوانے کی جدوجہد کر رہی تھی۔ اوپر سے کایان کے وجود سے آنے والی خوشبو اس کے نتھنوں میں گھس رہی تھی۔ اسے سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ کایان نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کی آنکھوں میں پانی تھا، سانسیں پھولی ہوئی تھیں اور ہاتھ زخمی تھے۔ حورین نے دوبارہ پوری قوت سے اسے تھپڑ مارا۔ کایان نے پھر وہی حرکت کی وہ اسکی گرفت میں مچھلی بن آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سے الگ ہوا۔ حورین کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اس کے ہونٹوں کے ایک کونے سے خون کے ننھے قطرے نکل رہے تھے۔ وہ بولا۔

"دوبارہ تھپڑ مارا تو پھر یہی کروں گا۔ خُدا کی قسم تمہاری جگہ کسی اور نے تھپڑ مارنا تو دور ایسا سوچا بھی ہوتا تو میں اسے زندہ زمین میں گاڑھ دیتا پر تم میں تو میری جان بستی ہے اسی لیے اتنی چھوٹی سی سزا دی۔ رہی بات اس تھپڑ کی تو مجھے تھپڑ مار کر تم نے میری انا پر چوٹ کی اور میں نے اپنی اس حرکت سے تمہاری انا پر تو یہ بات یہی ختم اور".........

اس کے بات کو حریم درمیان میں ہی کاٹ کر بولی جو کب سے بے یقینی سے کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔

"کایان..............؟تم میرے سامنے یہ سب کیسے کر سکتے ہو.............؟؟اور یہ لڑکی........؟تم اس کے ساتھ ..... کیسے ؟ ......میں تمہاری ہونے والی بیوی ہوں... ہماری شادی ہو رہی ہے اور تم اس راہ چلتی............."

"اپنی آواز نیچی رکھو اور آئندہ میری بات کاٹنے کی غلطی نہ کرنا....... تم ہونے والی بیوی تھی ہو نہیں اور اب کبھی بنو گی۔"

وہ غصے سے بولا تو اس نے حیرت سے پوچھا۔

"مطلب..........؟"

"مطلب میری بیوی یہ لڑکی بنے گی تم نہیں اور اب مجھے تمہاری ذرا سی بھی آواز نہ آئے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور تم مجھے اچھے سے جانتی ہو اسی لیے اب ذرا بھی آواز نہیں۔"

اسکی بات پر حریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی آواز کا گلہ گھونٹا اور بیٹھ کر رونے لگی۔ پھر وہ حورین سے مخاطب ہوا جو پہلے ہی رو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ زخمی تھے چہرہ حد سے زیادہ سرخ تھا اور ہونٹ کے کونے سے خون نکل رہا تھا۔ کایان کے دل میں درد کی ٹیس اٹھنے لگی جسے اس نے دبا دیا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شاید اسے ہمیشہ کے لیے کھو دیتا۔ وہ اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے حورین کے ہونٹ کا کنارہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"ابھی اور اسی وقت ہمارا نکاح ہو گا اور تم کوئی بھی تماشا کیے بغیر یہ نکاح کرو گی۔"

"نہ....... نہیں .... میں .... ایسا.... بالکل ..... بھی نہیں ...... کروں گی۔"

وہ سہمی ہوئی مگر اٹل انداز میں بولی کیونکہ کایان کی اس حرکت سے وہ کافی ڈر اور سہم گئی تھی کہ جو انسان اس کے ساتھ یہ سب کر سکتا وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

"کایان دروازہ کھولو کیا چل رہا ہے اندر........؟"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا باہر سے آتی آوازوں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ باہر جیلانی صاحب تھے کایان نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ ان کے ساتھ لغاری صاحب بھی اندر داخل ہوئے ان دونوں کی نظر حریم پر پڑی جو بری طرح

اپنے منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی پھر اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی لڑکی کو اس طرح دیکھ کر جیلانی صاحب پریشان ہو گئے۔ وہ غصے سے کایان کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"یہ لڑکی کون ہے....؟ اور یہاں کیا کر رہی ہے؟ وہ بھی اس حال میں؟ کیا ہوا اس لڑکی کو؟"

انھوں نے فوراً ولید کو اشارہ کیا وہ بھاگتے ہوئے گیا اور فرسٹ ایڈ باکس لے آیا۔ وہ حورین کے پاس گئے انھیں اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اس نے خوف کے مارے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔ وہ اس بچی کے زخم ڈیٹول سے صاف کرنے لگے۔

"پاپا.............. "

جلن کے احساس سے اس نے پاپا کہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا وہ مہربان شخص اس کے زخموں پر مرہم لگا رہے تھے وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔

"بیٹا گھبراؤ نہیں۔ تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور نہ رونے کی مجھے بھی اپنے پاپا کی طرح ہی سمجھو اور بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

کسی کو اپنے لیے اتنا مہربان و پریشان دیکھ کر اور ان کی باتوں نے اسے بہت ختم دی۔ کچھ پل کے لیے اسے لگا کہ اس کے پاپا اس کے سامنے کھڑے ہیں وہ ان کے گلے لگ کر بولی۔

"انکل......... مجھے ..... بچا.... لے.... پلیز ...... اس..... وحشی ...... جانور..... سے......... مجھے...... گھر..... جانا.......... پلیز ....
"

کایان کے لیے ایسے الفاظ سن کر انھوں نے دُکھ اور غصے سے کایان کی طرف دیکھا۔ یہ الفاظ کایان کے دل میں بھی بہت بری طرح چُبھے۔ جیلانی صاحب غصے سے بولے۔

"کایان یہ سب کیا چل رہا..... ؟ کون ہے یہ؟ کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے کیا ہو رہا ہے یہاں..... ؟"

"ڈیڈ! پلیز اس وقت کوئی سوال نہیں۔ آپ بس نکاح خواں کو بلائے اور ہمارا نکاح کروائے۔"

کایان کے ڈیڈ کہنے پر وہ ڈر کر ان سے الگ ہوئی تو وہ اس سے بولے۔

"میں اس کا ڈیڈ ضرور ہوں۔ پر اس کے کچھ بھی غلط کرنے پر اسے سزا دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔"

"تمہارا اور حریم کا نکاح بھی ہو جاتا یہ بتاؤ کہ یہ لڑکی کون ہے؟ اور میری بیٹی ایسے کیوں رو رہی ہے...؟ کیا ہوا حریم.....؟"

وہ کب سے غصہ ضبط کر رہے تھے تاکہ معاملے کا پتا چلے پر پھر غصے سے پوچھ ہی لیا۔ انھوں نے حریم سے بھی پوچھا اس نے کچھ نہیں کہا بس چپ چاپ روتی رہی۔ ان کی بات پر وہ بدتمیزی سے بولا۔

"آپ کو کس نے کہا کہ میرے معاملے میں دخل اندازی کرے....؟؟؟؟؟ آپ اپنی حدود میں رہے۔ میں اپنے ڈیڈ سے بات کر رہا ہوں آپ سے نہیں۔ ڈیڈ قاضی کو بلوائے میں ابھی اور اسی وقت اس لڑکی سے نکاح کروں گا۔"

آخر پر وہ حورین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جیلانی صاحب سے بولا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم......؟ آج میری بیٹی اور تمہاری شادی ہے۔ باہر سارے لوگ جمع ہیں اور تم اس لڑکی سے نکاح کی بات کر رہے ہو......؟"

انھوں نے غصے سے کہتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھا تو ان کے دل کو کچھ ہوا۔ ان کے سامنے کسی کا چہرہ لہرایا۔ پھر انھوں نے خود کو سنبھال لیا۔

"کایان تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟ کیا اول فول بول رہے ہو.....؟ اور بیٹا تم جاؤ یہاں سے۔"

کایان سے بات کرتے جیلانی صاحب حورین سے مخاطب ہوئے تو وہ غصے سے بولا۔

"یہ کہی نہیں جارہی ڈیڈ! میں نے کہا نہ کہ ابھی اور اسی وقت ہمارا نکاح ہو گا۔ اور لغاری صاحب مجھ سے تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرے میں اس لہجے کا عادی نہیں ہوں۔"

"میں بھی کوئی گیا گزرا نہیں ہوں امین لغاری ہوں۔ تم یہاں میری بیٹی کی زندگی خراب کر دو اور میں بس کھڑا تماشا دیکھتا رہوں.؟ باہر سب لوگ جمع ہیں اور تم ایسی باتیں کر رہے ہو میری عزت کا کیا ہو گا؟"

وہ کایان کا کالر پکڑتے ہوئے غصے سے بولے۔ کایان کا پارہ ہائی ہو گیا اس نے ان کے ہاتھ جھٹکے اور زہر خند لہجے میں بولا۔

"عزت کی بات آپ کے منہ سے اچھی نہیں لگتی۔ خود آپ نے کتنی زندگیاں برباد کیں تب خیال نہیں آیا کسی کی عزت کا...؟ تب نہیں سوچا کہ آپ کی اپنی بیٹی بھی ہے..؟ جب اپنی ہی بیٹی کو بزنس میں ایسٹ (asset) کی طرح

استعمال کر رہے تھے تب خیال نہیں آیا؟ آئندہ میرے گریبان پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچ لینا ورنہ یہ ہاتھ سلامت نہیں رہے گے۔"

"شٹ اپ! کایان یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم؟"

جیلانی صاحب غصے سے دھاڑتے ہوئے بولے تو وہ ضدی اور جنونی انداز میں بولا۔

"ڈیڈ! اس وقت مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ مجھے یہ لڑکی چاہیے۔ یہ بس میری ہے۔ میرا اس سے ابھی نکاح ہو گا۔ کسی نے روکنے کی کوشش کی تو اس کے ساتھ کچھ بھی غلط ہوا اس کا ذمہ دار وہ خود ہو گا اور ڈیڈ اگر آپ بھی کچھ بولے تو اپنے بیٹے سے ہاتھ دھو بیٹھے گے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے......."

اس کا جنون دیکھ کر وہ سمجھ گئے یہ وہی لڑکی ہے جسے انھوں نے کایان کا وقتی خمار کہہ کر اسے بھولنے کے لیے کہا تھا۔ انھیں اب سمجھ آئی کہ وہ لڑکی اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔

"کایان.....تم............"

"پلیز ڈیڈ! آپ جانتے ہیں میں اپنی کہی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ آپ قاضی صاحب کو بلائیں تب تک میں اکیلے میں اس سے بات کر لوں۔"

کایان کی بات سن کر حورین نے سختی سے جیلانی صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور لغاری صاحب کچھ کہتے کہتے رک گئے۔ ڈری سہمی حورین کو دیکھ کر لغاری صاحب کے دل کو کچھ ہو رہا تھا ان کی آنکھوں کے سامنے بار بار کسی کا چہرہ لہرا رہا تھا ان کے دل میں خول اٹھ رہے تھے وہ بغیر کچھ کہے نم آنکھوں کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔ جیلانی صاحب نے حورین کی غیر ہوتی حالت دیکھی پر وہ اپنے اکلوتے اور لاڈلے بیٹھے کے سامنے مجبور تھے۔ جس کی ہر جائز ناجائز خواہش انھوں نے پوری کی۔ ہر غلط پر اسے معاف کیا اور نظر انداز کیا اور آج اس کی وجہ سے وہ ایسے کسی کی زندگی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ وہ سب باہر چلے گئے۔ اس سارے معاملے کو جیلانی صاحب نے کیسے ہینڈل کیا بس وہی جانتے تھے۔ انھوں نے اپنے ایک فرینڈ کے بیٹے سے حریم کا نکاح کروا کر اسے رخصت کر دیا جو کہ ایک بزنس مین تھا اور انھوں نے بھی خوشی خوشی یہ رشتہ قبول کر لیا۔ آخر میں لغاری صاحب ان کے گلے لگ کر بولے۔

"وہ کل کا بچہ مجھے میرے سارے گناہوں سے روبرو کرا گیا اور میں اتنے گناہ کر کے یہ بھول گیا کہ میری اپنی بھی بیٹی ہے۔ میرے گناہ میری بیٹی کے آگے آگئے۔ میں تو سب فراموش کر کے بیٹھا تھا پر دیکھو حالات اور قسمت نے میرے گناہوں کو میرے آگے لا کھڑا کیا۔ مجھے اسکی آہ لگ گئی۔ اس کی بدعا نے میری بیٹی کو کبھی نہ بھولنے والا غم دے دیا پر وہ تو میرے بھائی کی بیٹی تھی میرے اولاد نہیں تھی تو پھر کیوں اس کے ساتھ ایسے ہوا.....؟ میرے گناہوں کی سزا اسے کیوں........؟"

"حریم کی زندگی برباد نہیں ہوئی اتنے اچھے گھر میں اسکی شادی ہوگئی تم اسکی فکر نہ کرو وہ لوگ بہت اچھے ہیں اور اپنے بیٹے کے کئے پر میں شرمندہ ہوں۔" جیلانی صاحب انھیں تسلی دیتے ہوئے بولے جبکہ وہ خود گہری سوچ میں گم تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان کے جاتے ہی کایان اسکی طرف بڑھا اور وہ ڈر کر پیچھے ہوتے ہوئے صوفے پر گر گئی۔ کایان اس پر جھکا اور بولا۔

"چپ چاپ نکاح کے لیے ہاں کر دو ورنہ جو تمہاری دوست اور اسکی ساری فیملی ہال میں مہمانوں کے ساتھ موجود ہیں ان سب کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا جسکی ذمہ دار صرف تم ہو گی۔"

یہ کہہ کر کایان نے باہر کھڑے ولید کو آواز دی ولید کے ساتھ گارڈز بھی اندر آگئے وہ اسی طرح اس پر جھکے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ولید سے مخاطب ہوا۔ اس کی نظریں حورین پر تھیں جبکہ بات وہ ولید سے کر رہا تھا ولید اور باقی گارڈز سر جھکائے کھڑے تھے۔

"ولید ان گارڈز کو ساتھ لے جاؤ اور تھرڈ پورشن میں موجود لوگوں میں سے مجھے کوئی ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔"

آڈر ملتے ہی وہ لوگ وہاں سے جانے لگے جب وہ بولی۔

"روکو.....انھیں.......تم..........ایسا........"

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اس کے ہونٹوں کو فوکس کرتے ہوئے بولا۔

"میں ایسا اور اس کے علاوہ بہت کچھ کر سکتا ہوں۔ مجھے نہ تم روک سکتی ہو اور نہ کوئی اور....."

اپنی بات کہہ کر اس نے مڑ کر ولید کو دیکھا اور بولا۔

"تم لوگ ابھی تک یہاں کیا کر رہے ہو...؟ جاؤ......."

اتناتووہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کے سامنے کچھ نہیں کر سکتی نہ اسے کچھ کرنے سے روک سکتی ہے اور نہ کسی میں اسے روکنے کی ہمت ہے...وہ اس سے بہت بری طرح ڈر چکی تھی..وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"میں.........نکاح....کے....لیے.....تیار.....ہوں.....پلیز...انھیں روکو......."

"ہیم گُڈ............"

پھر کایان کے اشارے پر وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔کایان اسی طرح اس پر جھکا ہوا تھا وہ بولا۔

"نام کیا ہے تمہارا......؟"

اسکے پوچھنے پر حورین نے اسے حیرت و تعجب سے دیکھا۔اور سوچا کہ اسے نام تک نہیں پتہ پھر بھی یہ سب کر رہا ہے.....وہ چُپ رہی کایان اس کے اور قریب ہوا کہ ان کے درمیان بس ذرا سا فاصلہ رہ گیا اس نے پھر پوچھا۔

"نام کیا ہے تمہارا..........؟"

وہ اس دفعہ بھی چُپ رہی۔وہ پھر سے اس کے قریب ہوا جو تھوڑا بہت فاصلہ رہ گیا تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔اس کی سانس رکنے لگی وہ اٹکتے ہوئے بولی۔

"ح.......حو.......رر.........حور.........حورین۔"

اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔جو نام اسے دیکھتے اس کے ذہن اور زبان پر آیا تھا حقیقت میں بھی وہی اس لڑکی کا نام تھا وہ بولا۔

"جتنی تم خوبصورت اور معصوم ہو تم پر یہی نام سوٹ کرتا ہے حورین.......میری حور....."

کایان پیچھے ہٹ گیا۔تھوڑی دیر بعد قاضی صاحب اندر آئے اس نے نکاح نامے پر سائن کر دیئے اور خود کو اس شخص کے نام کر دیا جسے وہ جانتی تک نہیں تھی۔نکاح کے بعد وہ اس کے پاس آیا اور اس کے ماتھے پر لب رکھ کر بولا۔

"نکاح مبارک کایان کی جان........."

اس سے پہلے کہ وہ اس سے کوئی اور بات کرتا حورین کا فون بج اٹھا۔اس نے حیرانگی سے آواز کی سمت دیکھا۔اس کا فون نیچے صوفے کے پاس گرا پڑا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ فون پکڑتی کایان نے فون اٹھا لیا۔اس کی اسکرین پر آمنہ

بیسٹی لکھا اسکی اور آمنہ کی تصویر کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔ اپنی حورین کی تصویر دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ اسکی بہت کلوز فرینڈ ہے۔ اس نے پوچھا۔

"یہ تمہاری وہی فرینڈ ہے جس کے ساتھ تم یہاں آئی تھی؟"

اس کے پوچھنے پر اس نے بس اثبات میں سر ہلا دیا۔ جس پر وہ پھر بولا

"اور یقیناً یہ تمہیں بلا رہی ہو گی۔"

وہ اس سے موبائل لینے کی کوشش کرنے لگی اور ٹوٹے ہوئے الفاظ میں بولی۔

"میرا.......موبائل.......آمنہ.............بات......."

کایان نے اسے اپنے حصار میں لے لیا اسکی گرفت سخت ہونے کے باوجود بھی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اسی لہجے میں وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔

"کال ریسیو کر کے لاؤڈ-اسپیکر آن کرو اور تمہاری فرینڈ جو بھی کہے تم اس کے ساتھ نہیں جاؤ گی سنا تم نے....,؟ تم اسے کس طرح یہاں سے بھیجتی ہو یہ تم پر ہے...."

اس کا انداز اور اس کی گرفت اسے یہ بات بہت اچھی طرح سمجھا گئی کہ اس کے پاس کایان کی بات ماننے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔ اس نے کال ریسیو کی اور لاؤڈ-اسپیکر آن کر دیا۔ اس کے کال ریسیو کرتے ہی آمنہ غصے اور پریشانی سے بولی کیونکہ وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی پر وہ کہیں نہیں مل رہی تھی۔

"نمی! کہاں ہو تم؟ کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔ میں ہال کا بھی پتہ کر آئی پر تم یہاں کہیں نہیں ہو........میں جہاں تمہیں چھوڑ کر گئی تھی میں وہی ہوں جلدی یہی آؤ۔"

اسکی بات سن کر اپنے آنسو پر بند باندھتے ہوئے وہ بولی۔

"آمنہ تم جاؤ.....مجھے رباب مل گئی ہے میں اس کے ساتھ ہوں۔ تم میرا ویٹ نہ کرو تم جاؤ.........."

رباب انکی کلاس فیلو ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی کولیگ بھی تھی جس کی شادی دو سال پہلے اسلام آباد میں ہوئی تھی۔

اسکی بات سن کر وہ غصے سے بولی۔

"آمنہ ہم یہاں سحری کے لیے آئے ہیں کسی اور کے لیے نہیں.....بتاؤ کہاں ہو؟ میں ابھی لینے.........."

اسکی بات کو درمیان میں ہی غصے سے کاٹ کر بولی.

"تم سے جو کہا ہے وہ کرو فالتو میں بحث نہ کرو جاؤ تم میں نے نہیں جانا...."

اس سے پہلے کہ وہ ضبط کھوتی کایان نے کال بند کر دی۔ وہ روتے ہوئے منت کرنے لگی۔

"میرا.............فون...........پلیز............"

"تمہارا فون بھی دے دوں گا پہلے جلدی سے برائیڈل ڈریس پہن کر ریڈی ہو جاؤ۔ ابھی رسمیں باقی ہیں اور سب باہر دلہن کے اسٹیج پر آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ابھی تو ہمارا فوٹو شوٹ بھی رہتا ہے۔"

اس نے شوخی سے کہا پھر باہر کھڑی بیوٹیشن کو اندر بلایا۔ ان کے ساتھ کچھ لڑکیاں اس کا ڈریس اور جیولری کے ساتھ اور ضروری سامان لے کر اندر داخل ہوئیں۔ حورین نے شاکی انداز میں کایان کو دیکھا جیسے وہ اس کا اتنی جلدی سب کچھ کرنے پر حیران کن ہونے کے ساتھ انکار بھی کر رہی ہو۔ اسے دیکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا۔

"My dear Wifie no more drama"

"جلدی سے تیار ہو جاؤ دیکھو اتنی ارجنٹ تمہارے لیے سب منگوایا اور تمہیں زرا بھی خوشی نہیں ہو رہی.."

اسے اپنی جگہ پر ساکن دیکھ کر وہ پھر بولا۔

"مجھے زبردستی کرنے پر مجبور نہ کرو میں تو ان سب کو انجوائے کروں گا پر تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔ اسی لیے چپ چاپ میری ہر بات کو مان جایا کرو۔ تم خود جاؤ گی یا میں لے کر جاؤں؟"

وہ کچھ نہ بولی بس ڈریس لے کر چینج کرنے برائیڈل روم میں موجود واش روم میں چلی گئی اور وہ مسکراتا ہوا اپنی خاص ملازمہ مینہ سے بولا۔

"تمہاری بی بی جی کا جتنا سامان ہے یہ ڈریس وغیرہ سب یاد سے میرے روم میں پہنچا دینا۔"

یہ کہہ کر وہ باہر آ گیا۔

دوسری طرف آمنہ نے فون بند ہونے پر غصے سے فون کو گھورا جیسے حورین کو گھور رہی ہو۔ اس نے غصے میں میسج ٹائپ کیا اور حورین کے نمبر پر سینڈ کر دیا۔ حورین کا فون کایان کے پاس تھا میسج کی آواز پر اس نے فون آن کیا اور وہ اَن لاک تھا۔ اسے یہ دیکھ کر بہت حیرانگی ہوئی کہ آج کے دور میں بھی کوئی ایسی لڑکی ہے جو اپنے فون پر پاسورڈ نہیں لگاتی۔

"بھاڑ میں جاؤ.....جو مرضی کرو....مجھے کیا؟میں کون سا تمہاری کچھ لگتی ہوں؟اگر ٹائم ملا تو آ جانا میں اڈریس بھیج دیتی ہوں۔"

آمنہ کے اس چھوٹے سے ٹیکسٹ میسج میں حورین کے لیے غصہ، ناراضگی پیار اور فکر پوشیدہ تھی۔ آمنہ کا یہ میسج پڑھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اسٹیج پر بیٹھا اپنے دوستوں سے ہنستے ہوئے باتیں کر رہا تھا پہلے وہ اسی جگہ پر بے زار اور غم سم سا بیٹھا تھا پر اب منظر ہی بدلا ہوا تھا اپنی محبت کو پالینے کی خوشی اس کے ہر انداز سے ظاہر ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہال کی ساری لائٹس بند ہوئیں اور سپورٹ لائٹ کی روشنی میں اسے وہ سہج سہج کر چلتی ہوئی نظر آئی۔

فل بلیڈ ریڈ کلر کے لہنگے میں سجی سنوری وہ بہت حسین و جمیل لگ رہی تھی۔ وہ اسے مبہوت ہو کر دیکھتے ہوئے غیر ارادی طور پر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ وہ جیسے جیسے اس کے قریب آ رہی تھی وہ بے اختیار ہو رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا کہ ابھی اسے اپنی بانہوں میں بھر کر یہاں سے لے جائے۔ اس نے اتنی بھیڑ میں بڑی مشکل خود کو سنبھالا۔ ہر کوئی اسے سراہ رہا تھا پر اس نے تیار ہونے کے بعد ایک نظر بھی خود کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ تو بس کسی روبوٹ کی طرح ری ایکٹ کر رہی تھی۔ جب وہ اسٹیج کے قریب آئی تو کایان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جسے اس نے نظر انداز کر دیا تو اس نے خود ہی حورین کا ہاتھ پکڑ کر اسے اسٹیج پر آنے میں مدد دی۔ پھر اس کے بعد فوٹو شیشن شروع ہوا۔ فوٹوگرافر انھیں الگ الگ پوز بتا رہا تھا پر وہ سُن ہی نہیں رہی تھی۔ کایان نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے طرف کھینچا۔ حورین نے غائب دماغی سے کایان کی طرف دیکھا۔ اسی وقت فوٹوگرافر نے کلک کیا اور تصویر بنالی۔ کایان نے پھر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اس نے ضبط سے آنکھیں جھکا لیں عین اسی وقت اس نے تصویر کلک کی۔ اس طرح اور بھی کتنی تصویریں بنائی گئیں۔ وہ سب میں ہی کھوئی کھوئی رہی۔ کایان اسکی غائب دماغی محسوس کرتے ہوئے بولا۔

"وائفی کہاں کھوئی ہوئی ہو..؟ میں تو تمہارے سامنے ہوں۔ لگتا ہے مسز کایان زرا رکچھ زیادہ ہی تھک گئی ہیں.. چلو گھر چلے....."

اس نے فوٹوگرافر کو اشارہ کیا وہ وہاں سے چلا گیا۔

وہ اٹکتے ہوئے خوف سے بولی۔

"مجھے.......اپنے......گھر...جانا.......ہے.."

"ہاں میری جان ہم اپنے گھر ہی جا رہے ہیں....."

"نہیں....مجھے....... آپ...کے....ساتھ...کہیں......نہیں جانا......"

وہ بڑے پیار سے اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

"شوہر ہوں تمہارا اور تم میرے ساتھ ہی تو جاؤ گی اور ویسے بھی آج کی رات تو ہمارے لیے بہت سپیشل ہے۔"

"وہ.......کیوں......؟"

اس کے ناسمجھی سے پوچھنے پر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

اس نے الٹا اسی سے سوال کر دیا۔

"یہ بتاؤ باہر آنے سے پہلے تم نے خود کو آئینے میں دیکھا...؟"

اس نے غیر ارادی طور پر نفی میں سر ہلایا۔

تو وہ قاتلانہ مسکراہٹ کے ساتھ معنی خیزی سے بولا۔

"اگر خود کو دیکھ لیتی تو نہ مجھ سے یہ سوال پوچھتی اور نہ ہی ایسے میرے سامنے آنے کی غلطی کرتی۔ اب غلطی کی ہے تو اس غلطی کی سزا تو بنتی ہے نا چلو گھر چلے..."

اس کی معنی خیزی نے اسے خوف ذدہ کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی یا کرتی وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی تک لایا اور اسے گاڑی میں بیٹھا کر اسکی مزاحمت کو نظر انداز کرتا گھر لے آیا۔ گاڑی گھر کے باہر رکی۔ گاڑی سے اُتر کر اس نے حورین کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تو وہ بولی۔

"ن....نہیں..میں........نہیں......جاؤں...گی......"

کایان نے اسے گاڑی سے نکالا اور اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔ جیلانی صاحب سے کہہ کر اس نے پہلے ہی سب مہمانوں اور رشتہ داروں کو بھیج دیا تھا وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔

"ا..تا......اتار.......و......مجھے.........جانے...دو....ایسا....نہیں....کرو.......مجھے.....گھر....جانا....ہے.....اپنے.......
پاپا......کے.......پاس..........."

وہ اس سے کہتی رہی پر کایان نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے روم میں لے آیا۔روم میں آکر اس نے اسے اتار دیا اور دروازہ بند کر دیا۔

کمرہ پھولوں اور کینڈلز سے سجا ہوا تھا....ماحول میں بھینی بھینی سے خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔حورین کو اس ماحول سے خوف آرہا تھا۔وہ دروازہ کھولنے کے لیے دروازے کی طرف بڑھی پر کایان نے اسے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔اپنے دائیں ہاتھ سے اس نے حورین کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اوپر کر کے دیوار کے ساتھ لگا دیئے اور دوسرے ہاتھ سے اس کی کمر کو جھکڑ کر بولا۔

"ڈیئر وائفی!تم اب کہیں بھی نہیں جاسکتی۔آج تو ہماری ویڈنگ نائٹ ہے اور جیسے ہماری شادی ہوئی ہے اس لحاظ سے یہ سب بہت ضروری ہے کہ تم پوری طرح سے میری ہو جاؤ۔"

یہ کہہ کر اس نے حورین کی شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھ دیئے وہ تڑپ اٹھی۔

"ڈیئر وائفی !تم اب کہیں بھی نہیں جاسکتی۔ آج تو ہماری ویڈنگ نائٹ ہے اور جیسے ہماری شادی ہوئی ہے اس لحاظ سے یہ سب بہت ضروری ہے کہ تم پوری طرح سے میری ہو جاؤ۔"

یہ کہہ کر اس نے حورین کی شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھ دیئے وہ تڑپ اٹھی۔ پر کایان کی گرفت میں وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی۔ اس سے پہلے کہ کایان کی گستاخیاں مزید بڑھتی دروازہ پر دستک ہوئی اور باہر سے جیلانی صاحب کی آواز ابھری۔

"کایان میرے کمرے میں آؤ ابھی اور اسی وقت مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

اس نے حورین کو چھوڑا اور آنکھ ونک کرتے ہوئے بولا۔

"سویٹ ہارٹ باقی باتیں آکر کرتے ہیں۔ میرا ویٹ کرو میں ابھی آیا۔"

یہ کہہ کر وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتا وہاں سے چلا گیا جب کہ اس کے جانے سے حورین کی جان میں جان آئی اور اسکا دماغ جو ایک کے بعد ایک ہونے والے واقعات سے ماؤف ہو چکا تھا اس نے کام کرنا شروع کیا۔ اس نے اپنا عکس آئینے میں دیکھا تو حیران رہ گئی۔ کچھ پل تو اسے اس بات کا بھی شعبہ ہوا کہ سامنے موجود عکس کیا اسی کا ہے؟ اسے اب کایان کی بات کا مطلب سمجھ میں آیا تھا کہ اس نے کیوں کہا تھا کہ اگر وہ خود کو دیکھ لیتی تو کایان کے سامنے نہ جاتی۔ وہ فوراً واش روم میں گئی اور اپنا منہ دھویا اور باہر آکر سارے زیورات بھی اتار کر پھینک دیے اسے صوفے پر اپنا ڈریس

نظر آیا جو اس نے سحری کی شادی کے لیے خاص طور پر بنایا تھا۔اس نے وہ ڈریس پہن لیا اور دبے پاؤں وہاں سے نکل گئی پر جانے سے پہلے اس نے لپ اسٹک سے شیشے پر کچھ لکھا اور باہر نکل آئی۔اس نے ارد گرد دیکھا کوئی نہیں تھا۔وہ بڑے دھیان سے آگے بڑھ رہی تھی۔اسے نیچے کمرے میں سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔اور باہر کوئی گارڈ بھی نہیں تھا اسکا مطلب صاف تھا کی سب وہی ہیں وہ وہاں دبے پاؤں نکل کر بھاگ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈیڈ آپ بہت ظالم ہیں میرے حسین لمحوں میں آپ نے خلل ڈال دیا۔"

وہ اندر داخل ہوتے ہوئے منہ پھلائے کسی معصوم بچے کی طرح شکایت کرتے ہوئے بولا۔اس کے انداز پر وہ جو سیریس موڈ میں تھے مسکرانے پر مجبور ہوگئے پھر سنجیدہ انداز میں بولے۔

"شرم کرلو اور تھوڑا سدھر جاؤ اب شادی شدہ ہو۔ "

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"ڈیڈ میں سدھرا ہو تھا آپ کی بہو نے بگاڑ دیا۔ "

" آج میں نے دیکھ لیا تم کتنے سدھرے ہوئے ہو؟ تم نے جو کچھ بھی کیا بہت غلط کیا۔"

وہ اسی انداز میں بولے۔

"ڈیڈ میں اپنی محبت کو کھونا نہیں چاہتا تھا مجھے حورین کو اپنا بنانے کے لیے جو ٹھیک لگا میں نے کیا.... اور اس بارے میں آپ سب جانتے ہیں۔اگر آپ نے یہ سب بات کرنی ہے تو میں جاؤں پھر......؟"

اس کا جنون دیکھ کر وہ یہ بات پہلے ہی سمجھ چکے تھے کہ وہ لڑکی اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔وہ بات بدلتے ہوئے بولے۔

"نہیں بیٹھو....... مجھے تم سے ایک بات کہنی تھی امید ہے تم مانو گے۔ "

"جی ڈیڈ! آپ حکم کریں۔"

وہ خوش دلی سے بولا۔تو وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولے۔

"کایان اپنے حق کا غلط استعمال نہ کرنا۔ اپنے اس رشتے کو تم نے زبردستی اس پر مسلط کر دیا۔ پر اس رشتے کو تمہیں تھوڑا وقت دینا ہو گا۔ "

ان کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے وہ بولا۔

"ڈیڈ !ڈونٹ وری میں ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا۔ آپ کو مجھ سے اب کوئی شکایت نہیں ہو گی۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے ایک بیل کا بٹن پریس کیا۔ اس بیل کی آواز سے سارے گارڈز اس سے اجازت لے کر اندر داخل ہوئے اور اس کے پاس جمع ہو کر ادب سے سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔ تو وہ ان سے مخاطب ہوا۔

"آج سے اور ابھی سے تم لوگوں پر فرض ہے کہ تم اپنی مالکن کی ہر بات آنکھ بند کر کے مانو۔ اس کا دھیان رکھو اس کے ہر حکم کی تکمیل ویسے ہی کرو جیسے میرے حکم کی کرتے ہو۔ اپنی بیوی کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا اور اس بات کا خاص خیال رکھنا وہ گھر سے باہر نہ جائے ورنہ تم لوگوں کی خیر نہیں۔ جاؤ سب۔"

"جی سر" کہہ کر وہ لوگ وہاں سے چلے گئے جیلانی صاحب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے چھیڑتے ہوئے بولے۔

"واہ !اتنی فکر بیوی کی ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ مجھے ابھی سے کیوں لگ رہا تم جورو کے غلام بن کر رہو گے۔"

"کیا کروں ڈیڈ.......؟ بیٹا تو آپ کا ہی ہوں تو آپ پر ہی جانا تھا۔"

وہ شرارت سی آنکھ دباتے ہوئے بولا تو جیلانی صاحب قہقہہ لگا کر ہنس دیے اور بولے۔

"غلطی ہو گئی جو تمہیں اپنی اور تمہاری مما کی ساری سٹوری بتادی ..... چلو جاؤ اپنے کمرے میں۔ "

وہ انھیں گڈ نائٹ کہہ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

کمرے میں آ کر اس نے دیکھا کہ کمرہ خالی ہے اور لہنگا بیڈ پر رکھا ہوا ہے اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے پر پڑی جس پر لپ اسٹک سے لکھا تھا۔

"نکاح تو تم نے کر لیا پر اب ساری زندگی مجھے ڈھونڈنے میں نکال دینا۔ میں تمہیں کبھی نہیں ملوں گی۔ میری قربت کے لیے ترستے رہو گے تم۔"

اسکی تحریر پڑھ کر وہ باہر کی طرف بھاگا۔

"نعیم.......خان بابا ....شیرو ....کہاں مر گئے سب..............؟

اسکی غصے بھری آواز سن کر سب بھاگتے ہوئے ایک قطار میں آکر کھڑے ہوگئے اسکی آواز سن کر جیلانی صاحب بھی اس کے پاس آگئے۔

"تم لوگوں کے ہوتے ہوئے حور گھر سے کیسے باہر نکل سکتی ہے؟ کہاں مرے ہوئے تھے تم لوگ....؟ "

اسکی گرج دار آواز پر وہ سب ڈرے سہمے چُپ کھڑے رہے۔

" جاؤتم سب باہر ڈھونڈو اسے زیادہ دور نہیں گئی ہوگی اور کایان تم نے ہی انھیں بلایا تھا اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ "

اس سے پہلے کہ وہ ان پر اپنا قہر برساتا جیلانی صاحب نے ان سب کو وہاں سے بھیج دیا۔

"ڈیڈ! وہ ایسے نہیں جاسکتی...........؟ اس نے مجھے انڈر اسٹیمیٹ کر دیا۔ میں اسے کہیں سے بھی ڈھونڈلوں گا وہ بس میری ہے۔

اپنی بات کہہ کر وہ غصے سے کار کی کیز لے کر جانے لگا کہ اسے ولید کی کال آئی۔ اس نے کال ریسیو کی۔

" سر! ابھی ابھی بھابھی کو میں نے گھر کے پاس پولو گراؤنڈ میں دیکھا تھا۔ میں نے انھیں روکا پر وہ بھاگنے لگیں۔ ابھی وہ کسی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر جارہی ہیں میں بھی اسی گاڑی کے پیچھے ہوں۔"

ولید کی بات سن کر وہ ہلکی سی سمائل کے ساتھ بولا۔

"ویل ڈن ولید تم میرے وفادار ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ میرے بہترین دوست بھی ہو۔ اور آج تم نے یہ بات ثابت کر دی۔ مجھے اڈریس بتاؤ میں آرہا ہوں۔ "

ولید نے اڈریس بتایا تو وہ گاڑی کی طرف بڑھا جیلانی صاحب بولے۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔"

"نہیں ڈیڈ! آپ گھر پر ہی رہیں میں اکیلا جاؤں گا۔"

"تم جس طرح اسے لینے جارہے ہو مجھے تمہارے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے اسی لیے میں ساتھ جاؤں گا۔"

ان کی بات پر غصے میں ہوتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ وہ جیلانی صاحب کے ساتھ نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھاگتے ہوئے جب وہ تھک گئی تو تھوڑی دیر سانس کے لیے رکی کہ اچانک کوئی اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو کر اس سے مخاطب ہوا۔

ولید جو کایان کے ساتھ ہی رہتا تھا اس وقت گھر واپس جا رہا تھا جب اسے حورین نظر آئی وہ اس کے پاس آیا اور بولا۔

"بھابھی آپ یہاں؟ وہ بھی اکیلے؟ سر کایان بہت غصہ کریں گے گھر واپس چلیں" ....

وہ اسے کوئی بھی جواب دیے بغیر اسے دھکا دے کر وہاں سے بھاگی۔ وہ پہلے حیران ہوا پھر اس کے پیچھے بھاگا۔

اسے کوئی خبر نہیں تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے وہ بس بھاگ رہی تھی بھاگتے ہوئے اچانک وہ ایک گاڑی سے ٹکرا گئی۔

گاڑی والے نے عین وقت پر بریک لگالی اور وہ بچ گئی۔ گاڑی میں آمنہ اور زید تھے جو ہر جگہ حورین کو ڈھونڈ رہے تھے کیونکہ نہ وہ کال ریسیو کر رہی تھی نہ اسکی کوئی خبر تھی۔

حورین کو ایسے گاڑی کے آگے کھڑے دیکھ کر وہ دونوں باہر آئے آمنہ فکرمندی سے اس کی طرف بڑھی اور اسے گلے لگا کر بولی۔

"تھینک گارڈ تم ٹھیک ہو اور مجھے مل گئی ہم کب سے تمہیں ڈھونڈ رہے تھے۔ کہاں تھی تم...؟"

پھر وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"تم تو رباب کے ساتھ تھی....؟ تو پھر یہاں ایسے کیا کر رہی ہو؟ رباب کہاں ہے؟ تمہارا نمبر بھی بند ہے اور یہ ہاتھوں کو کیا ہوا......؟"

"وہ رباب کو جلدی تھی وہ مجھے واپس ہال چھوڑ کر چلی گئی میں تمہارے پاس آنے لگی تو راستے میں کچھ کتے تھی وہ مجھے دیکھ کر بھونکنے لگے اور میرے پیچھے پڑ گئے ان سے بھاگتے بھاگتے گر گئی اور چوڑیاں ہاتھ میں چُبھ گئی موبائل بھی کہی گر گیا۔"

وہ ہانپتے ہوئے بولی اور رونے لگ گئی وہ چاہتے ہوئے بھی آمنہ کو سچ نہ بتا سکی کہ کوئی اس کی بات کا یقین نہیں کرے گا سب اسے ہی غلط سمجھے گے۔

"پاگل رونا بند کرو۔ تمہیں کتنی دفعہ بولا ہے کہ اپنے ڈر پر قابو رکھو اور تمہیں میں نے منع کیا تھا چوڑیاں نہ پہنو پر تم میری نہیں سنتی سحری بھی ناراض ہو گئی اور تایا ابو کی بھی اتنی دفعہ کال آ گئی کی تم سے بات کرواؤں اور میں بہانے بناتی رہی اب چلو گھر چلے۔"

حورین کو ان لوگوں کے پاس دیکھ کر ولید وہی رک گیا جب وہ حورین کے ساتھ وہاں سے چلے گئے تو اس نے کایان کو کال کر کے سب بتا دیا اور گاڑی لے کر ان کے پیچھے آ گیا۔

وہ لوگ سیالکوٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ سارے راستے وہ اپنے ساتھ ہونے والے واقعات کے بارے میں سوچتی رہی اور بے آواز روتی رہی آمنہ یہی سمجھی کہ وہ سو رہی ہے۔ حورین کے دل میں کایان کے لیے نفرت، غصہ ڈر اور خوف سب کچھ بہت بری طرح قابض ہو چکا تھا پر سب سے زیادہ کایان کا خوف و ڈر اس کے دل و دماغ پر قابض تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی اس کے گھر کے باہر رکی۔ وہ اتر کر بھاگتے ہوئے اندر گئی اور ڈور بیل پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسے اس طرح کرتے دیکھ کر آمنہ بھی اس کے پیچھے آئی پر آنے سے پہلے اس نے زید کو بھیج دیا۔ وہ بھی آنا چاہتا تھا پر آمنہ نے اسے بھیجنا مناسب سمجھا۔

"کیا ہو گیا....؟ کون ہے.......؟ حوصلہ رکھو آ رہی ہوں۔"

حلیمہ بیگم نے جھنجھلا کر کہتے ہوئے دروازہ کھولا۔ باہر حورین کو دیکھ کر وہ غصے میں کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ حورین انھیں نظر انداز کرتی اندر آ کر جیلانی صاحب کی طرف بڑھی جو کہ مسلسل بیل کی آواز سے باہر ہال میں ہی آ گئے تھے۔ وہ ان کے گلے لگ کر زار و شور سے رونے لگی۔ حلیمہ بیگم بھی حیران و پریشان اسکی طرف بڑھیں وہ دروازہ بند کرنا بھی بھول گئیں آمنہ اندر آئی تو اپنی دوست کو ایسے دیکھ کر وہ بھی اس کے پاس آئی۔

"بیٹا.... حورین کیا ہوا.......؟ "

وہ پریشانی سے گویا ہوئے۔

"پاپا ۔۔۔۔۔۔۔وہ ۔۔۔۔میرے۔۔۔۔۔۔ساتھ۔۔۔۔۔۔پاپا۔۔۔۔۔۔مجھے" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹوٹی پھوٹی بات کرتے وہ بے ہوش ہو گئی۔

"یااللہ خیر"۔۔۔۔۔۔۔

حلیمہ بیگم کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

اپنی جان سے پیاری بیٹی کو ایسے دیکھ کر الیاس صاحب کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے انھوں نے اسے صوفے پر لٹایا اور ڈاکٹر عافیہ کو کال کی وہ تیز بخار میں دہک رہی تھی حورین کو چیک کرنے کے بعد انھوں نے فوری طور پر اسے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرنے کا کہا۔ ان لوگوں نے ایسے ہی کیا۔

کایان جو حورین کو لینے آیا تھا اسے اس طرح بے ہوش ہوتے دیکھ کر اندر بڑھنے لگا جب جیلانی صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا وہ حورین کے ماں باپ کو دیکھ کر خود بہت شاک میں تھے۔ انھوں نے اسے دروازے کے آگے بڑھنے ہی نہیں دیا اور کسی کی نظر میں آئے بغیر کایان کو وہاں سے لے گئے۔

"ڈیڈ آپ نے میری حور کی حالت نہیں دیکھی۔۔۔۔۔؟ مجھے کیوں وہاں سے لے آئے آپ؟ میں اسے لینے جا رہا ہوں۔"

کایان تھوڑا روڈلی بولا تو آج فرسٹ ٹائم وہ بھی اتنے غصے میں اس سے بولے۔

"تم کہیں نہیں جا رہے اس کی اس حالت کے ذمہ دار صرف تم ہو۔ اب تم اسے اور تکلیف نہیں دو گے نہ میں تمہیں ایسا کرنے دوں گا۔۔۔۔۔چلو گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ڈیڈ آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں اسے لیے بغیر میں ہر گز نہیں جاؤں گا۔۔۔"

وہ ضدی انداز میں بولا۔

"کایان اس دفعہ میں تمہاری ایک بات بھی نہیں سنوں گا۔ "

"وہ میری بیوی ہے ڈیڈ میں نہیں جاؤں گا اسے لیے بغیر۔"

اپنی بات کہتے ہوئے کایان نے ان کی طرف دیکھا ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔

"ڈیڈ آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

"کایان ابھی بس یہاں سے چلو ساری باتیں بعد میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

انھوں نے نم لہجے میں کہا۔ وہ ان کے گاڑی میں آکر بیٹھ گیا کہ اتنے میں انھیں گھر کے باہر ایک ایمبولینس رکتے نظر آئی جس میں وہ لوگ حورین کو لے گئے۔ کایان بے چین ہونے لگا وہ لب بیچے وہی بیٹھا رہا۔ اسکی حالت دیکھ کر جیلانی صاحب بولے۔

"کایان گاڑی ہاسپٹل کی طرف لے جاؤ۔ پر جلد بازی میں اب کچھ بھی غلط نہ کرنا بس اسے دیکھ کر ہم واپس چلے جائے گے۔"

کایان نے بغیر کچھ کہے گاڑی ایمبولینس کے پیچھے لگادی۔ وہ کشمکش میں مبتلا تھا کہ اس کے ڈیڈ کی آنکھوں میں آنسو کیوں ..... اور اس کی حور کو کیا ہوا.......؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے جب جیلانی صاحب بولے۔

"جاؤ اسے دیکھ آؤ میں گاڑی میں جاکر تمہارا ویٹ کرتا ہوں۔"

"تو آپ میرے ساتھ نہیں آئے گے؟"

"نہیں ابھی نہیں... میں اس سے ابھی نہیں مل سکتا تم جاؤ۔"

وہ افسردہ لہجے میں بولے۔

"ڈیڈ آپ جائیں۔ میں حور کے پاس ہی رہوں گا۔"

"پر تم یہاں کیسے رہ سکتے ہو جبکہ اس کے پیرنٹس بھی یہی ہیں.... ؟ کایان کوئی پریشانی کھڑی مت کرنا۔"

ان کے پوچھنے پر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"ڈیڈ! ڈونٹ وری میں کایان زرار ہوں میرے لیے یہ سب بہت آسان ہے آپ پریشان نہ ہوں میں ہرگز ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا جس سے کسی کو بھی کوئی پریشانی ہو۔ آپ بے فکر ہو کر گھر جائے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دو دن سے مسلسل بخار سے دہک رہی تھی اسے ہوش بھی نہیں آرہا تھا بے ہوشی میں بھی اس کے منہ سے یہی الفاظ نکلتے کہ "اسے اپنے پاپا پاس جانا ہے..."

کایان نے اپنے اسٹیٹ کا استعمال کرتے ہوئے حورین کو اس روم میں شفٹ کروادیا جس کا دوسرا دروازہ دوسرے روم میں بھی کھلتا تھا جس میں اس وقت کایان تھا۔

حورین کے پاس کبھی حلیمہ بیگم رکتیں.......تو کبھی الیاس صاحب........ آمنہ بھی روز اسے دیکھنے آتی۔ جب بھی وہ روم میں اکیلی ہوتی کایان اس کے پاس آکر بیٹھ جاتا اور بس اسے دیکھتا رہتا .....

بے ہوشی کے عالم میں بھی کایان کے کلون کی خوشبو اسے محسوس ہوتی اور وہ بری طرح ڈر کر بے ہوشی میں بولنے لگتی جس سے اس کے طبیعت مزید خراب ہونے لگتی اور وہ وہاں سے چلا جاتا۔ حورین کو ہوش نہیں آرہا تھا وہ ڈاکٹر عافیہ کے پاس گیا۔ ڈاکٹر عافیہ ہی حورین کا ٹریٹمنٹ کر رہی تھیں۔ کایان کی پوزیشن اور سٹیٹ کی وجہ سے سب اس سے اچھے سے واقف تھے اور جب انھیں پتہ چلا کہ وہ کایان زرار کی بیوی ہے تو انھوں نے اس کے ٹریٹمنٹ میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔

"ڈاکٹر حور کو ہوش کیوں نہیں آرہا..؟"

وہ فکر مندی سے گویا ہوا تو وہ بولیں۔

" سر ان کے دل میں کسی بات کا خوف بیٹھ گیا ہے اور اسی خوف کی وجہ سے ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ وہ خود ہوش میں نہیں آنا چاہ رہیں۔ "

"ہمم ٹھیک ہے مجھے پتہ ہے کہ اسے کیسے ہوش میں لانا۔"

اپنی بات کہہ کر وہ حورین کے پاس آگیا۔ آج اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے گا۔ پر دن کا وقت تھا اور حورین کے پیرنٹس باہر ہی تھے۔ اس نے ڈاکٹر کا کوٹ پہنا اور منہ کو ماسک سے کور کر کے روم میں آیا اور حورین کے پاس بیٹھ گیا ایک ہاتھ میں اسکا ہاتھ پکڑا اور دوسرے ہاتھ اس کے گال پر رکھ کر پیار سے بولا۔

"حور...... حور ... ... اٹھ جاؤ اب....بہت دیر آرام کر لیا............. مسز کایان زرار اٹھ جائیں.......... دیکھیں میں آپ کو لینے آیا ہوں.... حور... حور"........

بے ہوشی میں اسے کایان کی آواز سنائی دے رہی تھی اور اس کے کلون کو خوشبو اس کی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی۔ اسے لگا اس کا وہم ہے پر وہی آواز بار بار آنے پر وہ چیختی ہوئی اٹھ گئی۔

"ن.ہ.. نہیں......پا...پا.........وہ" ....

اسکی آواز سن کر جیلانی صاحب اور حلیمہ بیگم بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور کایان اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

"نہ......نہیں......ایسے.........نہیں.........کرو..........مجھے......گھر......جانا......ہے......پاپا..........وہ......مجھے .... لے......جائے....گا" ......

وہ جذباتی ہو رہی تھی وہ اسے سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔ جب وہ نہ سنبھلی تو حلیمہ بیگم نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور غصے سے اسے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولیں۔

"بتاؤ کس کے ساتھ منہ کالا کر کے آئی ہو جو یہ حالت بنا رکھی ہے...؟ "

کایان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"حلیمہ" ....

الیاس صاحب کا ہاتھ اٹھتے اٹھتے رہ گیا۔ وہ غصے سے دھاڑے۔

اپنی ماں کی بات سن کر وہ رونا بھول کر انھیں دیکھنے لگی۔ الیاس صاحب نے اسے گلے سے لگا لیا اور غصے سے چلائے۔

"چلی جائیں یہاں سے۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ غلط کر جاؤں۔ "

وہ وہاں سے چلی گئیں۔

کایان بھی غصے سے وہاں سے چلا گیا۔ اسے خود پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے حورین کی یہ حالت ہے۔

"پاپا.........میں....نے کچھ نہیں...کیا.........یہ سب....اُس......کیا......اس نے...میرے....ساتھ.....زبردستی.... نکاح" ....

اس نے روتے ہوئے جیلانی صاحب کو سب بتا دیا۔ جسے سن کر انکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ انھوں نے اپنی بیٹی کو بہت سنبھال کر رکھا تھا پر پھر بھی اس کے حصے میں دُکھ آ ہی گیا۔ ان کو اس شخص پر غصہ بھی آ رہا تھا اور اپنی بیٹی کے لیے دکھ بھی ہو رہا تھا پر ان سب کے ساتھ ان کو اس بات کی تسلی تھی کہ ان کی بیٹی کی عزت محفوظ ہے۔

حلیمہ بیگم جو دروازے کے باہر کھڑی تھیں انھوں نے بے اختیار اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا کہ انکی بیٹی کی عزت محفوظ ہے۔ جیسا انھوں نے سمجھا تھا ویسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئیں اور حورین کو گلے لگا کر بولیں۔

"میری.....بیٹی........ مجھے معاف کرنا جو میں نے وہ سب کہا۔ اگر میں ایسا نہ کرتی تو تم میں کبھی ہمت نہ ہوتی سچ بولنے کی اور ہمیں سب بتانے کی۔ میں جانتی ہوں میری بیٹی کچھ غلط نہیں کر سکتی۔"

حلیمہ بیگم نے اسے اپنی ممتا کے آنچل میں لے لیا۔ وہ کب سے ان کی ممتا، ان کے پیار کے لیے ترستی رہی تھی اور آج اسے اس کی ماں نے محبت سے سمیٹ لیا تھا۔

جو کچھ بھی حورین کے ساتھ ہوا وہ ان کے لیے بہت تکلیف دہ تھا پر انھوں نے حورین کو سنبھالا اور اسکی ہمت بنے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور" ....

وہ اپنے شوہر کے ساتھ بازار سے ضروری سامان لے کر ابھی گھر میں داخل ہونے ہی لگیں تھی کہ انھیں کسی کی آواز سنائی دی۔ وہ اس آواز کو پہچانتی تھیں۔ ان کے قدم وہیں تھم گئے۔ انھوں نے حیرت سے اپنے پیچھے دیکھا تو ان کا یقین غلط ثابت نہیں ہوا وہ ان کے جان سے عزیز بھائی ہی تھے۔

انھوں نے بے اختیار انھیں پکارا۔

"بھائی جان" ....

یہ کہہ کر وہ بھاگتے ہوئے ان کے گلے لگ گئیں جس سے وہ اتنا عرصہ دور رہیں تھیں۔

"نور..... کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں........ اپنی بھائی کو کس جرم کی سزا دی تم نے........؟ کیوں اتنا عرصہ دور رہی مجھ سے......؟ اتنا کچھ اکیلے کیسے سہا ایک دفعہ اپنے بھائی کو بتاتی تو صحیح" .....

وہ کچھ نہ بولیں بس ایسے ہی روتی رہیں۔ تو ان کے شوہر بولے۔

"آپ اندر آئے بھائی اندر چل کر بات کرتے ہیں۔"

وہ تینوں ڈرائینگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔ نور ابھی بھی اپنے بھائی کے شفقت بھرے سائے میں بیٹھی تھی۔

"نور.... کیوں چلی گئی تم اپنے گھر سے......؟ "

"بھائی جان! وہ میرا گھر نہیں تھا وہ آپ کا اور بڑی مما کا گھر تھا میرا گھر تو کوئی تھا ہی نہیں۔ مجھے تو بس ٹھوکریں کھانے کے لیے اور ذلیل ورسوا ہونے کے لیے اس دنیا میں بھیجا گیا تھا۔"

وہ افسردگی سے بولیں۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہو نور.....؟ "

" صحیح کہہ رہی ہوں بھائی جان...... ساری زندگی بے قصور ہوتے ہوئے بھی میں نے سزا کاٹی۔-----۔شادی شدہ ہوتے ہوئے بھی پاپا نے چُھپ کر ماما سے شادی کی اس میں میرا کیا قصور تھا؟ میری ماں کو بھی اندھیرے میں رکھا اس میں میرا کیا قصور تھا؟؟؟؟؟؟ میرے پیدا ہوتے ہی ماما مجھے چھوڑ کر چلی گئیں اس میں میرا کیا قصور تھا؟؟ پاپا نے مجھے بڑی مما کے حوالے کیا انھوں نے ہمیشہ مجھے نفرت سے دھتکارا۔ تب بس آپ ہی تھے جس نے مجھے محبت دی۔ مجھے پیار دیا میرا خیال رکھا مجھے بھائی نہیں باپ بن کر پالا۔ آپ نے مجھے کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ میں بہت خوش تھی پر میری یہ خوشی زیادہ دیر نہیں رہی۔ بڑی مما نے آپ کو پڑھائی کے لیے باہر بھیج دیا۔------ آپ کے جانے کے بعد بڑی مما نے مجھے دھکے دے کر گھر سے باہر نکال دیا اور آپ کی قسم دی کہ میں کبھی آپ سے رابطہ نہ کروں تو ایسے میں میں کیسے آپ کے پاس آتی؟؟؟؟؟؟؟ آپ سے بات کرتی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ میرے پاس نانی اماں کے گھر کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں تھا میں وہاں بھی سکون سے نہ رہ اس گھٹیا انسان نے میری زندگی برباد کر دی۔ ان سب میں میرا کیا قصور تھا مجھے کس گناہ کی سزا دی گئی........؟"

جیلانی صاحب کے والد مصطفیٰ نے چُھپ کر ایک مڈل کلاس لڑکی سے شادی کر لی جس کی بس ماں حیات تھیں۔ اللہ نے انھیں بیٹی سے نوازا پر ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے چھوٹی سی نور کو اپنی پہلی بیوی افشا کے حوالے کیا زرار جیلانی کی عمر اس وقت دس سال تھی وہ اس ننھی سی بچی کو دیکھ کر بہت خوش ہوا جبکہ افشا بیگم نے خوب واویلا مچانے کے بعد خاموشی اختیار کر لی۔ پر ان کے دل میں بس نور کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس کے والد کا انتقال ہو گیا اور وہ نور کو جیلانی صاحب کے حوالے کر گئے۔ انھوں سے بھائی سے بڑھ کر ایک ماں باپ کی طرح نور کی پرورش کی اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھا ایسے ہی پندرہ سال گزر گئے اور جیلانی صاحب کا اپنی بہن کے لیے پیار بڑھتا

گیا۔ افشا بیگم سے یہ سب دیکھا نہ گیا انھوں نے جیلانی صاحب کو پڑھائی کے لیے باہر بھیج دیا۔ اب انھیں روکنے والا کوئی نہیں تھا انھوں نے نور پر بے تحاشہ ظلم کیے۔ نور ہر زور اپنے بھائی سے بات کرتی پر اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم کا ذکر بھی نہ کرتی وہ جانتی تھی کہ اس کے بھائی جان سب چھوڑ کر اس کے پاس آ جائے گے۔ وہی ان کی ملاقات رومیسہ سے ہوئی جس سے انھیں محبت ہو گئی انھوں نے سب سے پہلے نور کو بتایا اس نے رومیسہ سے بات کی اور اپنے بھائی کو بتایا کہ وہ اسے پسند آئی ہیں۔ حالات کچھ ایسے ہو گئے کہ انھیں جلدی میں اس سے شادی کرنی پڑی۔ دوسری طرف افشا بیگم کا ظلم و ستم حد سے تجاوز کر گیا انھوں نے دھکے دے کر اسے گھر سے نکال دیا اور اسے جیلانی صاحب کی قسم دی کہ وہ اس سے دوبارہ کبھی رابطہ نہیں کرے گے۔ اس کے پاس جانے کو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا سوائے اپنی نانی جان کے وہ ان کے پاس گئی اور وہی رہنے لگی دن گزرتے گئے نور کو اپنے چچازاد سے محبت ہو گئی اور وہ بھی نور سے بے انتہا محبت کرتا تھا گھر والوں نے ان کی شادی پکی کر دی۔ گھر کو چلانے کے لیے وہ جاب کرتی تھی ان کی زندگی ہنسی خوشی گزر رہی تھی کہ ان کی زندگی میں امین لغاری آیا جس نے ان کی زندگی تباہ کر کے رکھ دی۔

"بیگم صاحبہ آپ کی زندگی میرے ہوتے ہوئے کیسے تباہ ہو سکتی ہے؟ میں تا عمر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔"

ماحول کو تھوڑا نارمل کرنے کے لیے وہ مزاحیہ انداز میں بولے۔

جیلانی صاحب کافی عرصہ نور کو تلاش کرتے رہے پر وہ انھیں نہیں ملیں اور آج اچانک وہ اس طرح انہیں ملیں۔ وہ رنج و غصے سے چور لہجے میں بولے۔

"نور میں تو تمہارا بھائی ہوں۔ ایک دفعہ مجھے بتایا ہوتا سب۔ میں سب چھوڑ کر تمہارے ساتھ تمہارے پاس ہوتا۔ جب تمہیں میرے ساتھ کی ضرورت تھی تو خود کو اور مجھے کیوں محروم رکھا؟ مجھے کسی باہر والے نے سب بتایا مجھے تم نے کیوں کچھ نہیں بتایا۔۔۔؟ اور مجھے چھوڑ گئی.....؟ تمہارے گناہ گار کو سزا دینے کے لیے میں نے قانون کا سہارا لیا پر تم موجود نہیں تھی وہ بچ گیا میں اسے اسی وقت جان سے مار دیتا پر وہ سزا اس کے لیے کافی نہ ہوتی اسی لیے میں اپنے بیٹے کی شادی اس کی بیٹی سے کروانے کا سوچا۔ میں جانتا تھا کایان کو یہ شادی اور رشتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں اور اسی وجہ سے وہ کبھی یہ رشتہ نہیں بنائے گا اور اپنی بیٹی کو ایسے دیکھ کر وہ تل تل مرے گا اور اس کو اپنے گناہوں کی سزا ملے گی پر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا سب کچھ اُلٹ ہو گیا وہ امین کی بیٹی ہی نہیں تھی اس کے بھائی کی بیٹی تھی جسے وہ پال رہا تھا اس کی

اپنی کوئی اولاد نہیں اور کایان کو بھی کسی اور لڑکی سے محبت ہو گئی اور اس نے اس لڑکی کی مرضی کے بغیر اس سے شادی کر لی۔ جانتی ہو وہ لڑکی کون ہے......؟"

ان کی اس بات پر دونوں نے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا تو وہ بولے۔

وہ لڑکی اور کوئی نہیں تمہاری حورین ہے۔۔۔۔۔"

ان کے الفاظ نے جیسے ان کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی وہ دونوں بے یقینی سے جیلانی صاحب کو دیکھ رہے تھے الیاس صاحب نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اور انھیں غصے سے دیکھتے ہوئے بولے۔

" آج آپ کے بیٹے کی وجہ سے میری حورین کی یہ حالت ہے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا۔ "

جیلانی صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ ان کے سامنے جوڑے اور بولے۔

" میں ہاتھ جوڑ کر تم دونوں سے معافی مانگتا ہوں۔ مجھے اور میرے بیٹے کو معاف کر دو۔ میں اپنی جان سے عزیز بہن کے دکھ کی وجہ بنا میں تم سے"........

حلیمہ نور اور الیاس صاحب نے بیک وقت ان کے ہاتھ پکڑے۔ حلیمہ بیگم اپنے بھائی کو ایسے نہیں دیکھ سکتی تھیں اور نہ ہی الیاس صاحب حالانکہ وہ آج ان سے پہلی دفعہ مل رہے تھے پر حلیمہ بیگم سے جتنا انھوں نے سنا تھا ان کے بارے میں اس وجہ سے انہیں یہی لگ رہا تھا جیسے وہ برسوں سے انھیں جانتے ہیں۔

بھائی آپ ہمارے بڑے ہیں۔ آپ ایسے ہاتھ نہ جوڑے۔ میرے ساتھ ساتھ آپکی نور کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ الیاس صاحب کی بات سن کر وہ اس سے بغل گیر ہو کر بولے۔

"میری بہن بہت خوش قسمت ہے جو اسے تمہارے جیسا ہمسفر ملا جو ہر برے حالات سے گزر کر بھی اپنی بیوی کے ساتھ کھڑا ہے اس کے ڈھال بن کر۔ "

"پر میں کبھی کایان کو معاف نہیں کروں گا اس نے میری بیٹی کے ساتھ جو کیا وہ غلط کیا۔"

الیاس صاحب اٹل لہجے لہجے میں بولے۔ تو جیلانی صاحب خاموش رہے۔

فضا میں چھائی خاموشی کو حلیمہ بیگم کی آواز نے توڑا۔

"بھائی جان حورین کی قسمت میں یہ سب ہونا لکھا تھا۔ کسی کے دل سی نکلی آہ خالی نہیں جاتی۔"

اور پھر حلیمہ بیگم نے انہیں جو بات بتائی اسے سن کر اس دفعہ جیلانی صاحب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈیڈ مجھے ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں حور سے محبت کرتا ہوں وہ میری بیوی ہے میری عزت تو میرے لیے باقی کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔"

وہ دونوں آفس میں بیٹھے تھے۔ جیلانی صاحب نے اسے ساری بات بتادی جسے کایان نے خاموشی سے سنا اور جواب دی۔ اس کے جواب نے جیلانی صاحب کو مطمئن کر دیا انھوں نے فخر اور خوشی سے سرشار ہو کر اسے گلے لگالیا اور بولے۔

"آج تم نے یہ کہہ کر میری اتنی بڑی پریشانی دور کر دی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دنوں میں وہ سنبھل گئی اور اس نے دوبارہ سے جاب پر جانا شروع کر دیا۔ وہ سکول آئی تو ماحول میں عجیب سی گہما گہمی کا سماتھا وہ نظر انداز کرتے ہوئے سٹاف روم میں آگئی ابھی وہ اندر آئی ہی تھی کہ آمنہ فوراً اس سے گلے ملی اور بولی۔

"شکر ہے تم آگئی میں تو بوریت سے بس فوت ہی ہونے والی تھی۔"

وہ بس مسکرا دی تو آمنہ خوشی سے رازداری کے انداز میں اس کے کان میں بولی۔

"تمہیں پتہ ہے ہمارا اسکول سیل (sale) ہو گیا۔۔۔"

"سیل (sale) تو یہ پچھلے دو سال سے ہو رہا ہے اس میں نئی بات کیا ہے؟"

وہ نارمل انداز میں بولی۔

"نہیں پاگل اس دفعہ سچ میں سیل (sale) ہو گیا ہے اور تو اور یہ بھی سننے کو ملا ہے کہ وہ نیو سٹاف نہیں رکھے گے اسکا مطلب ہماری جاب بالکل سیو (save) ہے۔"

آمنہ کا جوش دیکھ کر وہ بولی۔

"تو اس میں اتنا خوش ہونے والی کون سے بات ہے تم تو ایسے خوش ہو رہی ہو جیسے پرنسپل کی سیٹ تمہیں مل گئی ہو۔"

" نگمی دیکھ پہلے ڈائریکٹر کو تو یہ لوگ بے وقوف بنا لیتے تھے پر اس دفعہ بات اور ہے۔ہمارے نیو سر کافی ایجوکیٹڈ بھی ہیں اور بہت بڑا بزنس ہے انکا تو اب ثمارہ، ماہ جبین اور میم کا کیا بنے گا۔۔۔؟"

وہ شرارت سے بولی۔

" تمہیں اتنی انفارمیشن کیسے ملی....؟"

حورین نے حیرانگی سے پوچھا تو وہ شرارت سے بولی۔

"بی بی جی تمہیں پتہ ہے مجھے ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔بس اس بات کی فکر ہے کہ کہیں وہ زیادہ ظالم ہوئے تو........؟"

"ہمیں ان سب سے کیا مطلب؟ ہمیں بس اپنے کام سے اور جاب سے مطلب ہونا چاہیے۔ان تینوں کے انڈر بھی تو اپنا ہر کام ایمانداری سے کیا اور آگے بھی ویسے ہی کریں گے اونر(owner) جو بھی ہو۔ "

"وہ بات تو میں جانتی ہوں یار۔وہ لوگ ایک سال کا کنٹریکٹ بھی سائن کروا رہے ہیں۔ "

"تو کر دیتے ہیں۔ہم نے کون سا جاب چھوڑنی ہے۔ابھی نہ ایسا تمہارا ارادہ ہے نہ میرا۔"

خورین نے بے فکری سے کہا۔

پھر آیا ماں انھیں بلانے آئیں کہ میم نے ان سب کو اپنے آفس بلایا تھا وہ سب لوگ گئے اور ایک سال کا کنٹریکٹ سائن کر دیا۔جس میں کچھ نئی باتیں شامل کی گئی تھیں جیسے کہ ان کو جاب سے نکالنے کا حق صرف اس کے مالک کے پاس ہے۔ان کی اجازت کے بغیر نہ کسی کو وہ لوگ جاب دے سکتے ہیں اور نہ ہی نکال سکتے ہیں۔کوئی بھی employee ان کی اجازت کے بغیر جاب نہیں چھوڑ سکتا ایسا کرنے کی صورت میں انھیں بھاری جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

ان دونوں کو ان سب باتوں سے فرق نہیں پڑتا تھا بلکہ ان کنڈیشن سے کو پڑھ کر وہ لوگ خوش ہوئے تھے۔

وہ سب لوگ وہاں سے جانے لگے جب ماہ جبین نے حورین کو روک لیا اور بولی

"اتنے دن کہاں پر تھی تم......؟"

"میری طبیعت خراب تھی اسی لیے نہیں آئی۔ "

"ایسی کون سی طبیعت خراب تھی تمہاری جو تم نے اتنی چھٹیاں کیں؟"

ثمارہ نے طنزیہ انداز میں کہا تو وہ ضبط کر گئی جبکہ آمنہ غصے سے بولی۔

"ڈاکٹر کی رپورٹس اور سرٹیفکیٹ میم کے سامنے ٹیبل پر رکھی فائل میں موجود ہیں آپ سکون سے تسلی کر لے اور دیکھ لیں کہ کیا وجہ تھی۔ چلو حورین یہاں سے۔ "

آمنہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آئی۔ اس نے حورین کی طرف دیکھا۔ جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ جب سے وہ ٹھیک ہوئی تھی اس میں کافی چینج آگیا تھا وہ بات بات پر روتی نہیں تھی اور بہت کم ہنستی جیسے اس کے سارے جذبات مر گئے تھے۔ اس نے اتنا خود کو سنبھالا وہ بھی بس اپنے پیرنٹس کے لیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حورین کے جانے کے بعد تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ الیاس صاحب بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے اور ساتھ چائے پی رہے تھے حلیمہ بیگم نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک وجیہہ نوجوان کھڑا تھا۔ وہ کنفیوز ہو گئی اور پوچھا

"جی بیٹا آپ کون...؟ کس سے ملنا ہے؟"

"میں کایان زرار حیدر........ آپ کی بیٹی کا شوہر" ......

اس کے تعارف کروانے کے انداز اور الفاظ پر انہوں نے تعجب اور حیرانگی سے کایان کو دیکھا۔ اس نے اتنے کانفیڈنس سے خود کو حورین کا شوہر کہہ کر متعارف کروایا۔ اس کے تعارف سے وہ سمجھ گئی کہ وہ کون ہے؟ وہ ان کے بھائی جان کا بیٹا تھا اور اس حوالے سے وہ انھیں بہت عزیز تھا۔

کایان بچپن سے ہی اپنے پاپا سے اپنی پھوپھی جان کے بارے میں سنتا آیا تھا اور اس کے دل میں ان کے لیے محبت کے ساتھ ساتھ عزت بھی تھی۔ حلیمہ بیگم نے اسے گلے لگا لیا۔

"میرا بچہ..... میرے بھائی کا بیٹا .... باہر کیوں کھڑے ہو اندر آؤ۔"

حلیمہ بیگم اسے اندر لے آئیں کایان کو یہ تھا کہ وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کر گئیں پر ان کے برتاؤ سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ان کے لیے ان کے بھائی اور اس سے جڑے ہر رشتے کی کتنی اہمیت ہے۔

"حلیمہ کون آیا ہے........؟"

الیاس صاحب کے پوچھنے پر وہ بولیں۔

"الیاس دیکھے کایان آیا ہے بھائی کا بیٹا۔"

الیاس صاحب غصے سے کھڑے ہو گئے انھوں نے کایان کی طرف دیکھا تو کچھ پل کے لیے اس کی سحر انگیز شخصیت نے انھیں گنگ کر دیا۔ پر پھر غصے سے بولے۔

" یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے ساتھ اتنا کچھ کرنے کے بعد یہاں آنے کی؟ "

" یہاں میں اپنی حور کو لینے آیا ہوں۔"

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے پر سکون لہجے میں بولا۔ اس کی بات سن کر ان کا پارہ ہائی ہو گیا۔

" وہ تمہارے ساتھ کہیں نہیں جائے گی۔ دوبارہ میری بیٹی کا نام بھی نہ لینا اور جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ میں سارے لحاظ بھول جاؤں۔"

" الیاس یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں...؟ وہ بھتیجا ہے میرا اور اس گھر کا داماد بھی حالات جو بھی تھے آپ آرام سے بیٹھ کر بات کریں حورین کی زندگی کا سوال ہے۔"

حلیمہ بیگم انھیں ٹوکتے ہوئے بولیں۔ تو وہ غصے سے بولے۔

" تو حورین بھی ہماری بیٹی ہے۔ اس کی حالت تمہارے سامنے تھی پھر بھی تم ایسی باتیں کر رہی ہو.....؟ میں حورین کو اس شخص کی وجہ سے اور تکلیف پہنچتے نہیں دیکھ سکتا اور نہ حورین کو میں اس کے ساتھ کہیں جانے دوں گا۔ "

" انکل! حور میری بیوی ہے اور میں اسے کبھی تکلیف پہنچانے کا نہیں سوچ سکتا اور رہی بات ساتھ لے جانے کی تو میں اسے اپنے ساتھ کسی بھی قیمت پر لے کر جا سکتا ہوں۔ مجھے نہ آپ روک سکے گے اور نہ ہی کوئی اور پر میں اس دفعہ ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ میں یہاں آرام سے بیٹھ کر بات کرنے آیا ہوں۔ میں حور کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں پر تب جب آپ کی مرضی اس میں شامل ہو گی۔ "

اسکا انداز سادہ تھا پر لہجے میں چٹانوں سی مضبوطی اور پختہ یقین تھا کہ وہ نہ صرف اس کی بات سنے گے بلکہ سمجھے گے بھی۔

اسکی بات سن کر وہ دونوں بھی بیٹھ گئے پھر کایان نے اپنی بات شروع کی اور ان کے سامنے اپنے دل کا حال کھول کر رکھ دیا۔ پھر اس کے بعد بولا۔

"میں حور کو کھونا نہیں چاہتا تھا اسی لیے میں نے یہ سب کیا۔ میں جانتا ہوں میں نے جو کیا وہ غلط تھا پر میرا ارادہ غلط نہیں تھا۔ حور میری روح میں بستی ہے اس کے بغیر میں اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے بغیر ایک منٹ بھی رہنا میرے لیے کسی صدی سے کم نہیں۔ آپ حور کو میرے ساتھ رخصت کر دیں میں اسکا بہت خیال رکھوں گا۔"

اسکی آنکھیں اور اس کا لہجہ اس کے سچے جذبات کی گواہی دے رہے تھے اس کی بات سن کر وہ بولے۔

میں اس بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ تم جاؤ یہاں سے۔ حور بھی آنے والی ہے میں نہیں چاہتا وہ تمہیں یہاں دیکھے اور اگر تمہارے جذبات میں سچائی ہے تو جب تک کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تم حورین سے دور رہو گے۔ "

"میری باتوں سے آپ کو اچھے سے اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں اس سے دور نہیں رہ سکتا۔ "

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا تو الیاس صاحب بھی اسی کی طرح سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئے۔

"وہ تمہیں رہنا ہی پڑے گا کیونکہ تمہارے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے۔

آپشن میرے پاس بہت ہیں پر حور کے لیے میں کچھ بھی ایسا ویسا نہیں کرنا چاہتا جس سے اسے مزید تکلیف ہوں۔"

وہ انھیں بہت کچھ باور کروا گیا۔

حلیمہ بیگم انھیں قائل کرتے ہوئے بولیں۔

"الیاس آپ بات کو سنبھالنے کے بجائے اسے بگاڑ کیوں رہے ہیں.....؟ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ حورین کی آنے والی زندگی کے بارے میں کچھ سوچے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اس کے بعد بھی وہ یہاں آیا صرف حورین کے لیے تو آپ اس کے ساتھ ایسے برتاؤ کیسے کر سکتے ہیں......؟"

وہ کایان کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں گویا ہوئے۔

"بیگم آپ اپنے بھتیجے کے پیار میں اتنا آندھی ہو گئیں کہ آپ کو اپنی اولاد کی تکلیف نظر نہیں آ رہی...؟ میری بیٹی نے ہنسنا چھوڑ دیا۔ اسکی خوشی اس کی شرارتیں سب کھو سی گئیں اور یہ سب صرف اس شخص کی وجہ سے اور ان سب کے لیے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا۔"

آخر میں ان کا لہجہ نم ہو گیا۔ کایان نے سرد سانس ہوا میں خارج کی اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا وہ حورین کے لیے ان کی محبت سمجھ سکتا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ جو بھی ہوا آپ اس کے لیے مجھے اتنی جلدی معاف نہیں کریں گے پر اس بات کا بھی یقین ہے آپ مجھے معاف ضرور کریں گے۔ جیسے میں حور کے لیے آپ کی محبت کو سمجھتا ہوں ویسے ہی جب تک میں آپ کو اپنی محبت کا یقین نہیں دلا دیتا میں حور سے دور رہوں گا اس کے سامنے بھی نہیں آؤں گا۔ میں ابھی تو جا رہا ہوں پر روز آؤں گا جب تک آپ اپنا فیصلہ میرے حق میں نہیں سنا دیتے۔"

یہ کہہ کر وہ حلیمہ بیگم سے مل کر وہاں سے چلا گیا۔

اسی طرح دس مہینے گزر گئے وہ زور الیاس صاحب کے پاس آتا انھیں اپنی محبت کا یقین دلاتا۔ آخر کار ان کا پتھر دل بھی موم ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لوگ summer vacations کے بعد جب سکول آئے تو سکول کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔ ہر جگہ ٹائلز لگی ہوئی تھیں۔ ساری کلاسز میں Ac اور نیو ول فرنشڈ فرنیچر تھا۔ ڈائریکٹر کا آفس مکمل طور پر چینج ہوا تھا۔ آفس کی دیواریں ساری گرے کلر کی تھیں اور ان پر لائٹ گرے اور وائٹ کرنٹ لگے تھے درمیان میں شیشے کا بڑا سا ٹیبل رکھا تھا اور اس کے سامنے والی دیوار پر بڑی سی LED لگی تھ جس میں سب کیمروں کی مدد سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ لیفٹ وال پر بڑا سا بلیک کلر کا بک ریک تھا۔ اس کے بعد کمرے میں بہت آرام دہ اور جدید طرز کے صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ہر چیز بہت خوبصورت تھی۔ ان سب کو یہ آفس بہت پسند آیا خاص کر حورین اور آمنہ کو۔ ان کی پرنسپل نے اسی آفس میں انکی ایک میٹنگ رکھی۔ جس میں انھوں نے دو دن بعد نیو ڈائریکٹر کے آنے کا بتایا اور ان کے welcome کی ساری تیاری انھوں نے حورین، آمنہ اور سرار حم کو دی۔ ارحم کا نام سن کر حورین کا منہ بن گیا کیونکہ اسے وہ پسند نہیں تھا اور نہ ہی اسکا دیکھنا۔ حورین کو اسکی نظریں اپنے بدن کے آر پار ہوتے محسوس ہوتی تھیں۔ وہ اس کے ساتھ کام کرنے کو راضی ہی نہیں تھی پر آمنہ نے اسے راضی کیا اور کہا کہ اس نے کچھ بھی کہا تو وہ اسکا منہ توڑ دے گی جسے سن کر وہ مسکرا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان تینوں نے اپنی ذمہ داری کو بڑے احسن طریقے سے پورا کیا اور ڈائریکٹر کے ویلکم کی بہت اچھی تیاری کی۔ ارحم نے بہت دفعہ کوشش کی حورین سے بات کرنے کی پر آمنہ نے ایسا ہونے نہیں دیا۔ وہ سچ میں اس کی ایک مخلص دوست تھی۔

"حورین یار جلدی آؤ سر آنے والے ہیں۔ میم نے ہمیں ریسیپشن ایریا پر پہنچنے کا کہا ہے اور یہ بُکے بھی پکڑو۔"

آمنہ سٹاف روم میں آکر حورین سے بولی جو پیپر پر کچھ لکھ رہی تھی۔ گرے کلر کی شاٹ فراک کے ساتھ کیپری گلے میں ہارٹ شیپ پینڈنٹ اور ائیر رنگز بالوں کو باندھا ہوا تھا اور میک اپ سے پاک چہرہ وہ بہت حسین اور ڈیسنٹ لگ رہی تھی۔ آمنہ اس کی تعریف میں بولی۔

"کمال لگ رہی ہو۔ بس ایک چیز کی کمی ہے۔"

حورین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو اس نے حورین کے بال کھول دیئے اور بولی۔

"یہ پرفیکٹ ہے"

آمنہ میرا کیچر واپس دو۔ میں نے بال نہیں کھولنے۔"

وہ جھنجلاہٹ سے بولی کیوں کہ وہ جانتی تھی آمنہ اسکی بات نہیں سنے گی۔

"نہ بی بی جی نہ ایسے ہی چلو اور جب سر کو بُکے دینے جاؤ تو دھیان سے جانا کہیں سر تمہیں دیکھ کر بے ہوش ہی نہ ہو جائے۔"

وہ شرارت سے بولی۔ وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"آمنہ ایسے مزاح مجھے پسند نہیں تو پلیز نہ کیا کرو۔"

"ٹھیک ہے بس اب یہی سننے کو رہ گیا تھا پتہ نہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے تم بہت چینج ہو گئی ہو حورین۔"

آمنہ اداسی سے بولی تو وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا بس وہ سر ارحم سے ٹکرا گئی تھی تو اسی وجہ سے موڈ آف ہے۔ میم سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے کیونکہ میم اپنے بیٹے کے خلاف کچھ نہیں سن سکتیں۔"

آخر میں اس کا لہجہ بے زاری سے بھرا ہوا تھا۔

"مس حورین میم نے کہا ہے کہ میں اور آپ ساتھ میں سر کا ویلکم کریے گے۔"

وہ ابھی بات کر ہی رہیں تھ کہ ارحم ان کے پاس آکر بولا۔

اس کے نظریں حورین پر جمی ہوئی تھیں۔ جن میں بس حوس تھی وہ سر سے پیر تک اسکا جائزہ لے رہا تھا۔ اس کے دیکھنے سے حورین نے جھرجھری لی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا منہ نوچ لے۔ وہ ایسا کر بھی دیتی اگر وہ پہلے والی حورین ہوتی پر اس ایک واقعے نے اس کی خود اعتمادی اسکی ہمت اسکا غرور سب ختم کر کے رکھ دیا تھا اور اس کی جگہ ڈر بھر گیا تھا۔ اس نے خود کو مصروف کر رکھا تھا اور اس بات کو اپنے دل و دماغ سے نکال دیا تھا کہ اس کا سامنا کبھی اس انسان سے ہو گا پر ان سب کے باوجود بھی اس کے دل میں خوف بھرا ہوا تھا۔

"حورین میرے ساتھ کھڑی رہے گی آپ مس ثمارہ کے ساتھ سر کو ویلکم کریے گے۔ رہی بات میم کی تو ان سے میں بات کر لوں گی اب جائے یہاں سے۔"

آمنہ کافی بدتمیزی سے بولی۔

"دیکھ لوں گا تمہیں۔

وہ غصے سے وہاں سے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سکول کی بلڈنگ کچھ اس طرح بنی ہوئی تھی کہ مین گیٹ کے بعد گراؤنڈ تھا اور ایک طرف پارکنگ ایریا تھا۔ گراؤنڈ کی لفٹ سائیڈ پر گرلز اور رائٹ سائیڈ پر بوائز کی اینٹریس تھی اور سینٹر سے پیرنٹس اور باقی سٹاف کی اینٹرینس تھی۔ اس کے بعد ریسیپشن ایریا تھا جس کے دائیں جانب پہلے ڈائریکٹر کا آفس تھا اس کے بعد پرنسپل آفس اور اس سے تھوڑا آگے بائیں جانب اکاؤنٹ آفس تھا۔ اس ایریا کے بعد گلاس ڈور تھا جس کی دوسری جانب کلاسز تھیں۔ سارا سٹاف ایک لائن میں کھڑا تھا۔ حورین اور آمنہ سب سے آخر میں کھڑے تھے جان بوجھ کر تا کہ اسے ارحم کے ساتھ نہ کھڑا ہونا پڑے۔

جیسے ہی گاڑی آ کر رکی اس میں سے باوردی گارڈز آ کر نکلے اور ایک قطار میں کھڑے ہو گئے جسے دیکھ کر آمنہ حورین کے کان میں بولی۔

"بڑا پروٹوکول ہے بھئی ہمارے سر کا اب ذرا جلدی سے اپنی شکل بھی دیکھا دیں ہم بھی دیکھیں کہ کیا ہستی ہے جو اتنے پروٹوکول کے ساتھ آ رہی ہے.....؟ "

اس کی بات پر حورین اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔

وہ گاڑی سے اترا۔ اس کے اترتے ہی گارڈز نے ریسپشن کا دروازہ کھولا جیسے ہی اس نے اپنے قدم اندر رکھے اس کے کلون کی خوشبو پھیل گئی۔ وہ اس خوشبو کو کیسے بھول سکتی تھی......؟ حورین نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا کایان اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے دیکھنے پر اس نے ہلکی سی قاتلانہ سمائل کی۔ جو کافی لوگوں کا چین و قرار لے گئی۔

حورین حیرت سے کنگ رہ گئی اس نے دو تین دفعہ اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں جیسے یہ اس کا کوئی ڈراونہ خواب ہے۔

آمنہ اسے دیکھ کر فوراً پہچان گئی وہ انسان ہی ایسا تھا جسے کوئی پل بھر بھی دیکھ لے تو وہ اسے ساری عمر یاد رکھے گا۔ آمنہ بولی۔

"حورین یہ تو وہی ہے نہ جس کی شادی پر ہم غلطی سے گئے تھے....؟

حورین ڈر اور خوف کے مارے کانپتے ہوئے بولی۔

"نہیں.......ایسے..............؟

"حورین یہ تو وہی ہے نہ جس کی شادی پر ہم غلطی سے گئے تھے....؟

حورین ڈر اور خوف کے مارے کانپتے ہوئے بولی۔

"نہیں.......ایسے............؟

اسکی آواز اتنی آہستہ تھی کہ آمنہ کو بھی سنائی نہ دی پر اس کے ہلتے لب سے کایان نے اس کی کہی بات سمجھ لی۔ اس کی قاتلانہ مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔ کایان کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اسکی ہمت جواب دے گئی وہ ہوش حواس سے بیگانہ ہو کر گر گئی۔ آمنہ نے اسے سنبھالا اور اس کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ کر اس کا چہرہ تھپتھپا کر اسے پکارنے لگ گئی باقی سب لوگ بھی اسکی طرف بڑھے۔

"حورین............حورین............اٹھو............حورین ...."

کایان لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اس کے پاس آیا اسے آتا دیکھ کر سب نے خود ہی راستہ چھوڑ دیا۔ کایان نے حورین کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور ولید سے مخاطب ہوا۔

"ولید ڈاکٹر کو کال کرو اور انہیں فوراً آنے کا کہو۔"

"جی سر......."

ولید نے اسی وقت ڈاکٹر کو کال کی جبکہ وہ حورین کو لے کر اپنے آفس میں آیا اور اسے صوفے پر لٹا دیا۔ سب لوگ اپنے

نئے مالک کی اس حرکت پر بہت حیران تھے پر سب نے اسے ان کا اچھا اخلاق سمجھ کر اگنور کیا۔ ولید ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا اور وہ سب لوگ بغیر اجازت اس کے آفس میں آ گئے۔ اسے اس وقت صرف اپنی حور کی فکر تھی باقی کسی بات پر اسکا دھیان نہیں گیا۔

وہ گھٹنوں کے بل صوفے کے پاس بیٹھ کر اس کا گال تھپتھپانے لگا اس کی پورا جسم برف کی طرح ٹھنڈا تھا وہ بولا۔

"اٹھو"............."Get up"..........

آمنہ نے پاس پڑا پانی کا جگ اٹھایا اور گلاس میں پانی ڈال کر حورین کے پاس لائی جسے کایان نے اس سے لے کر حورین کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

وہ اپنے گھر میں تھی اپنے پاپا کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھی۔ پھر آمنہ اور سحرش آئیں وہ اس کے منع کرنے کے بعد بھی اسے اپنے ساتھ لے گئیں۔ باہر رونق تھی ہجوم تھا۔ سب لوگ بہت خوش تھے وہ بھی ان کے ساتھ باتیں کرتے پتہ نہیں کہاں آ گئی۔ اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔ ہر طرف اندھیرا تھا اور وہ تنہا تھی خوف کے مارے اس کے حلق سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ اچانک کسی نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے زبردستی کہیں لے جانے لگا اس کے پاپا سے دور اس کی دوستوں سے دور۔ اس نے ہڑبڑاتے ہوتے آنکھیں کھول دیں۔ خود پر جھکے کایان کو دیکھ کر وہ فوراً اٹھ کر خود میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔ کایان کی جان میں جان آئی۔ وہ اٹھا اور اے سی آن کر دیا۔ آمنہ نے بھی سکھ کا سانس لیا۔ آمنہ اس کے پاس آئی اور پوچھا۔

"حورین تم ٹھیک ہو نا......؟"

وہ اس کے گلے لگ گئی اور چور نظروں سے کایان کو دیکھتے ہوئے نم آواز میں بولی۔

"آمنہ مجھے گھر جانا ہے....."

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی کایان بولا۔

"ابھی آپ تھوڑی دیر ریسٹ کرے۔ ڈاکٹر ایک دفعہ آپ کو چیک کر لے پھر آپ چلی جانا۔ اس کا لہجہ نرم تھا پر اس کے چہرے پر سختی کے آثار تھے وہ دوبارہ وہی بات بولنے لگی پر کایان کا دھیان باقی سٹاف پر گیا جو اس کے آفس میں کھڑے تھے وہ غصے سے بولا۔

"آپ لوگ میری اجازت کے بغیر میرے آفس میں کیا کر رہے ہیں..؟ آپ سب میں مینرز نام کی چیز نہیں...؟ یہ مینرز ہیں آپ کے؟ ایسے منہ اٹھا کر کسی کے بھی آفس میں آ جانا؟ get out from here دوبارہ میری اجازت کے بغیر یہاں کوئی قدم بھی نہ رکھے۔"

سب معزرت کرتے، شرمندہ سے وہاں سے چلے گئے۔ آمنہ بھی جانے لگی پر حورین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا جسے کایان نے بھی دیکھا۔ آمنہ نے کایان کی طرف دیکھا اس کے دیکھنے پر وہ بولا۔

"آپ ان کے پاس ہی رک جائیں۔"

اتنے میں ولید نے دروازے پر دستک دی اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر وہ ڈاکٹر عافیہ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ یہ وہی ڈاکٹر تھیں جنہوں نے پہلے بھی حورین کا علاج کیا تھا۔ انھیں چھوڑ کر ولید خود باہر چلا گیا ڈاکٹر نے اسے چیک کیا۔ اس کا بی پی (BP) بہت low تھا۔ وہ کایان کے پاس آئیں اور کہا کہ

"سر ان کا بی پی بہت ڈاؤن ہے اور شاید انھوں نے کچھ کھایا بھی نہیں۔ انھیں کچھ کھلا کر یہ میڈیسن دی دیجئیے گا۔ شام تک ٹھیک ہو جائے گیں اور کیا میں آپ سے بات کر سکتی ہوں..؟"

کایان ان کے ساتھ چلا گیا اور جانے سے پہلے حورین کے لیے ولید کو کھانا لانے کا کہہ گیا۔

"دیکھیں سر مجھے معلوم ہے کہ مجھے آپ کے ذاتی معاملات کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے پر یہ آپ کی بیوی کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس کا ڈر ختم کریں آپ اگر چاہتے ہیں کہ وہ مکمل طور پر ٹھیک ہو جائے تو اس کے لیے آپ کو ان کے دل میں چھُپے خوف اور ڈر کو ختم کرنا ہو گا ورنہ کل کو کچھ بھی ہو سکتا۔ ان کے ذہن پر اس چیز کا بہت برا اثر پڑ سکتا ہے۔ ہاسپٹل میں بھی ان کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ آئندہ ایسا نہ ہو اس کے لیے آپ ان کے اعتماد کو بحال کریں۔"

کایان نے خاموشی سے ڈاکٹر کی بات سنی۔ اپنی بات کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئیں۔ جبکہ کایان جانتا تھا اسے کیا کرنا۔ جس طرح اس کے دل میں یہ ڈر بیٹھا تھا ویسے ہی اسے نکالنا تھا۔

وہ دوبارہ آفس میں آیا تو حورین آمنہ کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی اور آمنہ اس کا سر دبا رہی تھی۔ کایان کو آتا دیکھ کر وہ اٹھنے لگی پر آمنہ نے اسے اٹھنے نہ دیا۔

"ابھی ولید کھانا لے کر آجاتا۔ آپ انہیں کھانا کھلا کر یہ میڈیسن دے دینا۔"

تھوڑی دیر بعد ولید کھانا لے کر آگیا۔ آمنہ کے نمبر پر بار بار کال آرہی تھی جسے وہ نظر انداز کر رہی تھی۔ اس نے زید کو میسج کیا کہ وہ حورین کے ساتھ ہے پر اسکا میسج آیا کہ اس کی بہنوں اور اس کے ممانے اس سے بات کرنی ہے۔ میسج کرنے کے بعد دوبارہ اس کی کال آگئی تو کایان بولا۔

آپ باہر جاکر آرام سے کال سن لیں یا موبائل آف کر دیں اس کی آواز سے ڈسٹربنس ہو رہی ہے۔"

کایان حورین سے بات کرنے کے لیے، اسے محسوس کرنے کے لیے تڑپ رہا تھا پر آمنہ کی موجودگی اور اسکی طبیعت کی وجہ سے خود پر قابو رکھ رہا تھا۔

وہ معزرت کرتے وہاں سے چلی گئی اس کے جاتے ہی وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولا۔

"کیا قسمت ہے میری جس لڑکی پر میں دل و جان سے مرتا ہوں وہ ہی مجھ سے دور بھاگتی ہے،ڈرتی ہے اور اسی وجہ سے اپنی یہ حالت بنالی۔ Trust me حور میں برا نہیں ہوں بس تم سے عشقِ جنوں کر بیٹھا ہوں۔"

اس بات کا حورین نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ وہ خود میں اور سمٹ گئی تو وہ بولا۔

"مجھ سے اتنی دور کیوں بھاگ رہی ہو؟ شوہر ہوں تمہارا......"

اس کی بات پر وہ ڈرتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولی۔

"...ز....برد.... ستی۔۔۔۔۔۔کے............"

اس کی بات پر وہ مسکراتی آنکھوں کے ساتھ سنجیدہ تاثر لیے بولا۔

چاہے جیسے بھی شوہر تو شوہر ہوتا ہے نا............ خیر اب کیسی طبیعت ہے تمہاری.....؟"

"ٹھیک.........ہوں.......میں" ....

وہ اٹکتے ہوئے بولی۔ پھر ہمت کرتے ہوئے ذہن میں آیا سوال پوچھ لیا۔ پر انداز وہی تھا ڈرا سہا اور اٹکتا ہوا۔

"آپ..........یہاں..........کیسے..................؟"

اس کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا پر اس کے لہجے میں نرمی کے ساتھ ساتھ انداز میں سنجیدگی اور غرور تھا پھر ساتھ وہی قاتلانہ انداز جو مقابل کو زیر کر دے۔

"تو مسز کایان یہ جاننا چاہتی ہیں کہ میں ان تک کیسے پہنچا.........؟ جبکہ وہ مجھے بڑی دیدہ دلیری سے چیلنج کر کے آئی تھیں کہ میں انھیں ڈھونڈ تا رہوں گا۔"

اس کی بات پر اس نے سر جھکالیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی وہاں سے بھاگ جائے۔ اس نے ایسی ہی کوشش کی وہ اٹھ کر وہاں سے بھاگنے لگی پر کایان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس اس کی جگہ پر بیٹھایا اور صوفے کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھے اور اس پر جھکتے ہوئے سخت لہجے میں گویا ہوا۔

"دوبارہ مجھ سے دور بھاگنے کی یا میری مرضی کے بغیر کہیں بھی جانے کی غلطی کی تو وہ حال کروں گا کہ یاد رکھو گی۔ تمہارے ہر کام میں میری اجازت اور مرضی دونوں شامل ہونا لازمی ہے۔ یقین مانو میں غصّے کا کتنا برا ہوں یہ تم نہیں دیکھنا چاہو گی۔ اسی لیے ایسا کچھ کیا تو اس دفعہ میں معاف نہیں کروں گا۔"

اس کی بات سن کر اس کے اوسان خطا ہو گئے وہ جو یہاں سے بھاگنے کے منصوبے بنا رہی تھی سب دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اوپر سے کایان اس کے اتنا قریب کھڑا تھا کہ ذرا سی حرکت سے اس کے لب اسے چھو لیتے۔ خوف کے مارے اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے اور اس کا رنگ زرد پڑنے لگا۔ اس کے دل کی بے ہنگم ہوتی تیز دھڑکنوں کی آواز وہ با آسانی سن رہا تھا۔ اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر وہ اپنی ساری حسرتوں کو بھلا کر اپنی بات کہہ کر پیچھے ہو گیا۔

وہ چیئر حورین کے سامنے رکھ کر بیٹھ گیا اور کھانے کا نوالہ اس کے منہ کی طرف لے کر گیا۔ حورین تھوڑا پیچھے ہو گئی اور بولی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے کایان کی طرف دیکھا جس کی نظروں میں واضع تنبیہ تھی۔ اس کو دوبارہ منع کرنے کا انجام وہ جانتی تھی اسی لیے چپ چاپ منہ کھولا تو کایان نے نوالہ اس کے منہ میں ڈالا اور ساتھ اپنی بات شروع کی۔

"تم نکاح کے بعد مجھے چھوڑ کر وہاں سے بغیر بتائے آگئی اور بڑے مزے سے مجھے چیلنج بھی کر آئی کہ میں ساری زندگی تمہیں ڈھونڈ تا رہوں گا اور تم مجھے کبھی نہیں ملو گی اور یہ بھی کہا کہ میں تمہاری قربت کے لئے ترستا رہوں گا۔

یہ کہہ کر وہ اس کے مزید قریب ہوا کہ اب ان میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں شاید یہ خوش فہمی تھی کہ تم مجھ سے چھپ سکتی ہو مجھ سے دور بھاگ سکتی ہوں اور میں تمہیں اتنی آسانی سے خود سے دور جانے دوں گا تمہیں بھول جاؤں گا۔پر یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔تمہاری اس غلطی فہمی کو میں اسی وقت دور کر دیتا پر تمہاری بگڑتی حالت نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔"

"م...ط.....مطلب.........؟"

حورین نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے کہا۔

"مطلب یہ کہ مائے ڈیر وائفی میں اسی وقت تمہیں ڈھونڈ لیا تھا اور تمہارے گھر کے باہر کھڑا تھا پر تمہاری حالت کی وجہ سے ڈیڈ مجھے وہاں سے لے گئے۔جب تک تم ٹھیک ہو کر گھر نہیں چلی گئی میں تمہارے ساتھ ہی رہا تھا۔تمہاری بگڑتی طبیعت کی وجہ سے میں اتنی دیر تم سے دور رہا تمہیں وقت دیا تا کہ تم ہمارے رشتے کی حقیقت کو تسلیم کر سکو۔مجھے لگا تھا اتنا وقت بہت ہو گا تمہارے لیے پر یہاں آکر اب محسوس ہو رہا ہے کہ تم تو اس رشتے کو فراموش کر کے اپنی دنیا میں مگن ہو۔پر اب میں آگیا ہوں نا تمہیں سب کچھ یاد دلا دوں گا اس طرح کے تمہیں میرے علاوہ کچھ بھی یاد نہیں رہے گا اور رہی تمہاری قربت کی بات تو وہ مجھے نہ تم روک سکتی ہو اور نہ کوئی اور..."

یعنی اسے بے ہوشی میں بھی جو کایان کی موجودگی کا احساس ہوتا تھا وہ اس کا وہم نہیں تھا۔اس کا مطلب وہ انسان سچ میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔اس کے دل میں مزید خوف نے جگہ بنالی۔

نیپکن سے اس کا منہ صاف کرنے کے بعد اس نے حورین کو میڈیسن دیں جو اس نے بغیر کچھ کہے کھالیں۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟"

اس کے پوچھنے پر وہ بولی۔

"میں.......ٹھیک.........ہوں.........میں.......گھر.........جاؤں......اب......؟"

اس کا انداز پہلے کی طرح ہی ڈرا سہا ہوا تھا اسی کیفیت میں وہ بے دردی سے اپنے لب کچل رہی تھی اس کا یہ عمل کایان کو بہکا رہا تھا۔خود کو بعض رکھتے ہوئے اس نے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے حورین کے لبوں کو اس کے دانتوں کی گرفت سے آزاد کیا اور بولا۔

"ان پر اتنا ظلم نہ کرو۔یہ کرنا بس میرا حق ہے۔چلو باہر سب کو اپنی حسین بیوی سے متعارف کرواؤں۔جس کے لیے

میں یہاں آیا ہوں اسے تو سب سے ملواؤں۔"

اس کی بات پر وہ گھبرا گئی۔

"ن..ہ.....نہیں.....پلیز..........میں.....یہ سب.....نہیں...فیس....کر...سکتی......پلیز......"

"حورین آخر مسئلہ کیا ہے....؟"

وہ جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولا

اس کے پوچھنے پر حورین نے اسے التجائی نظروں سے دیکھا پر اس میں بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔کایان سمجھ گیا پر وہ چاہتا تھا کہ حورین بولے۔اس سے اپنے دل کی بات کہے۔اسی طرح اس کے دل میں چھپا غبار اور خوف کم ہو گا۔

"تم بیوی ہو میری.....جائز رشتہ ہے ہمارا۔تم کس وجہ سے اس رشتے کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی.....؟اتنا عرصہ تم سے دور رہا کہ تم اس رشتے کو دل سے قبول کرو پر تم سب کے سامنے بھی اس رشتے کو جھٹلانا چاہ رہی ہوں....؟میں تمہیں ایسا کبھی بھی نہیں کرنے دوں گا۔سب کو بھی تو پتہ چلے کایان زرار کی بیوی کون ہے.....؟"

اس کی باتیں سن کر حورین کو غصہ بھی آرہا تھا اور ساتھ بے بسی بھی محسوس ہو رہی تھی۔اپنی ساری ہمت مجتمع کر کے وہ بولی۔

"میں...کس....کس....کو....صفائیاں......دیتی.....رہوں....گی.....سب....مجھے.....غلط......کہے....گے۔"

"تم دنیا کی پرواہ کیوں کر رہی ہو؟اور میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہیں غلط نہیں کہہ سکتا" ..

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔حورین پھر سے بولی۔

"دیکھیں...پلیز.....ابھی......نہیں........آپ......جو بولے گے میں کروں گی۔لیکن پلیز ابھی سب کو لاعلم ہی رہنے دیں۔"

بے دھیانی میں اس نے وہ بول دیا جو وہ بولنا نہیں چاہتی تھی۔

"سوچ لو......."

کایان بڑی دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا وہ بات کر چکی تھی اور وہ اپنی بات سے مکر نہیں سکتی تھی۔

"جی سوچ لیا۔"

وہ سر جھکائے مدھم آواز میں بولی اس کا دل زور سے دھک کر رہا تھا یہ سوچ کر کہ پتہ نہیں اب کایان کیا کہے گا۔ ہزاروں سوچیں اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے میں جب بھی بلاؤں جہاں بھی بلاؤں جتنی دفعہ مرضی بلاؤں تم سب چھوڑ کر میرے پاس آؤ گی۔"

کایان کی بات سن کر جہاں اسے سکون ملا۔ وہی اسکی بات سن کر وہ کشمکش میں بھی پڑ گئی اور اسی کشمکش میں وہ پھر اپنے لب کچل رہی تھی۔

"یہ.............سب................"

"دیکھو مسز تم سے دوری میں برداشت نہیں کر سکتا پر تمہاری خوشی کے لیے تم سے اتنی دیر دور رہا پر اب اور نہیں۔ مجھے کچھ بھی غلط کرنے پر مجبور نہ کرنا اور نہ میرے ساتھ کبھی غلط بیانی یا جھوٹ بولنا۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے حورین کو ایک بہت نفیس ڈائمنڈ کا بریسلیٹ پہنا دیا۔

"یہ میں ہر وقت تمہارے ہاتھ میں دیکھو۔"

اس کے انداز میں صاف وارننگ تھی مسلسل حورین کو اپنے لب کچلتا دیکھ کر اس کا ضبط جواب دے گیا اس نے حورین کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے اور خود کو سیراب کرنے لگا۔ حورین نے اسے دھکا دے کر پیچھے کرنا چاہا مگر کایان نے اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سے الگ ہوا تو حورین پھولی ہوئی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے بولی

"بہت...برے.......ہیں......آپ I hate you"...

یہ کہہ کر وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی۔ اتنے میں دروازہ نوک ہوا اور آمنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

"But I love you"

کایان حورین کی بات کا جواب دے کر سیدھا ہوا اور آمنہ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ اندر آ کر اس نے حورین کو روتے ہوئے دیکھا تو فوراً پریشانی سے اس کی طرف بڑھی اور پوچھا۔

"حورین کیا ہوا.......؟"

اس کی بات کے جواب میں وہ بس اتنا بولی۔

"آمنہ مجھے گھر جانا ہے.........."

"ٹھیک ہے چلو پر اس میں اتنا رونے والی کون سی بات ہے.......؟"

آمنہ اسے لے کر جانے لگی جب حورین کے دماغ میں کایان کی کہی بات آئی کہ اس کے ہر کام میں کایان کی اجازت اور مرضی شامل ہونا لازمی ہے۔ جاتے جاتے وہ رکی اور پیچھے مڑ کر کایان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا کچھ پل کے لیے وہ اسکی ساحر آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی کر بیٹھی پر اسی پل نظریں جھکا کر پوچھا۔

"میں جاؤں گھر......؟"

اس کے اس طرح پوچھنے پر جہاں آمنہ کو حیرت ہوئی وہی کایان کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری جسے اس نے کمال مہارت سے چھپالیا۔ وہ اپنے لہجے کو سنجیدہ رکھتے ہوئے بولا۔

"جی جائیں........."

اس کی اجازت ملتے وہ آمنہ کا ہاتھ پکڑ کر جلد سے باہر نکل آئی۔

باہر سارا اسٹاف کھڑا اسی کا منتظر تھا۔ اس کے باہر آتے ہی سب نے اس کا حال پوچھا اور بہت سے لوگوں کے دلوں میں سوال تھا کہ کیا سر واقعی میں سب کے لیے اتنے مہربان ہیں.....؟ وہ وہاں سے جانے لگی جب ثمارہ نے اسے طنزیہ انداز میں کہا۔

"کیا بات ہے سر کے آتے ہی ان پر ڈورے ڈالنا شروع کر دیا.......؟ ظاہر سی بات ہے کوئی اتنا امیر اور ہینڈسم ہو تو کون چھوڑتا ہے.....؟"

اس کی بات پر کچھ لوگوں نے ناگوار سے اسے دیکھا اور کچھ نے اسے شک کی نظروں سے اور کچھ ثمارہ کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

"میری حورین آپ کی طرح گری ہوئی نہیں ہے۔ آپ ہر ایک کو اپنی طرح نہ سمجھا کریں۔"

آمنہ کے غصے سے بولنے پر سب چپ کر گئے۔

"آمنہ سینئر ہے وہ تمہاری تمیز سے بات کرو ثمارہ نے کچھ اتنا غلط بھی نہیں کہا جو تمہیں مرچی لگ رہی ہے۔"

ماہ جبین کچھ بولے بغیر کیسے رہ سکتی تھی۔۔۔؟ حورین کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔

"تمیز مجھے آپ لوگ نہ ہی سکھائے تو بہتر ہے۔ آپ لوگوں میں جتنی تمیز ہے اور آپ کس قابل ہیں سب جانتی ہوں۔"

آمنہ نے بد تمیزی سے کہا۔

"اوبی بی زیادہ اڑنے کو ضرورت نہیں۔ اپنے لہجے کو درست رکھوں۔"

میم کی مداخلت پر آمنہ تلخی سے بولی۔

"میم سب کچھ ہم پر ہی کیوں فرض ہے کبھی اپنی چہیتی ٹیچر ز پر بھی غور کر لیا کریں۔"

آمنہ کچھ بھی سنے بغیر حورین کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔ جب کہ کایان اپنے آفس کے دروازے کے پاس کھڑا سب سن رہا تھا اس کا خون کھول رہا تھا اس نے ولید کو کال کی اور کہا۔

"ولید! مجھے تین لوگوں کے بارے میں معلومات چاہیے ایچ اینڈ ایوری تھنگ جتنی جلدی ہو سکے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ حورین کو لے کر سٹاف روم میں آئی اور غصے سے بولتے ہوئے لا کر سے اپنا اور حورین کا بیگ نکالنے لگی۔

"تمہیں پتہ نہیں کب سمجھ میں آئے گا کہ لوگوں کی باتوں کا منہ توڑ جواب دیں تو ان کے منہ بند ہوتے ہیں لیکن نہ جی تم تو منہ میں گھنگھرو ڈال کر چپ چاپ کھڑی ہو جاتی ہو۔ حد ہوتی ہے ہر بات کی۔"

آمنہ نے زور سے لا کر کا دروازہ بند کیا اور حورین کے پاس آئی جو رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی۔

آمنہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں تمہیں کہا تھا کہ دھیان سے زرا یہ نہ ہو سر تمہیں دیکھ کر بے ہوش ہی ہو جائے پر یہاں تو تم ہی بے ہوش ہو گئی۔ سر تمہیں اتنے پیارے لگے کیا...؟"

اس کی بات پر حورین کے سامنے کایان کی ساحر آنکھوں کا نقش ابھرا۔ خود کو بعض پرست کرتے اس نے غصے سے آمنہ کو دیکھا اور اسے بازو پر ایک تھپڑ رسید کیا۔

"یار مار تو نہ...سچ ہی بولا اسی لیے تو آنے سے پہلے تم نے اسپیشلی سر کی پرمیشن لی۔"

وہ اپنا بازو سہلاتے ہوئے بولی۔

"وہ......ہم.......ان کے ایمپلائی ہیں تو ان سے پوچھ کر ہی جانا تھا....؟"

حورین اسے گھورتے ہوئے بولی۔

آمنہ کا مقصد پورا ہو گیا تھا وہ بس حورین کا دھیان دوسری باتوں سے ہٹانا چاہتی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی۔

"میں بس مزاح کر رہی ہوں ایسے کھا جانے والی گھوریوں سے نہ نوازو مجھے۔ میں جانتی ہوں سر میریڈ ہیں۔"

اس کی بات پر حورین نے حیرانگی سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ یاد نہیں ہم غلطی سے سر کی شادی پر چلے گئے تھے.....؟"

"آمنہ گھر چلے......؟"

اس کی بات سے حورین کے سامنے وہ تلخ لمحات ابھرے۔ حورین نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا اور اپنا بیگ لے کر باہر آ گئی۔

"آپ دونوں گھر کیسے جائے گئیں؟"

وہ لوگ ریسیپشن ایریا سے گزر رہے تھے جب کایان کی آواز پر ان دونوں کے قدم تھم گئے۔

دونوں نے پیچھے مڑ کر کایان کو دیکھا جو بالکل سپاٹ چہرہ لیے ان کے سامنے کھڑا تھا۔اس کی روب دار اور اعلیٰ پرسنیلٹی دیکھ کر آمنہ جیسی کانفیڈنٹ لڑکی بھی کنفیوز ہو گئی۔

"سر......وہ...کیب کروا کر.."

"کیب کیوں....؟"

"سر وہ اس وقت وین والے انکل نہیں آئے گے۔"

آمنہ کنفیوز سے انداز میں بولی۔

"چلیے میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں۔ آپ کی فرینڈ کی طبیعت نہیں ٹھیک۔"

اس کی آفر پر آمنہ اور حورین نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔اپنے سر کی اس آفر سے آمنہ نے حیرت سے

کایان کو دیکھا کہ ان پر اتنی مہربانی اور پھر حورین کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی.... حورین نے آمنہ کو دیکھ کر آنکھوں اور سر کی ہلکی سی جنبش سے نہ کا اشارہ کیا جسے کایان کی زیرک نظروں نے دیکھ لیا۔

وہ آگے بڑھ دیا جس کا صاف مطلب تھا کہ وہ لوگ اس کے پیچھے چلے۔ مجبوراً انھیں کایان کے ساتھ جانا پڑا۔ سارا راستہ خاموشی سے گزرا۔ انھیں کایان کو راستہ بھی سمجھانا نہ پڑا۔ اس نے گھر کے عین سامنے گاڑی روکی اور وہ دونوں اتر کر اپنے گھر چلی گئیں۔ کایان آخر تک حورین کو جاتا دیکھتا رہا۔

"حورین سر کو ہمارے گھر کا راستہ کیسے پتہ ہے.....؟"

"جا کر انہی سے پوچھ لو۔"

آمنہ کے پوچھنے پر وہ منہ بنا کر بولی اور اپنے گھر گیٹ کھول کر اندر چلی گئی جبکہ آمنہ بھی سب نظر انداز کرتی اپنے گھر چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گھر آکر وہ سارا دن اپنے کمرے میں بند رہی۔ کھانا کھانے بھی باہر نہیں آئی۔ الیاس صاحب جب واپس آئے تو انھوں نے حورین کا پوچھا تو حلیمہ بیگم پریشانی سے بولیں۔

"حورین جب سے واپس آئی ہے اپنے کمرے میں بند ہے۔ میں کتنی دفعہ گئی پر وہ نہ کھانا کھا رہی ہے نہ باہر آرہی ہے۔ آپ اس سے پوچھے اسے کیا ہوا ہے...؟ آپ کو ضرور بتا دے گی۔"

"بیگم آپ مجھے اسی وقت فون کر دیتی میں آجاتا میری بیٹی کب سے بھوکی ہے۔"

وہ بھی پریشان اور فکر مند ہو گئے۔ پھر وہ حورین کے کمرے میں گئے جو چِت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں گم ہے۔ الیاس صاحب نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا حورین نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں جیسے اپنے آنسوؤں پر پل باندھ رہی ہو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تو وہ فکر مندی سے بولے۔

"بیٹا کیا ہوا ہے؟ تم نے کھانا بھی نہیں کھایا اور سارا دن کمرے میں بند رہی..؟ کوئی پریشانی ہے تو اپنے پاپا کو بتاؤ۔"

حورین نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے ان کے شفیق ہاتھوں پر بوسہ دیا۔ اپنے اندر چل رہے تذبذب کو دباتی وہ بولی۔

"پاپا! اگر کبھی ایسا ہو کہ میں چاہنے کے باوجود بھی آپ کو کوئی بات نہ بتا سکوں؟ آپ سے چھپاؤں تو....؟"

وہ پیار سے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولے۔

"اور ایسا بلا کیوں ہو گا.....؟"

"پاپا.... وہ ایک بات ہے...... میں چاہتی ہوں بتانا پر ...."

حورین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا بات کرے۔ کیسے بات کرے پر الیاس صاحب بھی اس کے باپ تھے اس کی رگ رگ سے واقف تھے۔ اس کے دل کا حال سمجھتے تھے۔

" یہ بات اس انسان کے بارے میں تو نہیں جس کی وجہ سے میری بیٹی نے ہنسنا چھوڑ دیا اور ابھی تک راتوں کو ڈر کر اٹھ جاتی ہے....؟"

الیاس صاحب کے درست اندازے پر حورین نے انھیں دیکھا پر خاموش رہی۔ وہ دوبارہ بولے۔

"حورین تم اپنے دل کی بات مجھے بتا سکتی ہوں۔"

"پاپا...... میں اپنے دل کی بات آپ کو ہی تو بس بتا سکتی ہوں پر ابھی مجھے خود نہیں پتہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟؟ پاپا........... مجھے ابھی خود کچھ نہیں سمجھ آ رہا۔ مجھے نہیں پتہ میرے دل میں کیا چل رہا... میں چاہتے ہوئے بھی کچھ بھی نہیں بول پا رہی... مجھ میں ہمت نہیں ہو رہی.... میں بہت کچھ آپ سے کہنا چاہتی ہوں پر ...."

ادھوری بات چھوڑ کر وہ رونے لگی۔ وہ اسکی بات کے مطلب سے واقف تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اس کا ننھا سا دل کتنا پریشان ہے۔ وہ اپنی اس جان سے پیاری بیٹی کے ماتھے پر دوبارہ بوسہ دیتے ہوئے بولے۔

"میں اس وقت کا انتظار کروں گا جب میری بیٹی مجھ سے اپنے دل کی بات کہہ سکے۔ ابھی تم جو بھی سوچ رہی ہوں سب کچھ بھول جاؤ اور چلو چل کر کھانا کھائیں۔ آج تمہاری مما اور میں دونوں مل کر تمہیں کھانا کھلائیں گے اور کوئی بہانا نہیں۔"

"جی پاپا ......"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بیٹا کب سے لیٹی ہوا ٹھ جاؤ۔ سکول سے لیٹ ہو جاؤ گی۔"

وہ کب سے لیٹی تھی۔ اسکا سکول جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ بے زاری سے بولی۔

"مما میں آج نہیں جانا۔ میرا موڈ نہیں ہے جانے کا۔"

"موڈ کو کیا ہوا؟ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟"

وہ فکرمندی سے اسکا ماتھا چھوتے ہوئے بولیں۔

"نہیں مما بس دل نہیں کر رہا اور سر میں درد ہے۔"

"چلو شاباش تم ریسٹ کرو۔ میں تمہارے لیے کچھ ناشتہ بنا کر لاتی ہوں۔"

حلیمہ بیگم اس کے لیے ناشتہ بنانے چلی گئیں۔ وہ پھر لیٹ گئی اس کی ماما کا فون رنگ ہوا اس نے دیکھا میم کی کال تھی کیونکہ جب سے وہ جاب کر رہی تھی اس کی یہی روٹین تھی کہ وہ وقت سے پہلے پہنچ جاتی تھی پر آج تو کافی دیر ہو گئی تھی اور وہ نہیں آئی تھی تو انھوں نے اسے کال کر دی۔ اس نے کال ریسیو کی اور میم سے معذرت کر لی کہ وہ آج نہیں آ سکتی۔

تھوڑی دیر بعد فون دوبارہ رنگ ہوا اس نے بغیر نمبر دیکھے کال ریسیو کر لی وہ جانتی تھی کہ اس وقت اسے بس آمنہ ہی کال کر سکتی ہے۔

"آمنہ میں آج نہیں آنا اب نہ وجہ پوچھنا اور نہ بار بار کال کر کے آنے کے لیے فورس کرنا۔ اللہ حافظ!"

"نہ بار بار کال کروں گا اور نہ وجہ پوچھ رہا ہوں بس تمہیں لینے خود آ گیا ہوں۔"

اپنی بات کہہ کر وہ فون بند کرنے لگی جب کایان کی آواز سن کر اس کے ہاتھوں سے موبائل چُھوٹ کر بیڈ پر گرا اس نے جلدی سے دوبارہ فون کان سے لگایا۔

"ج....ی.......جی..........؟"

"پانچ منٹ میں گھر کے باہر آؤ ورنہ میں تمہیں لینے گھر کے اندر آ جاؤں گا۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ حورین کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ وہ جلدی سے اٹھی۔ نائٹ ڈریس پر ہی عبایہ پہنا اور منہ دھو کر کمرے سے باہر نکلی۔ حلیمہ بیگم اسی کے کمرے کی طرف ناشتہ لے کر آ رہی تھیں۔

وہ ان سے ملتے ہوئے بولی۔

"مما! میں سکول جا رہی ہوں بچوں کا بہت ضروری ٹیسٹ ہے۔"

"بیٹا طبیعت نہیں ٹھیک تو کیا ضرورت ہے جانے کی؟"

وہ فکر مندی سے گویا ہوئیں۔ جب سے حورین کے ساتھ وہ سب ہوا تھا تب سے ہی حلیمہ بیگم کا برتاؤ اس کے ساتھ بہت اچھا ہو گیا تھا۔ وہ بہت محبت کرنے والی اور خیال رکھنے والی ایک نرم دل ماں بن گئی تھیں۔ جس محبت کے لیے وہ اتنا عرصہ ترستی رہی وہ اسے مل گئی۔ اس کی ماں اسے مل گئی تھی۔

"نہیں مما میم کی کال آئی ہے تو جانا ضروری ہے"

"تم یہ جاب چھوڑ کیوں نہیں دیتی؟ پہلے وہ لوگ کیا کم تنگ کرتے ہیں جو اب بیماری میں بھی بلا رہے ہیں...؟"

حلیمہ بیگم کے کہنے پر وہ بولی۔

"چھوڑ دوں گی مما بس کانٹریکٹ ختم ہو جائے۔"

"ناشتہ تو کرتی جاؤ۔"

"نہیں وہی کچھ کھا لوں گی۔"

پھر انھیں خدا حافظ کہہ کر وہ باہر کی جانب لپکی باہر آ کر اس نے کایان کو دیکھا جو تھوڑے فاصلے پر گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ بلیک جینز، وائٹ شرٹ جس کے سامنے کے دو بٹن کھلے تھے، بلیک ڈریس کوٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے، وائٹ شوز، غرور سے کھڑا استواں ناک، نیلی ساحر آنکھوں کو گلاسز کے پیچھے چھپائے، گھنے براؤن بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے ہر چیز سے بے نیاز وہ شاہانہ انداز میں کھڑا تھا۔

بلاشبہ وہ بہت زیادہ ہینڈسم اور مردانہ وجاہت سے بھرپور تھا۔ اسکی پرسنیلٹی اور ہر انداز مقابل کو زیر کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اور ایسا انسان اس کا شوہر تھا۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو وہ شکرانے کے نوافل ادا کرتی نہ تھکتی۔ کایان نے وہ سب نہ کیا ہوتا تو اس کی فیلنگز شاید اور ہوتیں۔ حورین کو اس سے ڈر لگتا تھا۔ اس کا یہ ڈر اس کے باقی سارے جذبات پر حاوی تھا۔

حورین کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ دیکھتا ہی رہ گیا۔

بلیک عبایہ، ساتھ ریڈ حجاب میک سے پاک صاف چہرہ جس پر بلا کی معصومیت اور بھولا پن تھا۔ اس کی آنکھوں میں چمکتی نمی کایان نے دور سے بھی نوٹ کر لی اس کے چہرے پر خوف کو آثار تھے اسے اپنا ایک ایک قدم من بھر کا لگ

رہا تھا اس کے پاس آکر وہ رک گئی اس نے نظر راٹھا کر اسے دیکھنے کی غلطی دوبارہ نہ کی کیوں کہ اس کی ساحر آنکھوں نے اسے بہت تنگ کیا تھا۔کایان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دروازہ کھولا اس کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی آکر بیٹھ گیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"تمھیں سکول سے ایک بھی چھٹی allow نہیں اور میں تمھیں کہا تھا نہ کہ تمہارے ہر کام میں میری اجازت اور مرضی دونوں شامل ہونے چاہیے تو مجھے بتائے بغیر نہ آنے کا پلین کیسے بنالیا....؟"

اس نے سادہ سے لہجے میں کہا پر اس کے لہجے میں وارننگ واضح تھی

"ج.ی......جی.......وہ ....میں... آپ کو بتانا تھا.......پر میں......؟"

"پر کیا.......؟"

"وہ.....میرے....پاس...آپ...کا نمبر..........نہیں تھا......."

ہمت کر کے اس نے بات بتا ہی دی تو کایان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔اس نے اپنی پاکٹ سے لیٹسٹ IPhone 14 pro max نکالا اور حورین کو دے کر بولا۔

"اس میں میرا نمبر بھی موجود ہے اور ولید کا بھی اور اس کے علاوہ سب گھروں کے کیئر ٹیکر کے نمبرز بھی موجود ہیں۔ جب بھی ضرورت ہوئی تم کسی بھی وقت کال کر سکتی ہو۔میرے ساتھ ساتھ میرے سارے خادم تمہاری خدمت میں خاضر ہو جائے گے۔"

آخر میں اس کا لہجہ شوخ تھا۔وہ حیرانگی سے فون کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں.....یہ نہیں.....لے.......سکتی ...."

"کیوں نہیں لے سکتی...؟"

کایان کے لہجے میں سختی تھی۔تو وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

"میرے ......پاس...... پہلے..سے.....ہی موبائل...ہے ....."

اسکی بات پر کایان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"کہیں یہ والے موبائل کی بات تو نہیں کر رہی تم...؟"

اس نے دوسری پاکٹ سے حورین کا وہ موبائل نکالا جو وہ نکاح والے دن وہی چھوڑ آئی تھی اور اس کے بعد اس نے دوبارہ موبائل نہیں لیا نہ اسے ضرورت تھی اگر کبھی ضرورت ہوتی تو اپنے پاپا یا مما کا موبائل استعمال کر لیتی۔ کایان کے ہاتھ میں اپنا فون دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اس نے کایان سے جھوٹ بولا تھا کایان نے گاڑی روکی اور سخت لہجے میں بولا۔

"میں نے تمہیں یہ بھی کہا تھا کہ کبھی مجھ سے جھوٹ نہ بولنا پر تم نے پھر بھی بولا....؟ سزا تو تمہیں ملے گی۔"

اسکی بات پر حورین کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرے۔ جس کی وجہ سے وہ دوبارہ سے کایان کے سامنے اپنے لب کچلنے لگی حورین کی یہ حرکت ایک دفعہ پھر کایان کے جذبات کو ہوا دے گئی وہ حورین پر جھکا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا۔ حورین کی ساری مزاحمتیں کایان کے سامنے بے کار تھیں وہ اس سے الگ ہوا۔ اس کی آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے موبائل دوبارہ حورین کی طرف بڑھایا جسے اس نے چُپ کر کے لے لیا کیونکہ وہ اس کی کسی بات سے انکار کر کے خود کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔ وہ رُخ موڑے ونڈو سے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔ جس کا اصل مقصد اپنے ڈر پر قابو پانا اور کایان کو نظر انداز کرنا تھا۔ کایان نے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر دی۔

"باہر کے نظاروں سے اچھا مجھ پر اپنی نظر کرم کر لو۔ میں یہاں تمہیں دیکھنے تم سے بات کرنے آیا ہوں اور تم ہو کہ رُخ موڑے بیٹھی ہو۔"

"آپ... بات کم تنگ زیادہ کرتے ہیں........"

وہ منہ میں بڑبڑائی پر کایان کی ساری حساسیات اسی کی طرف تھیں تو اس نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی۔

"تنگ تو تمہاری دوری نے مجھے کیا ہوا ہے جس دن یہ دوری مٹا کر میں تمہیں تنگ کرنے پر آ گیا تو میری پناہوں میں آنے کا سوچ کر ہی شرم و حیا کے رنگوں میں ڈوب جایا کروں گی جیسے ابھی میں زرا سی دوری مٹائی تو تمہارے گال دہکنے لگے۔ جب سارے فاصلے مٹا دوں گی تب تمہیں علم ہو گا کہ میرا تنگ کرنا کیسا ہے....؟ "

معنی خیزی سے کہتے اس نے حورین کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ اس کا سر کایان کے کندھے سے ٹکرایا اسی وقت وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئی پر اس دفعہ اس کا رُخ کایان کی طرف تھا اور اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ کایان کی بات سن کر

خفت سے اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ سرخ ہو گیا تھا جسے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کایان بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا اور ساتھ اس سے اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کر رہا۔ جس کا وہ جواب سادہ اور مختصر جواب بھی دے رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اندر داخل ہوئی تو ثمارہ ریسیپشن کے دروازے کے پاس کھڑی تھی۔ حورین اسے نظر انداز کر کے اپنی attendance لگانے لگی۔ ثمارہ اپنی چیئر پر بیٹھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولی۔

"واہ بھئی کیا بات ہے؟ پہلے دن سیدھا سر کے آفس میں انٹری اور دوسرے دن سر کے ساتھ ان کی کار میں آ رہی ہو....؟ بڑی سپیڈ ہے تمہاری۔ امیر لڑکے پھنسانے کی Tricks ہمیں بھی سیکھا دو۔"

ثمارہ کی باتوں پر حورین کا چہرہ غصے سے دہکنے لگا۔ اسکی یہ باتیں اندر آتے کایان نے بھی سن لیں۔ حورین چُپ چاپ وہاں سے چلی گئی اور جاتے ہوئے ایک شکوہ کن نگاہ کایان پر ڈال کر گئی۔ کایان ثمارہ کے پاس گیا۔ اسے دیکھتے ہی وہ اپنی سیٹ سے کھڑی ہو گئی وہ سخت لہجے میں بولا۔

" محترمہ بہتر ہو گا کہ آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔ آپ نے تو آتے ہی اکبر صاحب کے گھر میں انٹری کی تھی وہ بھی سب کی غیر موجودگی میں.......دوبارہ اگر آپ نے حور کے لیے اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نکالا تو باہر کا راستہ وہ رہا۔ جاب تو جائیں گی پر ساتھ آپ کے گھر والوں کو آپ کی شاندار تصاویر بھی مل جائیں گی۔"

آخر پر اس کا لہجہ کافی طنزیہ تھا۔

"جی......سر.......سوری.........."

ثمارہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ کایان نے تو صحیح معنوں میں اسے دن میں تارے دیکھا دیئے تھے۔ وہ اسے نظر انداز کرتا اپنے آفس میں آ گیا اور سارے کیمرے چیک کرنے لگا۔ اسے 9th boys کی کلاس میں حورین نظر آئی۔ اس نے وہ ویو فُل سکرین پر کیا.. وہ اسے دیکھتا رہا وہ کافی اچھے انداز میں بچوں کو پڑھا رہی تھی کبھی کبھار بچوں کی بات پر مسکرا بھی دیتی اور وہ اس کی مسکراہٹ میں کھو گیا۔ کسی بچے کی بات پر وہ دل کھول کر قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی اسے ہنستا دیکھ کایان کے لب بھی مسکرا رہے تھے۔ اسکا سارا فوکس حورین پر تھا کہ اچانک اس نے دیکھا حورین کی مسکراہٹ سمٹی اور اس کی جگہ غصے اور بے زاری کے تاثرات نے لے لی۔

وہ بچوں کی باتوں پر ہنس رہی تھی کہ سر ارحم کلاس میں آ گئے اور بولے۔

"سٹوڈنٹس کل ہمارے نیو ڈائریکٹر پورے سکول کا وزٹ کرے گے اور آپ سب کی کلاسز میں بھی آئے گے ہو سکتا پڑھائی کے متعلق کوئی سوال بھی کرے تو اسی لیے کل سارے اچھے سے تیاری کر کے پراپر یونیفارم میں آنا ہے۔ Is that clear.......?"

بات وہ بچوں سے کر رہا تھا پر اس کی نظریں حورین پر گڑھی ہوئیں تھیں

"Yes sir ..."

سب بچوں نے بیک وقت کہا۔ انھیں بھی یہ سر پسند نہیں تھے۔ سارے بچے آمنہ اور حورین کو لے کر بہت ٹچی تھے۔ بچوں کے ساتھ ان دونوں کی الگ ہی باؤنڈنگ تھی۔

حورین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس ذلیل انسان کا منہ نوچ لے۔ اس کی نظریں بہت بری طرح اسے چُب رہی تھیں۔ وہ وہاں سے نکل گئی۔ ارحم کی پیٹھ کیمرے کی طرف تھی جس وجہ سے وہ ارحم کی غلیظ نظروں سے ناواقف تھا جبکہ حورین کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نے اسے بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔ کایان کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ وہ کچھ بھی کرنے سے پہلے ایک دفعہ کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی حورین کے چہرے کے تاثرات سے اس نے صحیح اندازہ لگایا اور اگر ایسا تھا تو آگے کیا ہو گا کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کے سر میں درد تھا وہ پیریڈ آف ہوئے سے پہلے ہی کلاس چھوڑ کر سٹاف روم میں آ گئی اور چیئر پر بیٹھ کر ٹیبل پر سر رکھ دیا۔ اس کی زندگی بہت سکون اور مزے سے گزر رہی تھی جس میں کایان نے آ کر اُتھل پتھل مچا دی تھی۔ وہ نہ تو کچھ کر سکتی تھی اور نہ ہی کچھ کہہ سکتی تھی۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب آمنہ اس کے پاس آئی اور فکر مندی سے بولی۔

"حورین تم نے اپنا پیریڈ کیوں نہیں لیا......؟ میں کہہ بھی رہی تھی کہ میم اور ان کی چمچیوں کو کوئی موقع نہ دو پر تم نے میری بات نہیں سنی۔"

"یار ا کیا ہو گیا۔ میں ابھی پانچ منٹ پہلے ہی آئی ہوں وہ بھی سر میں بہت درد تھا اسی لیے۔"

وہ بے زاری سے بولی تو آمنہ فکر مندسے گویا ہوئی۔

"حورین تمہارے ان شریف بدمعاشوں نے کلاس میں ادھم مچا رکھا ہے بات ہاتھا پائی تک آ گئی یہاں تک کہ موحد اور احمد کو چوٹ بھی لگی ہے۔ ثمارہ اور ماہ جبین میم کے ساتھ ان بچوں کو لے کر سر کے آفس میں گئی ہیں۔"

"آمنہ ان پانچ منٹ میں اتنا کچھ ہو گیا.....؟ آمنہ اس میں میری غلطی نہیں ہے.....میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔"

اس کی بات سن کر وہ روتے ہوئے بولی۔

کایان کا نام سن کر اس پر خوف طاری ہونے لگا۔ اس کی غلطی نہیں تھی پر وہ جانتی تھی کہ پھر بھی قصوروار اسے ہی ٹھہرایا جائے گا اور وہ تینوں جا کر کایان کے بھی کان بھرے گئیں جیسے وہ پہلے ڈائریکٹر کے ساتھ کرتی تھیں۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا تھا وہ لوگ بڑے عہدے پر فائز تھی جس کا ناجائز فائدہ اٹھاتیں اور سب ان کی ہی بات سنتے اور مانتے۔

"حورین تمہارے ایسے رونے سے کچھ نہیں ہونا یارا...رونا بند کرو۔"

آمنہ نے اسے چپ کروا رہی تھی کہ آیاماں نے انھیں آکر بتایا کہ سر حورین کو بلا رہے ہیں اور کافی غصے میں ہیں۔

حورین کے رہی سہی ہمت بھی ختم ہو گئی آمنہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولی۔

"حورین وہاں جا کر بالکل بھی نہیں رونا جو بات ہے جیسی بات ہے صاف صاف سر کو بتانا۔ "

"میں نہیں جاؤں گی آمنہ....... "

"حورین نہ جانے سے کام زیادہ خراب ہو گا تو تم جاؤ اور بات کرو میں یہی باہر کھڑی ہوتی ہوں۔ "

آمنہ کے سمجھانے پر وہ دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر داخل ہوئی تو اس کی نظر کایان پر پڑی جو کسی فائل میں مصروف تھا۔ حورین کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے اس نے فائل سائیڈ پر رکھی اور سنجیدہ لہجے میں آنکھوں میں شرارت لیے حورین سے بولا۔

"آپ جانتی ہیں آپ کو یہاں کیوں بلایا گیا ہے؟"

کایان کے رسمی انداز سے حورین کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔ اس نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا اور رندے ہوئے لہجے میں بولی۔

"سر ....وہ.......میری..........غلطی ....نہیں.......ہے..........میرے......سر..........میں.......

درد....تھا.....تو.....میں....اسی..وجہ....سے.....چلی گئی.......اور.....وہ..........."

اتنا کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔کایان اس کے رونے سے بوکھلا گیا وہ فوراًاس کے پاس آیا اور دونوں ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ لے کر اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولا۔

"حور میری جان رونا تو بند کرو۔میں تو بس تمہیں تنگ کرنے کے لیے بلایا تھا۔میں تو ابھی کچھ کہا بھی نہیں اور تم ایسے رونا شروع ہو گئی؟مجھے پتہ ہے تمہاری اس میں کوئی غلطی نہیں۔تمہارے سر میں درد تھا تو ریسٹ کرتی کلاس لینے کیوں گئی؟تم نے کچھ کچھ کھایا؟میڈیسن لی؟"

اس کی باتوں کے جواب میں وہ دوبارہ بولی۔

"سر.....سچی......میں....اس میں....میرا.....قصور.......نہیں......ہے ...."

کایان نے اسے سینے سے لگالیا۔

"جانِ کایان کہانا کہ میں جانتا ہوں تم قصوروار نہیں ہو اور سر نہیں کایان کہا کرو تمہارے منہ سے میں اپنے لیے بس کایان سنوں سر نہیں۔تم مجھے ایک بات تو بتاؤ ذرا۔"

وہ کایان سے الگ ہوئی اور سوالیہ نظروں سے کایان کو دیکھا تو وہ بولا۔

"تم اٹکے اور روکے بغیر بات نہیں کر سکتی کیا؟"

"ن..ہی ں.نہیں" ....

"وہ کیوں؟"

"آپ .....بہت.....ڈراتے ہیں.......مجھے ....."

اپنی زبان پھسلنے پر اس کے دانتوں کے نیچے اپنی زبان دی۔کایان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا

"بھلا میں کیسے ڈراتا ہوں؟"

حورین فاصلہ برقرار رکھتے تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

"یہ......اپنی.......ان.......حرکتوں.......سے ....."

اس کا اشارہ کایان کے قریب آنے کی طرف تھا۔

"یہ میری محبت ہے تمہارے لیے جسے تم ایک نہ ایک دن ضرور سمجھو گی۔"

کایان کے مزید قریب آنے سے اس کا جسم ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا وہ بس یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

"میں.......جاؤں.......؟"

کایان نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے اور قریب کر لیا۔کایان کی گرم سانسیں اسے جھلسا رہی تھیں جس سے اس کا چہرہ سرخی مائل ہو رہا تھا۔کایان اس کی اس حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔اس کی آنکھوں کی نمی نے اسے مزید تنگ کرنے سے روکا۔اس نے اسے صوفے پر بیٹھایا اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

"حور میں تمہارا شوہر ہوں....تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں میں تمہیں نقصان پہنچانے کا کبھی خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا۔مجھ سے ڈرنا، دور بھاگنا، نظر انداز کرنا یہ سب چھوڑ دو۔تمہارے دل میں میری محبت ہونی چاہیے نہ کہ خوف۔"

کایان کی جذبے لٹاتی ساحر آنکھوں سے وہ خائف ہونے لگی اسی لیے سر جھکا گئی۔

"ٹھیک ہے جاؤ پر پہلے کچھ کھا کر میڈیسن لو۔میں کھانا منگواتا ہوں۔"

"نہیں.......میں.....آمنہ کے ساتھ کھا لوں گی ......اب جاؤں......؟"

"جی جاؤ"

کایان کی اجازت ملنے پر وہ بھاگنے کے انداز میں باہر کو لپکی۔جلدی کے چکر میں اس کا سر دروازے سے ٹکرانے لگا پر کایان نے اٹھ کر عین وقت پر ہاتھ رکھا جس سے اس کا سر دروازے کی بجائے کایان کے ہاتھ سے لگا۔وہ بغیر کایان کو دیکھے باہر نکل آئی جبکہ وہ ہنس دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آمنہ پہلے ہی اپنی مما کے ساتھ گھر چلی گئی تھی کیونکہ اس کے سسرال والے آئے تھے۔آف ٹائم میں وہ اپنی وین کا انتظار کر رہی تھی جب کایان نے اسے ساتھ چلنے کا کہا وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"تم روز میرے ساتھ آیا جایا کرو گی۔"

"آپ.. یہ. سب.. کیوں.. کر رہے ہیں......؟ میں آپ کے ساتھ روز ایسے نہیں جا سکتی۔ میں کس کس کو صفائیاں دیتی پھروں گی؟ میں بس آپ کی ایک ایمپائی ہوں۔"

آج وہ بڑی ہمت کر کے بولی اور یہ ہمت بھی کایان کی دی ہوئی تھی۔

"ایمپائی نہیں بیوی ہو تم میری ....."

کایان اس کی بات کاٹ کر سخت لہجے میں بولا وہ سہم گئی پر پھر دوبارہ ہمت کر کے بولی۔

"پر میں ابھی اس رشتے کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔"

"کیوں........؟ ایسا کون سا ناجائز رشتہ ہے ہمارا جو تمہیں بتاتے ہوئے اتنی پریشانی ہو رہی ہے؟ نکاح کیا ہے تم سے...... آخر مسئلہ کیا ہے حور؟"

"اتنا کچھ کرنے کے بعد آپ کہہ رہے ہیں کہ مسئلہ کیا ہے؟ آپ ہیں میرا مسئلہ جو مجھ سے حل نہیں ہو رہا۔ جو کچھ بھی ہوا وہ بس مما پاپا کو معلوم ہے اور کسی کو نہیں اگر کسی اور کو پتہ چلا بھی تو سب مجھے غلط سمجھے گے میری بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا کہ یہ سب آپ نے کیا.......کیوں کیا میں خود نہیں جانتی آپ کے ساتھ ایک دن آنے پر جس جس نے دیکھا اس اس نے جو بھی باتیں کیں آپ جانتے ہیں. اتنا کچھ ہونے کے بعد ابھی مجھ میں اور کچھ بھی برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں ہے ...."

وہ تھوڑا تھوڑا اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی جو کایان کے دو دن کے ساتھ کا اثر تھا۔ اگر زخم اس نے دیئے تھے تو مرہم بھی اس کے علاوہ کوئی اور نہیں لگا سکتا تھا۔ اس کے ساتھ، اس کے یقین اور محبت کی وجہ سے اس کی خود اعتمادی واپس آ رہی تھی پر ابھی بھی اس کے لہجے میں اتنی روانگی نہیں تھی جیسے دوسروں سے بات کرتے ہوتی ہے۔ اس نے بڑی سنبھل کر بات کی کیوں کہ کایان کا کوئی بھروسہ نہیں کب کس بات پر ری ایکٹ کر دے۔ کایان نے کار روکی اور اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔

"میں نے یہ سب تمہارے لیے کیا۔ عشق جنوں ہو تم میرا۔ پہلی نظر کی محبت ہو تم میری جو بہت ڈھونڈنے کے بعد ملی ہو وہ بھی تب جب میں ہمت ہار گیا تھا۔ اس وقت تمہیں اپنا بنانے کے لیے مجھے جو صحیح لگا میں نے وہ کیا اور آگے بھی وہی کروں گا جو مجھے صحیح لگے۔ رہی لوگوں کی بات تو مجھے ان کی پرواہ نہیں۔"

اپنی بات کہہ کر وہ حورین پر جھکا اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر اور اس کا ارادہ بھانپ کر حورین نے فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا اور بولی۔

"پلیز .... نہیں .... "

اس کی ایسی حرکت پر کایان قہقہہ لگاتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا اور بولا۔

"جاؤ تمہارا گھر آ گیا۔ "

وہ فوراً نیچے اتری اور تیز تیز قدم چلتی گھر کے جانب چلی گئی۔ وہ خود کلامی کے انداز میں بولا۔

"کب تک دور بھاگو گی مجھ سے؟ تم نے آنا تو میرے پاس ہی ہے لیکن اس سے پہلے تمہارے دل میں چھپے خوف اور نفرت کو باہر نکال کر ان کو محبت میں تبدیل کرنا ہو گا تمہیں اپنی محبت کا احساس دلانا ہو گا۔ ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب تم بھی وہی محسوس کرو گی جو میں تمہارے لیے کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سر آپ یہاں.....؟"we are so happy to see you here"

وہ کلاسز کا visit کر رہا تھا جب دہم میں اسے شہر بانو اور مریم ملیں جو اسے دیکھ کر کافی خوشی اور جوش سے بولیں۔

ان کی بات پر کایان نے ہلکے سے سمائل کی اور بولا۔

“what's about your studies?”

“All good Sir”

“Ok let's see tell me the formula of sucrose?”

شہر بانو نے فوراً جواب دیا۔

“ [C]_12 H_22 O_11”

"Now tell me the difference between hexadecimal and binary numbers."

اس کے اگلے سوال پر مریم نے فوراً جواب دیا۔اس نے ہر سبجیکٹ کے متعلق سوالات کیے جن میں سب سٹوڈنٹس نے کیمسٹری، کمپیوٹر اور میتھ کے سارے صحیح جواب دیے۔بائیو اور فزکس میں بچے بہت ویک تھے۔کمپیوٹر اور میتھ حورین کرواتی تھی جبکہ کیمسٹری آمنہ۔فزکس سر ارحم کروا رہے تھے اور بائیو مس نورین۔

اس نے ان دونوں کو بلا کر ان کی بہت انسلٹ کی اور سارے سٹاف کی میٹنگ رکھی جس میں اس نے آمنہ اور حورین کی کافی تعریف کی اور باقی سب کو گائیڈ کیا کہ وہ بچوں کو کس طرح سے کام کروائیں گے۔میٹنگ کے دوران کایان کی نظریں چاروں طرف تھیں۔

ارحم میٹنگ کے دوران بھی حورین کو گھورنے سے بعض نہیں آ رہا تھا حورین بار بار غصے اور بے چینی سے پہلو بدل رہی تھی بات کرتے ہوئے کایان کی نظر ارحم پر پڑی تو اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا پر کایان جیسے زیرک انسان سے اس کی غلیظ نظریں چھپی نہ رہ سکیں غصے سے اس کی رگیں تن گئیں۔

دوسری طرف تنگ آ کر حورین بھی کھڑی ہو گئی اور بولی۔

"سر میں جاؤں.....؟"

اس کی بات پر سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا میٹنگ کے دوران کوئی اور ایسی حرکت کرتا اور کایان اسے اسی وقت جاب سے فارغ کر دیتا لیکن یہاں تو اس کی دشمنِ جان تھی۔کایان نے اسے دیکھا اور سر کے اشارے سے اسے جانے کی اجازت دے دی باہر نکلتے وہ پھر رکی اور دوبارہ بولی۔

"آمنہ کو بھی ساتھ لے جاؤں؟"

اس کی نئی فرمائش پر جہاں سب حیران تھے وہی کایان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

میم کے ساتھ ساتھ ثمارہ اور ماہ جبین بھی غصے میں تھیں کہ سر کے سامنے وہ کیسی حرکتیں کر رہی ہے پر اسے پرواہ نہیں تھی۔

کایان نے بولنے کی بجائے سر کے اشارے سے انھیں اجازت دے دی وہ لوگ باہر آ گئیں۔

"حورین......تم میں اتنی ہمت کیسے آ گئی میٹنگ کے دوران ہی سر سے جانے کی اجازت لے لی ڈر نہیں لگا....؟"

آمنہ نے شاکی کیفیت سے پوچھا

ان سے مجھے ڈر تو بہت لگتا اس وقت بھی لگ رہا تھا پر اس وقت وہ کمینے ارحم کی نظریں مجھے بس غصہ دلا رہی تھیں اور غصہ ڈر پر غالب آ گیا۔ "

میٹنگ ختم ہونے کے بعد اس نے ارحم کو روک لیا اور اسے صاف وارننگ دیتے ہوئے بولا۔

"مسٹر ارحم یہ سکول ہے اپنی ان حرکتوں سے بعض آ جائیں آپ یہ مت سمجھے کہ مجھے کچھ نظر نہیں آتا یا میں کسی بات سے لاعلم ہوں۔ یہ آپکی لاسٹ وارننگ ہے دوبارہ کچھ ایسا ہوا تو کچھ بھی دیکھنے کے لیے آپ کی یہ آنکھیں سلامت نہیں رہے گیں ناؤ گٹ آؤٹ۔ "

"سر...میں . ..."

ارحم نے کچھ بولنا چاہا پر کایان سخت لہجے میں بولا۔

“I said get out”

وہ باہر چلا گیا جبکہ کایان لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے لگا پر وہ بھی کایان تھا کوئی اس کی حور کو بری نظر سے دیکھے تو وہ اسے کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ اس نے ولید کو کال کی اور اس کے ذمے ایک کام لگایا۔ اپنی بات پوری کر کے وہ بولا۔

"کام اس طرح کرنا کہ کسی کو بھی شک نہ ہو۔ "

"وہ لوگ سکول آئیں تو انھیں پتہ چلا کہ ارحم کو کسی نے کافی مارا پیٹا ہے جس کی وجہ سے وہ کافی زخمی تھا۔اس کے چہرے پر کافی نشان تھے اور سر پر بھی کافی چوٹ آئی تھی اسی وجہ سے وہ کچھ ہفتے سکول نہیں آسکتا جسے سن کر حورین کافی پر سکون ہو گئی پر اسے ارحم کے لیے تھوڑا برا بھی لگا۔

اسی طرح تین ہفتے گزر گئے۔کایان حورین کا خوف کافی حد تک زائل کر چکا تھا۔وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا غصہ دلاتا، تاکہ وہ کچھ بولے اپنے اندر کے غبار کو باہر نکالے اور ایسا ہو رہا تھا پر وہ حورین کی قربت کے لیے ترس رہا تھا وہ اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا پر حورین اس سے دور بھاگتی تھی۔

وہ ابھی کلاس لے کر باہر نکلی تھی کہ آیا ماں نے اسے بتایا سر کایان اسے بلا رہے ہیں۔ایک تو بچوں کے ٹیسٹ کی وجہ سے وہ پہلے ہی غصے میں تھی دوسرا یہ اس کا لنچ ٹائم تھا اس نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔اسے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اور اوپر سے کایان کا بلانا اس کا دماغ گھوم گیا۔وہ غصے میں بغیر دستک دیے اندر آگئی۔

جیلانی صاحب اپنے بیٹے اور بہو سے ملنے سکول آئے تھے وہ صوفے پر بیٹھے کایان سے باتیں کر رہے تھے انہی کے کہنے پر آیا ماں نے حورین کو بلایا تھا حورین کو ایسے اندر آتا دیکھ کر جیلانی صاحب پریشانی ہو گئے وہ کایان کی عادت سے اچھی طرح واقف تھے جبکہ حورین نے جیلانی صاحب کو نہیں دیکھا تھا اسکی نظر بس کایان پر گئی وہ اس کے پاس آکر بولی۔

"جی فرمایئے سر ایسا کون سا مسئلہ ہے جو میرے بغیر آپ سے حل نہیں ہو رہا؟ "

اس کے اس انداز پر کایان چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

"واہ !ڈری سہمی رہنے والی حور کو بولنا اور غصہ کرنا بھی آتا ہے؟ "

"جی غصے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ کرنا آتا آپ بس زرا محتاط رہیے گا۔ "

اس کے انداز پر کایان نے فلک شگاف قہقہہ لگایا اور بولا۔

"واہ دھمکیاں دینی بھی سیکھ لیں......؟"

"جی آپ کی صحبت کا اثر ہے۔"

وہ دوبدو جواب میں بولی وہ بھی کایان تھا اچھے اچھوں کو چپ کروانے کی اور زیر کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

"میری صحبت سے محبت کرنا نہیں سیکھا کیا؟؟؟؟"

وہ بڑے مزے سے شرارت سے بولتا اسے چپ کروا گیا۔

حورین نے سر جھکا لیا جبکہ جیلانی صاحب جو پہلے تو حیران و پریشان ان دونوں کو دیکھ رہے تھے کیونکہ دونوں میں ہی نمایاں تبدیلی آئی تھیں۔ جہاں ڈری سہمی حورین بغیر کسی خوف کے بات کر رہی تھی اور کایان جیسا انسان مسکرا کر بات کر رہا تھا۔ وہ اس کے آفس میں اجازت لیے بغیر آئی تھی اور اسے اس بات سے فرق ہی نہیں پڑ تا تھا جیسے سارے رولز اس نے حورین کے لیے بدل دیے تھے۔ حورین کے چپ کرنے پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیے تو حورین نے حیرانگی سے آواز کو سمت دیکھا جہاں جیلانی صاحب بیٹھے ہنس رہے تھے حورین نے دانتوں کے نیچے زبان دی وہ اس کے پاس آئے اور سر پر اسے پیار دے کر بولے۔

"ایسے ہی اس الو کو سیدھا کر دو۔ یہ میری بھی نہیں سنتا بہت تنگ کر کے رکھا ہے اس نے۔"

حورین ان کو اچھے سے پہچان گئی وہی تو وہ مہربان شخص تھے جنھوں نے اس کا دکھ محسوس کیا اس کے زخموں پر مرہم لگایا اور ان میں اسے اپنے پاپا کا عکس نظر آیا تھا۔ وہ ان کے قریب ہو کر سرگوشی میں بولی۔

"یہ الو مجھ سے بھی سیدھا نہیں ہو سکتے۔ الٹا مجھے بھی اپنی طرح کر دے گے۔ "

اسکے بات پر انہوں نے بلند آواز میں قہقہہ لگایا جبکہ اس کے ہلتے لبوں سے کایان نے اسکی سر گوشی میں کہی بات سمجھ لی۔

"ڈیڈ میں سوچ رہا ہوں آپ کی بہو کو رخصت کروا کر گھر نہ لے آیا جائے کیونکہ ماشاءاللہ سے بڑی باتیں کرنی آگئی ہیں ان کو۔ "

اس کی بات پر حورین کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اب قہقہہ لگانے کی باری کایان کی تھی پھر کچھ دیر جیلانی صاحب حورین سے بیٹھ کر باتیں کرنے کے بعد چلے گئے وہ بھی جانے لگی پر کایان نے اسے روک لیا اور کہا۔

"حور !رکو جانے سے پہلے ان پیپرز پر سائن کر دو۔"

حورین نے بغیر کچھ کہے اور پڑھے سائن کر دیئے اس کے اس طرح سائن کرنے پر وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"حور تم نے بغیر دیکھے سائن کیوں کیے......؟"

"پڑھ کر میں کیا کرنا ہے؟ اور میری کون سی کوئی قیمتی چیز ہے جسے کھونے کا ڈر ہو۔جب نکاح نامے پر نہ چاہتے ہوئے بھی سائن کر دیئے تو باقی کچھ میٹر نہیں کرتا۔"

وہ لاپرواہی سے بولی اس کے یہ بات کایان کے دل کو لگی پر اس نے نظر انداز کر دیا اور دوبارہ پوچھا۔

"جاننا نہیں چاہو گی اس میں کیا ہے......؟ چلو میں خود ہی بتا دیتا ہوں یہ پراپرٹی کے پیپرز ہیں آج سے میری ساری پراپرٹی میں تم برابر کی پارٹنر ہو اور یہ سکول بھی تمہارا ہی ہے۔

اس نے شاکی کیفیت میں مبتلا ہو کر کایان کو دیکھا کوئی ایسے کیسے کسی کو اپنی پراپرٹی دے سکتا ہے......؟ وہ حیرانگی سے بولی۔

"کیا..................؟ آپ نے کیا سوچ کر ایسا کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ اگر آپ کو لگتا ہے آپ مجھے لالچ دے کر میرے قریب آسکتے ہیں مجھے پھنسا سکتے ہیں تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔"

وہ طنزیہ انداز میں بولی۔کایان اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"حور میرے بارے میں تم یہ سوچتی ہو.... کیا......؟ میں تمہیں اتنا چیپ لگتا ہوں.........؟ تمہیں لگتا میں اتنی گری ہوئی ذہنیت کا مالک ہوں...؟ "

اس کے بات پر غیر ارادی طور پر اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں ...."

اس کے اس انداز نے اتنے غصے میں ہونے کے باوجود بھی کایان کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔ وہ جتلانے والے انداز میں بولا۔

"رہی بات تمہارے قریب آنے کی تو اس کے لیے مجھے تمہیں پھنسانے کی ضرورت نہیں وہ میں جب چاہے آ سکتا ہوں۔"

اس کی بات پر وہ سر جھکا گئی۔ اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے وہ دوبارہ شرارت سے بولا۔

"یہ جو آج کل انڈین ڈرامے اور فلمیں دیکھ دیکھ کر تم نے اپنا دماغ خراب کر لیا ہوا انھیں دیکھنا چھوڑ دو................HOLLYWOOD کی دیکھا کرو تا کہ کچھ میرے مطلب کا بھی سیکھ سکو......."

آخر میں اس کا لہجہ ذو معنی ہو گیا جو حورین کے سر سے گزر گیا کیونکہ وہ اس بات میں الجھی تھی کہ کایان کو کیسے پتہ...؟

وہ اپنی حیرت ظاہر کرتے انتہائی معصومیت سے بولی۔

"آپ کو کیسے پتہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ میں واقعی میں رات کو ایسی مووی دیکھی تھی جس میں ہیرو اپنی ہیروئن کو ایسے ہی لالچ دیتا......اسی لیے تو میرا دماغ بھی خراب ہو رہا ان سب سے۔۔۔۔۔۔"

بے دھیانی میں اسے خود نہیں سمجھ آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے وہ بھی کایان کے سامنے۔۔۔۔

اس کی بات پر کایان نے دلچسپی سے پوچھا۔

"تو تم یہ بات مانتی ہو کہ میں تمہارا ہیرو ہوں اور تم میری ہیروئن........؟؟؟؟؟؟؟"

اس کے سوال پر اسے نئے سرے سے حیرت ہوئی۔ وہ منہ کھولے حیرت سی بولی۔

"میں نے ایسا کب کہا؟؟؟؟؟"

اس کے انداز پر کایان نے فلک شگاف قہقہ لگایا۔

اپنی کہی بات یاد آنے پر اور کایان کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ اس نے اپنی زبان دانتوں کے نیچے دی اور باہر کو بھاگنے لگی پر کایان نے اسے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ کر اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا۔

"یہ بتاؤ موویز میں کیا ایسی ہی باتیں دیکھتی ہوں اور سیکھتی ہو؟ کبھی رومینس کرنا بھی دیکھ کر سیکھ لیا کرو۔ "

"اس میں سیکھنا کیا وہ تو سب کو آتا ....."

ایک دفعہ پھر اس کی زبان پھسلی کایان نے بڑی دلچسپی سے اسے دیکھا جو اپنی بات کہنے کے بعد سرخ ٹماٹر بن گئی تھی۔

"اس کا مطلب تمہیں بھی رومینس کرنا آتا ہے.......؟"

وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"چھوڑیں مجھے پلیز ...."

وہ اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتے بولا۔

"ڈیڈ کو کیا کہہ رہی تھی........؟ تم نے کہا کہ میں الو تم سے بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا الٹا تمہیں بھی اپنی طرح کر دوں گا.........؟"

"نہیں............ میں......وہ Let me go...... مجھے جانا ہے۔"

وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے لگی پر کایان نے اسے کمر سے جکڑ کر اپنے اور قریب کر لیا۔ جب بھی کایان اس کے پاس آتا تھا اس کی حالت غیر ہونے لگتی تھی۔ کایان کی قربت کو برداشت کرنے کی ابھی اس میں ہمت نہیں تھی۔

کایان نے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے پھر اس کی آنکھوں پر..... حورین کا جسم کانپ رہا تھا اے سی کی ٹھنڈک میں بھی اسے پسینہ آ رہا تھا۔ کایان کے لب اس کے رخساروں کو چھو رہے تھے اور حورین کے دل کی دھڑکنیں بڑھنے لگیں اس سے پہلے کہ کایان کے لب کوئی اور گستاخی کرتے ماہ جبین بغیر دستک دیئے دروازہ کھول کر اندر آنے لگی پر اندر کا منظر دیکھ کر اس کے قدم وہی جم گئے کایان اور حورین نے بھی انھیں دیکھ لیا۔ کایان نے حورین کو اپنی بانہوں کے گیرے میں ہی قید رکھا۔ حورین شرمندگی کی وجہ سے سر جھکا گئی وہ غصے سے ماہ جبین سے مخاطب ہوا۔

"You are not allowed to come in without my permission now get lost from here you idiot."

ماہ جبین سوری کرتی وہاں سے چلی گئی جبکہ حورین سب کا سوچ کر غصے سے پھٹ پڑی۔

"آپ کتنے گھٹیا قسم کے انسان ہیں اس طرح کی گھٹیا اور ذلیل حرکتیں میرے ساتھ نہ کیا کرے۔ مجھ سے دور رہا کرے سمجھے آپ؟ کراہیت آتی ہے مجھے خود سے اور نفرت ہونے لگتی ہے اپنے آپ سے، اپنے وجود سے جب آپ میرے قریب آتے ہیں مجھے چھوتے ہیں۔ دور رہے آپ ...."

حورین کی باتوں سے کایان کی گرفت ڈھیلی پڑی تو حورین نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا وہ لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہوا۔ حورین کی باتوں سے جہاں وہ ہرٹ ہوا وہی وہ باتیں اس کا دماغ گھوما گئیں وہ غصے سے بولا۔

"کیا.. کہا تم نے.......... ؟میرے چھونے سے میرے قریب آنے سے تمہیں کراہیت آتی ہے؟ اپنے وجود سے نفرت ہوتی ہے؟ بس بہت ہو گیا یہ تماشا اب اور نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا باہر لایا اور پھینکنے کے انداز میں اسے گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

"یہ..... آپ.... کہا.... لے کر جا.. رہے ہیں.... مجھے....؟"

اس نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا

"تم سے دوری بہت برداشت کر لی بہت چھوٹ دے دی تمہیں جس کا تم ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو اسی لیے اب تمہیں تمہارے اصلی گھر لے کر جا رہا ہوں اور مجھے دوبارہ تمہاری آواز نہ آئے ورنہ تمہارا منہ مجھے اچھے سے بند کرنا آتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی ایک بڑے سے شاندار بنگلے کے باہر رکی۔ کایان نے گاڑی سے اتر کر حورین کی طرف آیا اور دروازہ کھول اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اندر لے گیا۔

"چھوڑیں.......... میرا ہاتھ............ یہ کہاں لے کر....... جا رہے... ہیں آپ........ مجھے نہیں جانا.......... چھوڑیں ...."

کایان نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے اسے کمرے میں لا کر بیڈ پر پھینکا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کے پاس آیا وہ سہم کر پیچھے ہٹی۔

"مجھ سے تمہیں بہت کراہیت آتی ہے نہ اور خود سے نفرت بھی جب میں تمہارے قریب آؤں؟ تو آج تمہاری ساری کراہیت اور نفرت کو ایک ہی دفعہ اچھے سے دور کر دیتا ہوا اپنے سارے حق وصول کر کے۔ "

کایان کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اس کی بات کا مطلب سمجھ میں آنے پر وہ ڈری سہمی پیچھے ہوتے ہوئے بیڈ کے دہانے سے جا لگی وہ اسے اپنی مضبوط گرفت میں لے کر اس پر جھکا وہ اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"بس اتنی تھی آپ کی محبت............؟زبردستی نکاح کر لیا.........زبردستی میری زندگی میں شامل ہو گئے ....زبردستی گھر لے آئے اور اب زبردستی اپنا حق وصول کرنے لگے ہر کام میں بس آپ کی مرضی..............؟یہ ہے آپ کی محبت............؟محبت نہیں حوس ہے یہ آپکی جسے آپ محبت کا نام دے رہے ہیں۔ "

"شٹ اپ حورین!"

کایان نے غصے سے بولتے ہوئے بیڈ کے دہانے پر ہاتھ مارا اور اسے اپنے اور قریب لاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سرد لہجے میں بولا۔

"یہ میری حوس نہیں عشقِ جنوں ہے حوس ہوتی تو تم سے نکاح نہ کرتا اور اتنے مہینے تمہاری قربت کے لیے انتظار نہ کرتا بلکہ اسی وقت بغیر کسی رشتے کے تمہیں حاصل کر چکا ہوتا ابھی بھی میں اپنے حقوق کا استعمال کرتے ہوئے بہت کچھ کر سکتا ہوں سمجھی تم..??????"

اپنی بات کہہ کر وہ پیچھے ہو گیا اس کی بات نے اسے دہلا کر رکھ دیا وہ غصے سے دوبارہ بولی۔

"اگر یہ آپ کی حوس نہیں عشقِ جنوں ہے تو زبردستی کیوں......؟اتنا ہی شوق ہے اپنے حقوق استعمال کرنے کا تو تب کرنا جب میں اپنی مرضی سے آپ کے گھر میں آپ کے اس کمرے میں آؤں۔ "

نا سمجھی میں جو وہ کہہ گئی اس پر اس نے اپنی زبان دانتوں کے نیچے دبائی اور اپنے لب کچلنے لگی اس کی اس حرکت پر کایان کے چہرے پر بڑی معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔اس نے ایک ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے لبوں کو اس کے دانتوں کی گرفت سے آزاد کیا اور بولا۔

“Stop biting your lips otherwise you know what I'll do”

"چلو تمہاری بات مان لیتا ہوں اپنے سارے حقوق اسی دن وصول کروں گا جب تم اپنی مرضی سے ہمارے گھر میں ہمارے کمرے میں آؤ گی۔اس کے بعد تمہارا بھی کوئی بہانہ نہیں سنوں گا اور اس سے پہلے میں ایسا کچھ نہیں کروں گا

لیکن ایک بات یادرکھنا دوبارہ تم نے یہ کراہیت والی بات کی یا کچھ بھی الٹا سیدھا کیا تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی بعد میں مجھے کسی بات کے لیے ذمہ دار مت ٹھہرانا کیوں کہ میں سب کچھ برداشت کرسکتا ہوں پر اپنے لیے تمہارے منہ سے ایسے الفاظ نہیں۔ تمہارے یہ الفاظ مجھے پاگل کر دیتے ہیں۔ یہ تمہاری پہلی اور آخری وارننگ ہے۔"

اپنی بات کہہ کر وہ حورین کے پاس ہی بیٹھ گیا وہ اٹھنے لگی پر کایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھایا اور بولا۔

"بہت مہینوں سے میں سکون کی نیند نہیں سوسکا تمہاری وجہ سے اسی لیے اب میرے پاس ہی بیٹھی رہو۔ "

"میری وجہ سے............... ؟ "وہ حیرانگی سے بولی۔

"ہاں تمہاری وجہ سے۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنا سر حورین کی گود میں رکھ دیا اور اسکا نرم و ملائم ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھ دیا حورین پہلے تو گھبرا گئی پر کچھ بھی نہ بولی اور نہ کایان کو ہٹایا۔

"جانتی ہو حور تم نے مجھے قسطوں میں لوٹا۔ جب پہلی دفعہ تمہیں دیکھا تو میرا سکون ختم ہو گیا دوسری دفعہ دیکھا تو میں بے چین ہو گیا تیسری دفعہ تو میری راتوں کی نیند ہی اڑ گئی اور جب چوتھی دفعہ دیکھا تو میں اپنی سدھ بدھ کھو بیٹھا اور ہر حد پار کر دی............ تم بہت ظالم ہو حور۔"

اپنی بات کہہ کر وہ چُپ ہو گیا۔ حورین اس کی باتوں پر حیران بھی تھی اور کھوئی ہوئی بھی۔ بے دھیانی میں وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔ کافی دیر بعد جب اس کو لگا وہ سو گیا ہے تو اس کا سر تکیے پر رکھ کر آہستہ سے اٹھی تو کایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو وہ اس کے اوپر آ گری۔ کایان نے اس کی کمر جکڑ لی۔

" تمہیں کہا نا میرے پاس رہو سکون بھی تم نے ختم کیا اب تمہارے بغیر نیند کیسے آئے گی؟"

"آپ.... چھوڑ......... دیں.......... آپ.... نے کہا تھا....... آپ.... کچھ......... نہیں....... کریں...... گے..... تو .... "

اس نے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا کیے تو وہ اسے محبت سے دیکھتا ہوا پیار سے بولا۔

"تو میں کب کچھ کر رہا ہوں؟ یہ سب تو نارمل سی بات ہے میں تو بس اپنی پیاری سی وائفی کو hug کر کے سونا چاہتا ہوں۔ "

کایان نے کروٹ بدلی اور حورین کو سینے سے لگائے آنکھیں موند لیں۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے سینے سے لگی رہی مواداا سے منع کر کے وہ کوئی اور مصیبت مول نہیں لینا چاہتی تھی۔ حورین کو اس کے دل کی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی جو اس کے دل میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی حورین کی دل کی دھڑکن کایان کے دل کی دھڑکن کے ساتھ چل رہی تھی جسے محسوس کر کے اس کے دل کا ارتعاش مزید بڑھ رہا تھا۔ کایان کی گرم سانسیں اس کے بالوں میں جذب ہو رہی تھیں۔ اس کے وجود سے آتی خوشبو اسے اپنے اندر اترتی محسوس ہو رہی تھی حورین نے سر اٹھا کر کایان کا چہرہ دیکھا۔

"ان جیسے لوگ ہمارے قسمت میں نہیں ہوتے آمنہ "

حورین کو آمنہ سے کہی اپنی بات یاد آئی جو اس نے پہلے دفعہ کایان کو دیکھ کر کہی تھی۔ آج وہی شخص اس کی قسمت تھا اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا پر اپنی قسمت پر رشک کرنے کے بجائے اسے کایان کا ساتھ منظور نہیں تھا پر دل کے کسی کونے میں کایان کے لیے محبت اور نرم گوشہ پوشیدہ تھا۔ وہ کتنی ہی دیر بے خودی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔ اس کے دل و دماغ میں عجیب سا شور مچا ہوا تھا کایان کی موجودگی میں اسے سکون بھی ملتا تھا اور بے چینی بھی ہوتی تھی زیادہ ڈر اس اس کی قربت سے لگتا تھا اس کی شدتیں برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا اور دوسرا کایان نے جس طریقے سے اسے اپنا بنایا تھا وہ غلط تھا اس وجہ سے وہ اس سے دور ہو گئی۔

کایان حورین کے مسلسل دیکھنے سے دسٹرب ہو رہا تھا پر وہ ایسے ہی رہا جیسے سویا ہو کیونکہ وہ جانتا تھا اگر وہ اٹھ گیا تو اس کی حور اس کی طرف اتنے پیار سے نہیں دیکھے گی اور اس سے دور ہو جائے گی پتہ نہیں حورین کے دل کو کیا ہوا اس نے تھوڑا اوپر ہو کر کایان کی وسیع پیشانی پر بوسہ دیا اور اس آنکھیں بند کر لیں جبکہ کایان کے لب مسکرا اٹھے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو کایان سو رہا تھا وہ ابھی بھی اس کی بانہوں میں تھی۔ کایان کے چہرے پر سکون، محبت اور سب کچھ پالینے کی چمک موجود تھی۔ حورین کو بھوک لگی ہوئی تھ اس نے کل شام کا کھانا کھایا ہوا تھا وہ اسے اٹھانا نہیں چاہتی تھی پر اس سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ وہ کایان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلا کر بولی۔

"کایان.........کایان....اٹھ جائیں ...."

کایان نے آنکھیں کھولیں۔ان آنکھوں میں نیند کا خمار تھا کچھ پل وہ ایسے ہی دیکھتی رہی پھر نظریں جھکا کر ہچکچاتے ہوئے بولی

"وہ.......مجھے.......بھوک.......لگی ہے۔"

اسے نیند سے کوئی جگائے تو وہ پورا گھر سر پر اٹھالیتا تھا اور اس انسان کی شامت پکی تھی جو اسے اٹھاتا تھا پر حورین کا اٹھانا اسے اچھا لگا اس کے اٹھانے پر وہ پیار سے مسکرا دیا اور اس کے پیشانی پر لب رکھے پھر بولا۔

"تم فریش ہو کر آؤ تب تک کھانا بھی آجاتا۔"

وہ اٹھ کر واش روم چلی گئی جب وہ فریش ہو کر نکلی تو سامنے کھانا موجود تھا کایان نے سر کے اشارے سے اس بلایا تو وہ جا کر اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہ جبین نے جو دیکھا تھا وہ صرف اس تک کیسے محدود رہ سکتا تھا اس نے ثمارہ اور میم کے ساتھ ساتھ پورے سکول کو سب بتا دیا جو حورین کو اچھے سے جانتے تھے انھوں نے تو ان سنی کر دی۔کچھ نے یقین کیا اور کچھ نے نہیں۔انھوں نے حورین کو برا بھلا سنانے کے لیے کال کی تا کہ وہ خود ہی سکول نہ آئے کیوں کہ کایان کے بزنس کا رول تھا کسی بھی ایمپلائی کو اونر کے علاوہ کوئی اور نہیں نکال سکتا تھا۔

انھوں نے حورین کو کال کی۔حورین نہا رہی تھی مسلسل بیل کی آواز پر انھوں نے کال ریسور کی موبائل کو دیکھ کر وہ حیران ہوئیں کہ حورین کے پاس اتنا مہنگا فون کہاں سے آیا۔۔۔۔؟مس ماہ جبین کالنگ لکھا آرہا تھا انہوں نے کال ریسور کر لی اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتیں ماہ جبین زہر خند لہجے میں بولی۔

"تمہیں آج کے بعد سکول آنے کی ضرورت نہیں۔ویسے بھی کس منہ سے سکول آؤ گی؟اپنے ہی باس کے ساتھ چکر چلاتے تمہیں شرم نہیں آتی؟منہ کالا کرنا تھا تو کہیں اور کرتی۔"

"یہ شریفوں کی جگہ ہے یہاں تم جیسی کیرکٹر لیس (character less) لڑکی کے لیے کوئی جگہ نہیں۔"

میم نفیسہ کی آواز ابھری ان کے بولنے کے بعد ثمارہ بی بولی۔

"شکل سے تم اتنی معصوم بنتی ہو اور جہاں امیر پارٹی دیکھی سب کچھ بھلائے اس کے ساتھ رنگ رلیاں منانے لگ گئی اب دوبارہ سکول قدم نہ رکھنا۔"

یہ کہہ کر انھوں نے کال بند کر دی جبکہ حلیمہ بیگم سکتے کے عالم میں کچھ بول ہی نہ سکیں فون بند ہونے کے بعد بھی انھوں نے فون کان سے لگایا ہوا تھا ان کا سکتہ حورین کی آواز سے ٹوٹا۔

"مما ناشتہ دے دیں سکول کے لیے دیر ہو رہی ہے۔"

"حورین تمہارے پاس یہ فون کہاں سے آیا؟"

انھوں نے کھوئے کھوئے انداز میں پوچھا تو وہ گھبرا گئی کہ وہ ان سے جھوٹ بھی نہیں بول سکتی تھی۔

"مما.... وہ........ سکول.... میں سر.... نے دیا تھا........؟"

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں کس خوشی میں؟"

ان کا لہجے میں غصہ تھا اس سے پہلے کی وہ کچھ کہتی الیاس صاحب بولے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ناشتہ کرنے کے لیے آئے تھے۔

"حورین کی پرفارمنس پورے سکول میں ٹاپ پر تھی اس کے سٹوڈنٹس کا رزلٹ بھی 100٪ تھا تو اسی لیے اسے یہ گفٹ ملا اپنے سر کی طرف سے۔ اس میں اتنا غصہ کرنے والی کون سی بات ہے.....؟ حورین نے اسی دن مجھے بتا دیا تھا۔"

ان کی بات پر حورین نے اپنے پاپا کو نم آنکھوں سے دیکھا جنھوں نے اس کے لیے جھوٹ بولا تھا۔

"ہیمم م م م م .... ٹھیک ہے حورین تم ناشتہ کرو آج جاب پر جانے کی ضرورت نہیں گھر پر ریسٹ کرو۔ میں آتی ہوں ابھی ....."

الیاس صاحب کی بات سن کر وہ مطمئن ہو گئیں ان کے دماغ میں یہی آیا کہ وہ لوگ ان کی بیٹی کی ترقی سے جلتے ہیں اسی لیے اسے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انھوں نے ان کی بیٹی کے بارے میں ایسی باتیں کیں تھیں وہ کیسے انھیں چھوڑ سکتی تھیں۔

"آپ کہاں جا رہی ہیں بیگم آپ بھی ناشتہ کریں۔"

"نہیں آپ لوگ ناشتہ کریں میں ایک بہت ضروری کام کر کے آئی۔ "

"پاپا... آپ... کو میری وجہ سے جھوٹ بولنا پڑا I am sorry"

اپنی بات کہہ کر وہ رونے لگی تو الیاس صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور چُپ کرواتے ہوئے بولے۔

"ڈونٹ بی سوری میں جانتا ہوں میری حورین کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتی تو سوری نہیں بولو۔"

"پاپا... وہ فون...... کایان..... نے دیا تھا وہ.... ہمارے سکول کے..........."

"جانتا ہوں وہ تمہارے سکول کا اونر ہے۔"

اس کی بات کو انھوں نے مکمل کر دیا وہ حیرانگی سے الیاس صاحب کو دیکھنے لگی۔

"پاپا آپ کو کیسے پتہ........؟ آپ کایان کو جانتے ہیں...؟"

"جانتا ہوں بہت اچھی طرح وہ وہی انسان ہے جس کی وجہ سے میری بیٹی رات کو سکون کی نیند نہیں سو سکتی تھی پر اسی انسان کی وجہ سے میری بیٹی کا ڈر بھی چلا گیا وہ اب پہلے کی طرح رات کو ڈرتے ہوئے روتے ہوئے نہیں اٹھتی سکون کی نیند سوتی ہے۔"

الیاس صاحب نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا تو کتنی ہی دیر وہ آنسو بہاتی رہی اور انھوں نے اسے چُپ کروایا۔

"پاپا میں آپ کو بتانا چاہتی تھی پر سمجھ نہیں تھا آ رہا کیا بتاؤں اور کیسے بتاؤں؟ اور آپ پلیز مما کو اس بارے میں کچھ نہ بتایئے گا- آپ ان کی عادت سے واقف ہیں وہ مجھ سے دور ہو جائیں گیں دوبارہ پہلے کی طرح کہ میں نے ان سے جھوٹ بولا اور انھیں اندھیرے میں رکھا-"

"حورین بیٹا رونا بند کرو- میں تمہارا باپ ہوں تمہاری ہر بات بغیر کہے سمجھ جاتا ہوں- میں نے سب کچھ تم پر چھوڑا ہوا ہے کیونکہ زندگی تم نے گزارنی ہے تو اس بارے میں فیصلہ بھی تمہارا ہونا چاہیے اور میں اس دن کا انتظار کروں گا جب تم مجھے اس رشتے کے بارے میں اپنے فیصلے سے آگاہ کرو گی اور میں تمہاری مما کو کچھ نہیں بتاؤں گا کیونکہ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم اپنی مما کو سب خود بتاؤ جیسے مجھے بتاتی ہو- چلو اب ناشتہ کرو۔"

وہ سر جھکا گئی اس کے دل میں اپنے پاپا کا مرتبہ پہلے سے بھی کئی گناہ بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں آکر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگی کیونکہ اس کی ممانے اسے آج چھٹی تو کروادی تھی پر کایان کو بتانا بھی ضروری تھا ورنہ وہ سیدھا گھر آجاتا ہمت کر کے اس نے کانٹیکٹ لسٹ سے کایان کا نمبر ڈھونڈا اسے زیادہ ڈھونڈنا نہیں پڑا فرسٹ پر ہی کایان کی دلکش تصویر کے ساتھ ہبی (hubby) لکھا ہوا تھا۔ اس نے کال کی پہلی ہی بیل پر اس نے کال ریسو کر لی۔

"ممانے آج سکول آنے سے منع کیا تو میں نہیں آسکتی سوری اللہ حافظ۔"

ایک ہی سانس میں اپنی بات مکمل کر کے اس نے فون بند کر دیا۔

اس کی اس حرکت پر حیران ہوا اور اسے غصہ بھی آیا وہ اسے کال بیک کرنے لگا پر اس کا نمبر بند آرہا تھا اس کا غصہ مزید بڑھ گیا۔

"لگتا ہے مڈیم آپ سے روبرو ملنا ہی پڑے گا۔"

وہ اٹھ کر اپنے آفس سے باہر آگیا۔ پرنسپل آفس سے اسے کسی کے لڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پہلے تو اس نے اگنور کر دیا۔ پر یہ آواز جانی پہچانی تھی اور حورین کے نام پر اس کے قدم تھمے اور وہ مڑ کر پرنسپل آفس چلا گیا۔

حلیمہ بیگم سیدھا سکول آئیں ثمارہ نے پہلے تو انھیں میم سے ملنے نہیں دیا تو وہ زبردستی ان کے آفس میں آئیں ان کے ساتھ ثمارہ بھی آگئی ماہ جبین اور آمنہ پہلے سے وہاں موجود تھی۔ انھیں دیکھتے ہی وہ غصے میں ان پر برسنا شروع ہو گئیں آمنہ کے پوچھنے پر انھوں نے اسے ساری بات بتائی۔

"آپ لوگوں میں شرم و حیا نہیں میری معصوم بچی پر تہمت لگاتے آپ لوگوں کے ضمیر نے ملامت نہیں کی؟"

"او بی بی تمہاری بچی جتنی معصوم ہے نہ وہ ہم سب جانتے ہیں دودھ کی دھلی نہیں ہے تمہاری بیٹی ڈورے ڈال رہی ہے ہمارے سر پر۔"

میم طنزیہ لہجے میں بولیں۔

"یہ آپ کہہ رہی ہیں.....؟ آپ کا ہر کام اس نے کیا رات کو 12 بجے بھی آپ اسے کال کر کے کام کرواتی رہی ہیں جو دوسرے سٹاف کا کام تھا جتنی آپ اسے سیلری دیتی ہیں اس سے چار گنا زیادہ آپ کام کرواتی ہیں پھر بھی اس نے کبھی اُف تک نہیں کی اور آج آپ حورین کے بارے میں ایسے کہہ رہی ہیں....؟"

آمنہ شاک کی کیفیت میں مبتلا ہو کر بولی تو ماہ جبین بھی زہر خند لہجے میں بولی۔

"حورین یہاں پڑھانے نہیں آتی عیاشی کرنے آتی ہے امیر لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے آتی ہے۔"

"چار سال سے وہ یہاں ہے کبھی آپ نے اسے ایسی کوئی حرکت کرتے نہیں دیکھا آپ نہیں چاہتیں وہ جاب پر آئے تو سیدھے سے منع کر دے ایسے گھٹیا قسم کے الزامات تو نہ لگائیں۔"

حلیمہ بیگم غصے سے تیز آواز میں بولیں اور آمنہ بھی بولی۔

"آپ کتنی چھوٹی سوچ کے مالک ہیں۔ میں اور حورین یہاں ایک منٹ نہیں رکے گے۔"

"مجھے تو لگتا اس کی یہ ماں بھی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ساتھ اس کی یہ چمچی آمنہ جو اس کی اتنی سائیڈ لے رہی ہے"۔

ثمارہ نے بھی اپنی نفرت اگلی کیوں کہ وہ کایان پر ڈورے ڈالتی تھی اور وہ اسے گھاس نہیں ڈالتا تھا بات تو دور کی بات ہے اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا اور اس سے یہ بات نہیں ہضم ہو رہی تھی کہ کایان حورین کو اتنی اہمیت دے رہا ہے۔

ان کی بحث کو اندر آتا کایان سن چکا تھا اس کے آتے ہی ماحول میں سناٹا چھا گیا۔اس نے سرد اور روب دار آواز میں پوچھا۔

"کوئی مجھے بتائے گا یہاں کیا ہو رہا؟ یہ میرا اسکول ہے کسی کا گھر یا جنگ کا میدان نہیں ہے۔"

اس کی بات پر سب نے اس دیکھا حلیمہ بیگم اسے دیکھ کر حیران تھیں جبکہ وہ خود انھیں یہاں دیکھ کر حیران تھا۔

"کایان بیٹا آپ..........؟"

ان کے منہ سے اس کا نام نکلا۔کایان نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے اس کے سر پر پیار دیا تو اس نے پوچھا۔

"کیسی ہیں آپ؟ اور آپ یہاں...ایسے.....؟ خیریت؟"

"جی....میں حورین اور آمنہ کو لینے آئی تھی یہ لوگ یہاں جاب continue نہیں کر سکتیں۔"

حلیمہ بیگم نے جھوٹ بول دیا کیونکہ بیٹی کا معاملہ تھا اور انھیں ڈر تھا کہ کایان کہی ان کی بچی کو ہی غلط نہ سمجھے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا جھوٹی بات بھی 5،6 لوگ کہے تو انھیں سچ لگنے لگتا ہے۔ حلیمہ بیگم کی بات پر آمنہ نے ان کی طرف دیکھا جیسے اشارہ سے کہہ رہی ہو کہ سچ بتائیں اور یہ چیز کایان نے بھی نوٹ کر لی اس نے رعب دار آواز میں دوبارہ پوچھا۔

"یہاں میرے آنے سے پہلے کیا چل رہا تھا؟ آپ سب سے پوچھ رہا ہوں بتائیں۔"

اس کی بات پر سب خاموش رہے تو اس نے آمنہ سے پوچھا۔

"مس آمنہ آپ بتائیں یہاں کیا ہو رہا تھا؟ اور ذرا بھی جھوٹ میں برداشت نہیں کروں گا۔"

اس نے سختی سے تردید کی تو آمنہ نے کسے رٹے ہوئے طوطے کی طرح ساری بات بتا دی۔ غصے سے اس کی رگیں تن گئیں۔ وہ نہایت غصے میں بہت بدتمیزی سے دھاڑا۔

"آپ لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی حور کے بارے میں فضول بکواس کرنے کی؟ کبھی آپ لوگوں نے خود کے گریبان میں جھانک کر دیکھا ہے؟ مس ماہ جبین! آپ کہاں کہاں ڈنر کرنے جاتی ہیں اور کس کس کے ساتھ میں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔ مس ثمارہ آپ نے تو آتے ہی سب کی غیر موجودگی میں اکبر صاحب کے گھر میں انٹری کی تھی آپ سے اس دن بھی کہا تھا اپنے کام سے کام رکھیں ورنہ آپ کی تصویریں جس جس کے پاس ہیں وہاں سے وائرہوتے وقت نہیں لگتا اور مس نمرہ آپ؟ آپ خود جوان بیٹی کی ماں ہو کر کسی کی بیٹی پر انگلی اٹھا رہی ہیں؟ آپ سب نے جتنے فراڈ کیے سب کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے اور ان سب کے باوجود آپ سب اس معصوم کے بارے میں بات کر رہے تھے؟ اس کے بارے میں بات کر کے بہت غلط کیا آپ لوگوں نے۔ چھوڑوں گا نہیں تم سب کو اب بس اپنی خیر مناؤ دیکھو میں کیا کرتا ہوں.....؟ اور اب سکول آنے کی بھی ضرورت نہیں۔"

پھر وہ حلیمہ بیگم سے مخاطب ہوا۔

"میں جانتا ہوں میرے سٹاف کی غلطی ہے اور اس غلطی کی انھیں ایسی سزا ملے گی کہ ساری زندگی یاد رکھیں گے اور آپ بے فکر رہیں آپ کی بیٹی بہت معصوم اور پاکیزہ ہے اس کے کردار اور عزت پر کبھی کوئی آنچ نہیں آئے گی نہ کوئی کبھی انگلی اٹھائے گا اور نہ میں کبھی کسی کو ایسا کرنے دوں گا۔"

اس کی بات پر ان تینوں کے پیروں سے زمین کھسک گئی انھیں گویا سانپ سونگھ گیا دوسری طرف حلیمہ بیگم اور آمنہ اس کی باتوں اور اتنے بڑے فیصلے کی وجہ سے حیران کن تھیں۔ حلیمہ بیگم کو اب سمجھ آیا کہ کایان اس سکول کا مالک ہے اور حورین جس سر کا کہہ رہی تھی وہ اور کوئی نہیں کا کایان تھا۔ انھیں اس پر فخر محسوس ہوا اور ان کے دل سے سارے خدشات دور ہو گئے انھیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ان کی بیٹی کے لیے کایان سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔"

مس آمنہ آپ اپنی کلاس میں جائیں اور ان تینوں کو یہاں سے باہر نکالیں مجھے یہ یہاں نظر نہ آئیں۔"

"سر ہمیں معاف کر دیں سکول سے نہ نکالیں پلیز........."

ان لوگوں نے بہت معافیاں مانگی پر کایان سننے کو تیار ہی نہیں تھا وہ حلیمہ بیگم کو وہاں سے لے کر چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ان کے ساتھ گھر آیا خود حورین کو لینے۔ حلیمہ بیگم نے اسے صوفے پر بیٹھایا اور کہا۔

"میں حورین کو بلاتی ہوں پر اس سے پہلے تم یہ بتاؤ کافی لاؤں یا چائے؟"

"ڈیڈ نے آپ کے ہاتھوں کی بنی کافی کی بہت تعریف کی ہے تو وہی پلا دیں اور اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں خود حور سے بات کر لوں؟"

"نہیں بیٹا اعتراض کیسا داماد ہو تم اس گھر کے اور حورین کے شوہر۔ جاؤ اسی کے کمرے میں اس سے بات کر لو۔ یہ سامنے اسی کا کمرہ ہے میں تب تک کافی بناتی ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ کچن کی جانب چلی گئیں جبکہ وہ حورین کے کمرے کی جانب آ گیا۔

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ بیٹھی لیپ ٹاپ سامنے رکھے horror movie دیکھنے میں مگن تھی اور ہاتھ میں popcorn پکڑے ہوئے تھے وہ اندر آنے کا ارادہ ترک کر کے وہی دروازے میں ہی کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا وہ مووی میں پوری طرح کھوئی ہوئی تھی۔ مووی کے سین میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی اسی طرح کمرے میں بھی مکمل خاموشی تھی کہ اس خاموشی کو فون کی آواز نے توڑا وہ ڈر کے مارے اچھل ہی پڑی جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود popcorn کچھ اس کے کپڑوں پر گرے کچھ بیڈ اور فرش پر اور کچھ اس کے بالوں میں اٹک گئے کایان نے یہ منظر دیکھ کر بڑی مشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔

حورین نے فون اٹھایا اور دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے غصے سے بولی۔

" نکمی... بد تمیز.... ڈرا دیا تھا مجھے اتنے مزے سے مووی دیکھ رہی تھی پر تمھارے فون نے دل دہلا کر رکھ دیا اگر میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو سوچا میرے فیوچر babies کا کیا بنتا؟ تم تو ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی ان کی ماں کو مار کر ان کے لیے سارے راستے بند کرنے پر تلی ہو۔"

اس کی باتوں پر کایان کے لیے اپنی ہنسی روکنا بہت مشکل ہو رہا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی حور اتنی باتیں کرتی ہے اور ایسی باتیں کہ اگلا بھی سوچ میں پڑ جائے۔

" تمہیں مووی اور اپنے future babies کی پڑی ہے پتہ بھی ہے یہاں کیا ہو گیا اور تم سکول کیوں نہیں آئی؟"

آمنہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

" مما نے کہا تھا کہ آج میں گھر پر رہ کر ریسٹ کروں اسی لیے نہیں آئی اور سکول کیا ہوا؟"

اس کے پوچھنے پر آمنہ نے اسے سارا واقعہ بتا دیا اور سکول آنے کا کہہ کر کال بند کر دی۔ اس کی بات سن کر وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی اسے کب سے اپنے آس پاس سے جانے پہچانی خوشبو آ رہی تھی جسے وہ مسلسل نظر انداز کر رہی تھی کہ وہ یہاں نہیں ہو سکتا اس نے کچھ سوچ کر کایان کو کال ملائی بیل کی آواز اسے اپنے قریب سے آ رہی تھی اس نے آواز کو سمت دیکھا تو وہ دروازے میں ٹیک لگائے بڑی دلکش مسکراہٹ چہرے پر سجائے شرارت بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے یہاں دیکھ کر وہ گھبرا گئی اور اس فوراً اس کے پاس گئی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لائی اور تھوڑا باہر سر نکال کر اِدھر اُدھر دیکھ کر تسلی کی کہ کسی نے دیکھا تو نہیں پھر روم میں آ کر دروازہ بند کر لیا اس نے ابھی بھی کایان کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا وہ گھبراہٹ سے بولی۔

" آپ....... یہاں....... کب..... کیسے.........؟"

وہ اس کے قریب ہوا اور اس کے بالوں سے popcorn نکالتے ہوئے بولا۔

" جی مسز کایان میں یہاں وہ بھی تب جب آپ مووی دیکھنے میں بزی تھی اور ایک فون کی بیل سن کر ڈر گئی اور پھر ہمارے future babies.........."

وہ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بولی۔

"آپ......جائے یہاں سے.......کوئی دیکھ لے گا.....؟"

مجھے روم میں لا کر تم نے ہی دروازہ بند کر دیا اور ابھی بھی میرا ہاتھ پکڑ ہوا ہے اور جانے کا کہہ رہی ہوں...؟ارادے کیا ہیں آپ کے بیگم صاحبہ.......؟"

اس نے معنی خیزی سے کہا تو وہ سٹپٹا گئی اور غصے سے بولی۔

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟"

تمہیں لینے آیا ہوں کہا تھا نا کہ تمہیں ایک بھی چھٹی allow نہیں۔"

"میں نہیں آسکتی آپ کو کال کرکے وجہ بتائی تھی پلیز جائیں مما آگئی تو بہت مسلہ ہو گا پہلے سکول میں اتنا کچھ کر دیا آپ نے۔"

"کوئی مسلہ نہیں ہو گا میں تمہاری مما کے ساتھ ہی گھر آیا ہوں اور انہی کی اجازت سے تمہارے کمرے میں بھی۔

انھوں نے ہی کہا ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ سکول لے جاوں۔"

وہ بڑے بڑے لوگ سکون سے اپنی بات مکمل کر کے بیڈ پر بیٹھ گیا جہاں تھوڑی دیر پہلے حورین بیٹھی تھی۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں........."

وہ بے یقینی سے بولی۔

"میں تم سے کیوں جھوٹ بولنا ہے........؟وہ ابھی میرے لیے کافی بنانے گئی ہیں آتی ہیں تو خود پوچھ لو۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین دیکھی تو اپنے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے وہ حیرانگی سے بولا پر اس کے کی آنکھوں میں شرارت چھپی ہوئی تھی۔

"تم یہ مووی دیکھ رہی تھی؟یہ تو adult مووی ہے تم اتنی رومینٹک مووی دیکھ رہی تھی.....؟مانا میں نے تمہیں کہا تھا دیکھنے کو پر مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم اتنی جلدی عمل کرو گی۔"

"نہیں........نہیں اس میں ایسا کچھ نہیں ہے......"

کایان کی بات پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی اس نے وہ مووی پہلے نہیں دیکھی تھی اور اس نے ابھی ابھی شروع کی تھی اسے خود نہیں پتہ تھا کہ اس میں ایسا کچھ ہو گا۔

Urdu Novels Ghar

وہ حورین کے قریب آیا اور جذبے لٹاتی آنکھیں اس پر گاڑھے ہوئے بولا۔

"ویسے تو بڑی رومینٹک موویز دیکھتی ہو لیکن جب یہی سب میں کروں تو تمہارے پسینے کیوں چھوٹنے لگتے ہیں اتنا گھبراتی کیوں ہوں میری قربت سے......؟"

"وہ............ مما.......... نے...... کافی بنالی.......... ہونی ہے......."

کایان کی باتوں کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا تو اس نے وہاں سے راہ فرار اختیار کی اور وہاں سے بھاگ گئی۔

کایان بھی باہر آیا تو حلیمہ بیگم ان دونوں سے بولیں۔

"بیٹا تم کافی پیو تب تک حورین تم جاب پر جانے کے لیے تیار ہو کر آجاؤ۔ کایان خود تمہیں لینے آیا ہے۔"

"مما آپ انھیں کیسے جانتی ہیں؟"

اس نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ وہ حیران تھی کہ کیسے اس کی مما نے کسی غیر کو اس کے کمرے میں آنے کی اجازت دی اور اب اس کے ساتھ بھیج رہی ہیں۔

لو بھئی نئی بات سن لو میں اپنے بھتیجے کو نہیں جانوں گی تو اور کون جانے گا.......؟ یہ میرے بھائی جان کی اکلوتی اولاد ہے۔ اتنے عرصے بعد مجھے ملا ہے۔"

ان کی بات پر وہ شاک میں تھیں۔

"یہ کیسے ہو سکتا مما؟ آپ نے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی تو یہ............؟"

اس کے پوچھنے پر انھوں نے سرد آہ لیتے ہوئے اسے ساری بات بتادی۔

وہ کبھی حیرانگی سے کایان کو دیکھ رہی تھی تو کبھی اپنی مما کو جو اسے کایان کے بارے میں اور اپنے بھائی کے بارے میں بڑے فخر سے بتا رہی تھیں وہ جو کایان کا سچ بتانے کا ارادہ رکھتی تھی وہ چپ کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی اور تیار ہو کر باہر آگئی۔ سب کچھ سچ بتا کر وہ اپنی مما کے دکھ کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی پر حقیقت سے وہ خود بھی انجان تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سکون سے سو رہی تھی کہ اس کا فون بجا اس نے سوئے ہوئے کال ریسیو کی تو ماہ جبین کی روئی ہوئی آواز ابھری۔

"حورین ہم نے اس دن جو بھی کیا اس کے لیے ہمیں معاف کر دو یہ نوکری ہم تینوں کے لیے بہت ضروری ہے تم پلیز سر سے بات کر دو وہ ہمیں جاب پر رکھ لیں۔ ثمارہ کا بھی رو رو کر برا حال ہے۔"

"حورین بیٹا میں بھی تم سے معافی مانگتی ہوں۔ماں کی جگہ ہوں تمہاری۔ ہمیں تم پر بہتان نہیں لگانا چاہیئے تھا۔"

میم کی بات وہ فوراً بولی کیونکہ وہ کسی کو اپنی وجہ سے پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"آپ میری بڑی ہیں آپ معافی نہ مانگنے میں بات کروں گی آپ لوگ 11 بجے تک سکول آجانا۔"

اپنی بات کہہ کر انھیں تسلی دے کر اس نے فون بند کر دیا۔

ان تینوں نے اپنے فرضی آنسو صاف کیے اور ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا انھیں زیادہ فکر جاب کی نہیں کایان کی باتوں کی تھی اس کے پاس موجود ثبوتوں کی تھی وہ کسی بھی قیمت اپنی پوزیشن خراب نہیں ہونے دے سکتیں تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کایان اسے لینے آیا جب سے حورین کو پتہ چلا تھا وہ اس کا کزن ہے اس نے اسی دن حلیمہ بیگم کو کہہ دیا تھا کہ وہی حورین کو لینے اور چھوڑنے آیا کرے گا اور کسی نے اس بات ہر کوئی اعتراض نہیں کیا۔الیاس صاحب نے بھی نہیں۔ حورین نے کایان کے کزن ہونے والی بات آمنہ کو بتائی وہ بھی کتنی ہی دیر اس کی طرح شاک میں رہی پر بعد میں بہت خوش بھی ہوئی کہ اب انھیں بے فضول کسے کے طعنے سننے کی ضرورت نہیں ہے۔

کایان کے ساتھ جانے والی بات پر وہ تھوڑا کنفیوز تھی پر جب اس کے پیرنٹس کو کوئی اعتراض نہیں تھا تو وہ کایان کو لے کر کوئی اعتراض بھلا کیسے کر سکتی تھی......؟

وہ ناراض سی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی اور رُخ موڑ لیا۔

اس کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹاٹ کر دی پر وہ مسلسل رخ موڑے بیٹھی تھی۔اسے ایسے دیکھ کر آخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"کیا ہوا حور ایسے ناراض کیوں بیٹھی ہو؟"

"مجھے سکول نہیں جانا۔۔۔"

وہ منہ پھولا کر بولی اس کے اس انداز پر اسے حورین پر بہت پیار آیا تو وہ اسے اسی کی بات سے تنگ کرتے ہوئے بولا۔

"تو پھر ہمارے اپنے گھر چلے...؟ کیا خیال ہے babies پلین کر لیں؟"

اس کی بات پر حورین نے اسے غصے سے گھورا تو وہ سیریس ہوتے ہوئے بولا۔

"بتاؤ کیوں نہیں جانا؟"

"میں آپ سے جو مانگوں وہ آپ مجھے دے گے؟"

حورین کے اس سوال پر وہ مسکرا کر پختہ لہجے میں بولا۔

"آزما کر دیکھ لو۔"

"تو ٹھیک ہے پر میم اور باقی دونوں کو ان کی جاب واپس کر دیں ورنہ میں بھی نہیں جاؤں گی۔"

حورین کی اس بات پر کایان کے پاؤں بریک پر لگے اور گاڑی ایک جھٹکے سے روکی۔ وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر قریب لایا اور خونخوار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے غصے سے بولا۔

"میں ان تینوں کا نام دوبارہ تمہارے منہ سے نہ سنوں۔ تم نے نہیں آنا تو میرے ساتھ گھر چلو پر ان لوگوں کو میں سکول میں کسی بھی قیمت پر گھسنے نہیں دوں گا۔ ان کا وہ حال کروں گا کہ ساری زندگی کسی سے بھی نظریں ملاتے ہوئے بھی ڈرے گیں انھوں نے میری حور کے بارے میں فضول اور گھٹیا بکواس کی میں انھیں کیسے ایسے چھوڑ دوں؟"

"آپ ایسا کچھ بھی نہیں کرے گے آپ میرے لیے کیا اتنا بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔؟ معاف کر دیں انھیں اور واپس آنے دے میرے لیے..."

وہ اس کی ساحر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مان بھرے لہجے میں بولی۔

"حور.........تم........."

اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس نے غصے سے سٹیرنگ ویل پر ہاتھ مارے اور گاڑی سٹاٹ کر دی۔

"کایان................"

"Not a word Hoor"

اس نے سختی سے اسے چپ رہنے کی تردید کی پھر سکول کے گیٹ کے باہر گاڑی روک کر بولا۔

"جاؤ حور سکول آگیا۔"

"پر.........آپ......"

اس کی بات کاٹ کر دوبارہ کر وہ بولا۔

"میں نے کہا جاؤ حور......."

وہ سہم کر گاڑی سے اتر گئی۔اس کے اترتے ہی کایان زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔

"حور تم ہر دفعہ میرا ضبط آزماتی ہو اور مجھے مشکل میں ڈال دیتی ہوں۔ جنھوں نے تمہارے بارے میں بات کی میں انھیں اپنی آنکھوں کے سامنے کیسے برداشت کر سکتا ہوں....؟ جنھوں نے تمہارا نقصان کرنے کی کوشش کی تم مجھ سے ان کے لیے بھلائی کی امید کیسے رکھ سکتی ہو؟ میں تو ان کا انجام سوچ لیا تھا پر تم حور............"

کافی دیر وہ سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا حورین کی بار بار کال آرہی تھی اس نے اس سے بات نہیں کی بس اسے میسج سینڈ کر دیا کہ وہ سکول نہیں آرہا تو وہ اسے بار بار کال نہ کرے۔ اور ولید کو کال کر کے اسے کچھ بھی کرنے سے منع کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نے آج بچوں کی کوئی کلاس نہیں لی تھی۔وہ کایان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔وہ بار بار اسے کال کر رہی تھی پر وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا پھر تھوڑی دیر بعد اسے کایان کا میسج موصول ہوا جس میں اس نے کہا تھا کہ وہ آج نہیں آئے گا۔ یہ آمنہ کا بھی فری پیریڈ تھا آمنہ نے اس کی اور اپنی چائے منگوائی۔وہ کایان کے خیالات میں اس قدر کھوئی تھی کہ چائے اس کے اوپر گر گئی۔ یہ شکر تھا کہ چائے گرم نہیں تھی ورنہ وہ جل جاتی۔

"آمنہ یہ شرٹ تو خراب ہو گئی ہے بھی وائٹ کیا کروں.......؟"

وہ پریشانی سے بولی۔

"شرٹ چھوڑو تم یہ بتاؤ تم ٹھیک ہو؟"

اس نے فکرمندی سے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہو پر یہ شرٹ....؟"

"ایسا کرو میں ٹیلر کو ماپ دینے کے لیے شرٹ لائی تھی تم وہ پہن لو اور اسے دھولو۔"

تمہارے کپڑے مجھے کیسے آنے ہیں اتنی تو ان کی فٹنگ ہوتی ہے اور میں ایسے کپڑے پہن کر سکول میں تو نہیں گھوم سکتی اور سٹاف روم کے واش روم میں رش ہی اتنا ہوتا کبھی کوئی منہ دھونے آ رہی ہوتی ہے تو کبھی کبھی کوئی ٹچ اپ کرنے۔"

وہ منہ بنا کر بولی تو آمنہ اس کا گال کھینچتی ہوئی بولی۔

"تو سر کے آفس کا واش روم استعمال کر لو۔ لگتا ہے آج سر نے نہیں آنا آگے پیچھے تو جلدی آ جاتے ہیں 11 بج گئے ابھی تک نہیں آئے تو وہی چلی جاؤ۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب وہ بے فضول گاڑی چلاتے تھک گیا تو واپس سکول آ گیا وہ تینوں ریسیپشن پر ہی تھیں اسے دیکھتے ہی وہ اس کی طرف آئیں تو کایان ان کی طرف دیکھے بغیر سخت لہجے میں بولا۔

"تم تینوں کل سے واپسی ری جوائن کر سکتی ہو۔ میں صرف حور کے کہنے پر تم لوگوں کو آنے کے اجازت دی دوبارہ ایسا کچھ ہوا تو پھر مجھے کچھ بھی کرنے سے کوئی بھی روک سکتا۔"

اپنی بات کہہ کر وہ اپنے آفس میں چلا گیا جبکہ ان تینوں نے سکھ کا سانس لیا وہی ثمارہ کے دل میں حورین کے لیے حسد بڑھ گیا۔

وہ آفس میں آیا تو اس کی چیئر پر وائٹ دوپٹہ رکھا ہوا تھا جو ہلکا سا گیلا تھا وہ جانتا تھا یہ ڈوپٹہ حورین کا ہے اور ویسے بھی اس کے آفس میں آنے کی ہمت بس حورین کر سکتی تھی کایان نے وہ ڈوپٹہ اٹھایا اور اسے ڈرا میں رکھ دیا اتنے میں حورین واش روم سے باہر آتے ہوئے بولی۔

"آمنہ! میری شرٹ......."

کایان کو دیکھ کر اس کی باقی کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

دوسری طرف وہ اسے دیکھ کر مبہوت ہو کر رہ گیا۔

وہ ہمیشہ کھلے کپڑے پہنتی تھی صبح اس نے وائٹ شرٹ پہنی تھی پر اس وقت وہ بلیک شرٹ میں ملبوس تھی جس میں اس کا پورا سراپا واضح ہو رہا تھا اور ساتھ اس شرٹ کا گلا کافی ڈیپ تھا وہ ہڑبڑاتی ہوئی چیئر کی طرف آئی کہ اپنا ڈوپٹہ لے

سکے پر وہ وہاں نہیں تھا اسے ڈھونڈنے کے لیے وہ نیچے جھکی تو کایان کے رہے سہے ہوش بھی اُڑ گئے ڈوپٹہ نیچے بھی نہیں تھا وہ جب اٹھی تو کایان اس کے بالکل پاس کھڑا تھا وہ بوکھلا گئی اور ذرا پیچھے ہوتی ہوئی دیوار سے لگ گئی وہ اس کے بے حد قریب آ گیا اور بولا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ بھی ایسے؟ تمہارا صبح والا ڈریس کہاں ہے؟"

وہ اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"وہ..... آج..... آپ ...... نہیں..... تھے.... اور..... آپ ... نے.... تو.. نہیں... آنا.. تھا... تو.... میں........"

"تو میں کیا.....؟ میری غیر موجودگی میں میرے آفس میں ایسے گھومتی ہو؟۔"

حورین نے اسے غصے سے دیکھا اور بولی۔

"جی نہیں آپ کے صبح والے موڈ اور میسج کی وجہ سے میرا دھیان آپ کی طرف تھا تو اسی چکر میں میرے ڈریس پر چائے گر گئی تھی جو پڑی پڑی ٹھنڈی ہو چکی تھی جس وجہ سے میری ساری شرٹ اور ڈوپٹہ خراب ہو گیا تھا سٹاف روم میں رش رہتا تو آمنہ............"

کایان کی شہادت کی انگلی اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس کی زبان کو بریک لگی وہ اپنی شہادت کی انگلی اس کی کالر بون (beauty bone) پر پھیرتے ہوئے بولا۔

"تو آمنہ کیا........؟"

اس کی قربت ایک دفعہ پھر سے اس کی دل کی دھڑکنوں کو تیز کر گئی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

"تو..... آمنہ ...... ٹیلر.... کو... دینے... کے لیے... شرٹ....... وہ....... مجھے فٹنگ ...... اور گلہ..... ڈیپ..... تو..... میں... یہاں..... آپ... نے... نہیں.... آنا... تھا...... اسی.... لیے... اور..... اب... ڈوپٹہ ... بھی... نہیں..... مل... رہا...."

اس نے بڑی مشکل ٹوٹے پھوٹے انداز میں اپنی بات مکمل کی کیونکہ کایان کی انگلی اس کے تل پر آ کر رک گئی جو اس کی بیوٹی بون سے تین انچ نیچے دائیں طرف ابھار پر تھا پھر کایان نے اپنے لب اس تل پر رکھنے کے بعد اپنے دانت گاڑھ دیئے۔ حورین کو اپنا سانس اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر کایان کے ہاتھ پر گرا جس کی

وجہ سے اس نے اپنے جذبات پر قابو پایا اور بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر حورین سے دور ہوا اور ڈراسے حورین کا ڈوپٹہ نکال کر اسے دے کر بولا۔

"سوچا تھا تمہیں تھوڑا تنگ کروں گا مگر تم نے تو مجھے ہی بہت زیادہ ڈسٹرب کر دیا۔ جاؤ جا کر چینج کر و ایسے باہر مت جانا۔"

"پر شرٹ ابھی گیلی ہے۔"

وہ نظریں جھکا کر بولی اس کا چہرہ خفت سے سرخ ہو رہا تھا کایان بغیر کچھ کہے باہر گیا اور گاڑی سے ایک شاپنگ بیگ اس لا کر پکڑا کر بولا۔

"یہ کل تمہارے لیے لیا تھا پر دینے کا موقع نہیں ملا جاؤ جا کر چینج کر لو اس سے پہلے میرا ارادہ بدلے۔"

اس کی ذومعنی بات پر وہ اس کے ڈریس لے کر فوراً جا کر چینج کر آئی۔ جب وہ باہر جانے لگی تو کایان نے اس پیچھے سے hug کر لیا اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"کب تک میرا ضبط آزماؤ گی حور؟ کب تک خود سے اور اپنی قربت سے دور رکھو گی؟ تم میرے لیے دن بدن امتحان بنتی جا رہی ہو یا تو خود میرے پاس آ جاؤ یا مجھے اپنے پاس آنے دو......"

حورین اس سے الگ ہو کر فوراً باہر کو بھاگی جبکہ وہ سرد آہ بھر کر رہ گیا۔

ارحم جو اتنے دنوں بعد سکول میں آیا تھا وہ بچوں کے ساتھ گراؤنڈ میں تھا۔ کایان کے آفس کی ایک ونڈو گراؤنڈ کی طرف بھی تھی جو آج تھوڑی سی کھلی تھی کھیلتے ہوئے بچوں کا بال اس طرف گرا تو وہ لینے آیا پر جب کایان نے حورین کو hug کیا تو وہ منظر ارحم نے بھی دیکھ لیا۔ اسے بہت غصہ آیا حور کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش وہ پچھلے دو سال سے کر رہا تھا تو وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا اس کا شکار کوئی اور لے اُڑے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آف ٹائم میں وہ باہر بچوں میں ڈیوٹی دے رہی تھی جب ایک KG کلاس کی بچی اس کے پاس آئی اور اسے ایک ورقہ دیا حورین حیران کن تھی اس نے وہ کھول کر پڑھا تو اس پر لکھا تھا

"سب کے جانے کے بعد میرے آفس میں آنا مجھے تم سے کام ہے۔ کایان"

اسے بہت غصہ آیا پر وہ اسے منع بھی نہیں کر سکتی تھی اسے حیرت بھی ہوئی کی اس دفعہ میسج ایسے آیا ماں کی یا کال کرنے کی جگہ کسی بچی کے ہاتھ بھیجا ہے پر اس نے نظر انداز کر دیا اگر غور کر لیتی تو شاید جانے کی غلطی نہ کرتی۔

وہ کایان کے آفس میں آئی پر وہاں کوئی نہیں تھا اسے یہ دیکھ کر اور غصہ آیا۔ ان نے کایان کے نمبر پر کال کی اس نے کال ریسیو کر لی تو وہ غصے سے بولی۔

"کہاں ہے آپ؟"

"باہر گاڑی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں تم کہاں ہو؟"

کایان نے جھنجھلائی ہوئی آواز میں اس سے پوچھا کیونکہ وہ کب سے اس کا ویٹ کر رہا تھا اور وہ سکول سے باہر آ ہی نہیں رہی تھی کیونکہ حورین کایان کے ساتھ آ جا رہی ہے یہ بات اس کے گھر والوں اور آمنہ کو معلوم تھی۔

"مجھے آفس میں بلا کر خود آپ گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں.....؟ اور اوپر سے غصہ بھی مجھے دیکھا رہے ہیں....؟"

"کیا کہہ رہی ہو حور میں کب تمہیں آفس میں بلایا.........؟"

"تو پھر............"

حورین کی بات ادھوری ہی رہ گئی کیونکہ کسی نے اسے پیچھے سے آ کر hug کر لیا تھا جس کی وجہ سے اس کا موبائل چھوٹ کر نیچے فرش پر گرا اور کال کٹ گئی۔

"کیا کہہ رہی ہو حور میں نے کب تمہیں آفس میں بلایا.........؟"

"تو پھر ...."

حورین کی بات ادھوری ہی رہ گئی کیونکہ کسی نے اسے پیچھے سے آ کر hug کر لیا تھا جس کی وجہ سے اس کا موبائل چھوٹ کر نیچے فرش پر گرا اور کال کٹ گئی-حورین نے خود کر چھڑوانے کے لیے اپنا ہیل والا پاؤں اس انسان کے پاؤں پر مارا جس سے اس کی گرفت ڈھیلی پڑی اور وہ آزاد ہو گئی۔ حورین نے مڑ کر دیکھا تو وہ ارحم تھا-حورین نے بغیر کوئی لحاظ کیے اسے زوردار تھپڑ مارا تا کہ اس کی عقل ٹھکانے آ جائے پر اس پر اس تھپڑ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

وہ غصے سے پھنکارتے ہوئے بولی۔

"گھٹیا انسان..... تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا حرکت کرنے کی.......؟"

"ہمت تو مجھ میں نہیں تھی پر تمہیں اس کایان کی بانہوں میں دیکھ کر خود ہی ساری ہمت آ گئی۔ دیکھو زیادہ ڈرامے مت کرو بس کچھ دیر کے لیے میری بن جاؤ۔ "

"کیا بکواس کر رہے تم.....؟ میرا راستہ چھوڑو۔ میں تمہیں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں دور رہو اور پیچھے ہٹو جانا ہے مجھے۔"

اپنی بات کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگی پر ارحم نے اسے بازو سے دبوچ کر اپنے سامنے پھینکا اور بولا۔

کہیں نہیں جا رہی تم پہلے میرے کچھ لمحات رنگین کر دو پھر جہاں مرضی جانا اور میں نے کہا نا بس کچھ دیر کی بات ہے۔ "

اس کی باتوں نے اسے اندر تک دہلا دیا وہ خوف کے مارے کانپنے لگی پر خود کو مضبوط ظاہر کرتے اٹھتے ہوئے بولی۔

اپنی یہ بے ہودہ باتیں اور حرکتیں بند کر کے میرے راستے سے پیچھے ہٹو ورنہ یہ منہ نوچ لوں گی تمہارا جس سے تم نے اتنی گھٹیا بات کی ہے۔"

اپنی بات کہہ کر وہ دوبارہ دروازے کی طرف بڑھی پر ارحم اس کے راستے میں حائل ہو گیا اور اسے سر سے لے کر پاؤں تک ہوس بھری نظروں دیکھتا، شیطانی ہنسی ہنستا بولا۔

"نوچوں گا تو آج میں تمہیں، تمہارے اس حسین بدن کو... تمہاری اس قاتلانہ جوانی کو.........."

اس کی بات پر حورین نے اسے دوبارہ تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا پر ارحم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ڈوپٹہ کھینچ کر فرش پر پھینکا۔ وہ اس کی کمر جکڑتے ہوئے اسے اپنے قریب کرنے لگا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے ارحم کے ہاتھوں کی گرفت کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ ایک مرد تھا اور اس کے سامنے وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ خوف سے وہ روتے ہوئے بولی۔

"دیکھو..... تم مجھے جیسی لڑکی سمجھ رہے ہوں...... میں ویسی نہیں ہوں جانے دو مجھے......"

"تم جیسی بھی لڑکی ہو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے تو بس تمہارے ساتھ کچھ لمحات رنگین بنانے ہیں۔"

"خدا کے لیے مجھے جانے دو پلیز ایسے نہ کرو۔ "

وہ اس کے آگے گڑگڑاتے ہوئے بولی پر ارحم پر اس وقت شیطان سوار تھا۔

"میں پہلے تمہیں غلط سمجھا تھا اور کب سے تمہیں اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہا تھا پر تم گھاس تک نہیں ڈال رہی تھی اور پھر کایان جیسی امیر پارٹی کو دیکھ کر اپنا سب کچھ اسے دے دیا.....؟اس کی بانہوں میں چلی گئی تو مجھ میں کیا برائی ہے میں تمہیں کایان سے زیادہ پیسے دوں گا بس تھوڑی دیر ...."

یہ کہہ کر اس نے اپنے لب حورین کی گردن کے قریب کیے اس سے پہلے وہ کچھ کرتا حورین نے اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ناخن گاڑھ دیے۔ اور اس کے منہ پر بھی حملہ کیا جس سے اس کے ناخن اس کے گال بھی زخمی کر گئے۔ جس پر اس نے غصے میں حورین کو تھپڑ مارا۔ وہ اوندھے منہ نیچے گری اس کا سر گھوم رہا تھا۔ ارحم نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور دوبارہ سے اپنی گرفت میں لیتے اس نے حورین کے بازو کی آستین کھینچ کر چاک کر دی۔ وہ دوبارہ زخمی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹی پر وہ ایک مرد تھا وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور اب تو اس کی ہمت بھی جواب دے گئی تھی۔

"کا...یا....ن..................کایان..........کایان.........."

اس کے دل و دماغ میں بس کایان کا خیال آ رہا تھا۔ وہ چیختے ہوئے کایان کا نام لینے لگی۔ جس پر ارحم قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس دیا۔

"تم جس کو مرضی پکار لو یہاں کوئی نہیں آئے گا سب جا چکے ہیں تمہارا کایان بھی........اور اگر کوئی آیا بھی تو سارا الزام تم پر لگا دوں گا چپ چاپ میری بات مان جاؤں۔"

اس نے حورین کا بازو جو کہ پھٹی آستین سے نظر آ رہا تھا اس پر اپنے لب رکھے۔ اس کی اس جرات پر حورین کے چیخنے اور رونے میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے دل کی دھڑکن کم ہونے لگی اسے ارحم کی صورت میں اپنی موت نظر آنے لگی۔ اس نے زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں اور اپنے مرنے کی دعا کرنے لگی کہ اچانک وہ ارحم کی گرفت سے نکل کر نیچے فرش پر گری۔ اس نے اپنے گھٹنوں کو اپنے سینے سے لگا کر اس پر سر رکھا۔ وہ ابھی بھی آنکھیں بند کیے روتے ہوئے کایان کو پکارے جا رہی تھی تبھی اسے اپنے آس پاس وہی خوشبو محسوس ہوئی جو اس کے روم روم میں بستی تھی پر پھر بھی اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں کہ کہیں یہ اس کا خواب نہ ہو۔

حورین کا فون اچانک بند ہونے پر کایان نے دو تین دفعہ اس کا نمبر ملایا جو کہ مسلسل بند آ رہا تھا-اس کی چھٹی حس نے اسے کچھ غلط ہونے کا سگنل دیا۔وہ بھاگتے ہوئے سکول آیا اس وقت پورا اسکول خالی تھا اپنے آفس کے پاس پہنچ کر اسے حورین کے چیخنے سنائیں دیں اور ساتھ اس کے منہ سے اپنا نام بھی جو وہ روتے ہوئے مسلسل لے رہی تھی کایان نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی پر وہ اندر سے بند تھا اس نے دروازے پر دو تین ضربیں لگائیں تو دروازہ کھل گیا۔اندر کے منظر نے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکال دی۔ارحم نے روتی بلکتی حورین کو اپنی گرفت میں لے کر اس کے بازو پر اپنے لب رکھے۔اس کی یہ حرکت کایان کے غصے کے لاوے کو بھڑکا گئی۔ غصے سے اس کی رگیں تن گئیں۔طیش کے عالم میں اس نے آگے بڑھ کر ارحم کو اپنی طرف کھینچ کر حورین سے دور کیا جس کی وجہ سے حورین نیچے فرش پر گری۔

کایان نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور بڑی بے دردی سے ارحم کو مارنا شروع کر دیا-

"تیری ہمت کیسے ہوئی اپنے غلیظ ہاتھوں سے میری حورین کو چھونے کی....؟اسے ہاتھ بھی کیسے لگایا ....؟ہاں.........,؟"

"نہیں سر......میں نے کچھ نہیں کیا یہ خود میرے پاس آئی۔یہ مجھے ورغلانے کی کوشش کر رہی تھی جب میں منع کیا تو الزم.........."

کایان کو وہاں دیکھ کر وہ حیران پریشان ہو گیا اور پکڑے جانے پر ہلکا کر رہ گیا پر پھر بھی مار کھاتے ہوئے اس نے سارا الزام حورین پر لگا دیا....اس کے اس الزام پر کایان نے زیادہ وحشیانہ انداز میں اسے مارنا شروع کر دیا۔

"اپنی زبان بند کرو ورنہ اسے کاٹ دوں گا جس کے بارے میں بات کر رہے ہو جس کے کردار پر الزام لگا رہے ہو جانتے ہو وہ کون ہے......؟بیوی ہے وہ میری .... مسز کایان زرار حیدر"

اس بات سے تو گویا ساتوں آسمان جیسے ارحم پر ہی گر گئے ہوں۔کایان اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لایا اور ارحم کو پیچھے گردن سے پکڑ کر گاڑی کے گرم انجن کے ساتھ اس کے لب لگا دیے۔وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

"انہی ہونٹوں سے میری حورین کو کس کی تھی نا......؟اور انھیں ہاتھوں سے اسے چھوا تھا ....تو یہ سب سلامت کیسے رہ سکتا.........؟ "

یہ کہہ کر اس نے ارحم کے دونوں بازوں پر ضرب لگائی وہ درد سے کراہنے لگا۔ اسے ولید کے حوالے کرتا وہ خود حورین کے پاس بھاگا جو روتے ہوئے اسی کے نام کی گردان کر رہی تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل فرش پر حورین کے پاس بیٹھ گیا اس نے حورین کو ہاتھ لگایا تو وہ بہت بری طرح چیخنے لگی۔

"ن.. نہیں.........کایان ...."

اس کی حالت دیکھ کر وہ لب بھینچ کر رہ گیا اور حورین کا رخ اپنی طرف کر کے بولا۔

"حورین ادھر دیکھو میں ہوں تمہارا کایان ...."

حورین نے اپنی نم آنکھوں سے کایان کو دیکھا تو اس کے سینے سے لگ کر زارو قطار رونے لگی۔

اس کی حالت دیکھ کر کرب سے کایان نے اپنی آنکھیں میچی جیسے اپنے اندر کے جذبات کے ابلتے لاوے کو اپنے اندر ہی پھینکا ہوں۔ اپنے اندر کے اضطراب کو کم کرنے کے لیے اس نے حورین کے گرد اپنے حصار کو مزید سخت کیا۔ اس نے حورین کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔

"حورین میں تمہیں کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ مجھ پر.... اپنے کایان پر یقین رکھو-------"

اس کی بات پر اس کی رونے میں مزید شدت آگئی۔ اس نے کایان شرٹ کو سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑا۔

کافی دیر وہ ایسے ہی اس کے ساتھ لگی روتی رہی۔ کایان نے بھی اسے رونے دیا جب وہ تھوڑا سنبھلی تو وہ اسے پیار سے سمجھاتے بولا۔

"حورین! اس واقعے کو اپنے ذہن سے نکال دو جس نے یہ سب کیا میں اس کی ہستی اس دنیا سے مٹا دوں گا تم بے فکر ہو جاؤ اور چلو میں تمہیں پہلے گھر چھوڑ دوں۔ "

اسے لگا اگر وہ کایان سے دور ہوئی تو پھر سے ارحم آ جائے گا۔ حورین اپنی گرفت مزید سخت کرتے ڈرتے ہوئے بولی۔

"نہیں.....پلیز...کچھ دیر.......ایسے...ہی بیٹھے....رہیں میرے پاس۔ مجھے ابھی.... کہیں نہیں.. جانا....بس آپ کے ساتھ...رہنا.......ہے۔"

وہ بہت دھیمی آواز میں بولی کہ کایان نے بمشکل سنا۔ اور اس کے بات پر اتنے طیش کے عالم میں ہوتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

کایان کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر حرکت کرتے ہوئے نیچے سے اوپر اس کی گردن اور سر کے درمیان ٹھہر گیا۔کایان نے اس کے بالوں کو نرمی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا اور اسکی سانسوں کو اپنے اندر اتارنے لگا۔وہ جو اس کی قربت میں سب فراموش کیے سکون سے بیٹھی تھی۔اس کی اس حرکت پر وہ بوکھلا کر رہ گئی اور ہر بار کی طرح اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر بے سود۔وہ تھوڑی دیر بعد اپنی مرضی سے اس سے الگ ہوا۔حورین کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں اور اس کا چہرہ شرم وحیا سے سرخ ہو گیا تھا کایان نے بڑی دلچسپی سے اسے دیکھا کہ تب ہی اس کی نظر حورین کے گال پر موجود انگلیوں کے نشان پر پڑی۔اسے نئے سرے سے غصہ آنے لگا۔اس کے اندر غصے اور نفرت کا ایسا لاوا بھڑک اٹھا تھا جو ارحم کی جان لینے کے بعد ہی ختم ہو سکتا تھا۔

"ڈیٹ باسٹرڈ.........اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا بھی تو کیسے؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"I will kill him.........."

وہ طیش کے عالم میں اٹھ کر دوبارہ باہر جانے لگا تو حورین نے بھی اٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ کایان کسی کی جان لے۔وہ پہلے ہی بہت ڈری ہوئی تھی۔

"نہی.......نہیں......کایان...............پلیز.............مجھے چھوڑ کر ....نہیں جائے........."

وہ دوبارہ اس کے گلے لگ گئی۔وہ بار بار اپنی حرکتوں اور باتوں سے اتنے طیش کے عالم میں ہوتے ہوئے بھی اسے مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی اور ابھی بھی ایسا ہی ہوا۔وہ اس کے حصار میں تھی اور اسے بہکنے پر بھی مجبور کر رہی تھی۔کایان کے ہاتھ دوبارہ اپنی کمر پر حرکت کرتے محسوس کرتی وہ اس سے الگ ہوئی۔کایان نے اس کے بازو پر جو پھٹی آستین سے نظر آرہا تھا وہاں پر اپنا پُر حدت،شدت بھرا لمس چھوڑا۔وہ گھبرا کر بولی۔

"مجھ.........مجھے.........گھر.....جا...نا..ہے۔"

کایان قہقہ لگا کر ہنس دیا اور اسے تنگ کرتے بولا۔

"ابھی تو کہہ رہے تھی مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ اور اب خود دور بھاگ رہی ہو؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ وائفی بہت تیز ہو تم۔"

اس کی بات پر وہ سر جھکا گئی۔کایان نے اپنا کوٹ اتار کر اس کے کندھوں پر رکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لوگ گھر آئے تو حلیمہ بیگم اور الیاس صاحب ہال میں بیٹھے حورین کا ہی انتظار کر رہے تھے آج اسے آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ الیاس صاحب کب سے حلیمہ بیگم کو کہہ رہے تھے کہ وہ حورین کو کال کریں ان کا دل بہت گھبرا رہا وہ ابھی تک آئی کیوں نہیں تو انھوں نے یہ کہہ کر انھیں چپ کروا دیا کہ وہ بیکار میں اتنا پریشان نہ ہوں کایان اس کے ساتھ ہی ہے وہ ٹھیک ہو گی تو وہ بھی چپ کر گئے مگر انکا دل مسلسل گھبرا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آ گئے۔ حورین کو دیکھتے ہی وہ فوراً اس کے پاس گئے۔ حورین بھی بھاگتے ہوئے ان کے گلے لگ کر رونے لگی ایک دفعہ پھر سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہا تھا اس کے رونے میں مزید اضافہ ہو گیا۔ حلیمہ بیگم بھی پریشانی سے اس کی پاس آئیں۔ الیاس صاحب نے کھا جانے والی خونخوار آنکھوں سے کایان کو گھورا جس سے وہ گھبراتے ہوئے فوراً بولا۔

"میں.......نے کچھ.... نہیں کیا سچ میں۔"

"اپنی بیٹی کی ذمہ داری میں نے تمھیں دی تھی تو بتاؤ وہ اس حال میں کیسے ہے؟"

وہ غصے سے دھاڑے۔ کایان کو پہلی دفعہ ایسے گھبراہٹ ہوئی۔ ڈرتا تو وہ جیلانی صاحب سے بھی نہیں تھا پر حورین کے لیے ان کی محبت سے وہ واقف تھا اور آج پہلی دفعہ کایان ایسے کسی سے ڈرا تھا کیونکہ حورین کو لے کر دونوں کا غصہ ایک جیسا تھا۔ وہ چپ کھڑا رہا حورین کو اسے ایسے دیکھ کر حیرانگی بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ وہ اس کے پاپا کا بہت احترام کرتا ہے اور ان سے تھوڑا ڈرتا بھی ہے۔ اسے چُپ دیکھ کر حلیمہ بیگم بولیں۔

"کایان بیٹا بتاؤ کیا ہوا ہے؟ حورین تمہارے ساتھ تھی نا؟ تو بتاؤ ایسا کیا ہوا؟"

حورین نے کایان کی طرف دیکھا جو ابھی بھی خاموش کھڑا تھا تو وہ الیاس صاحب سے الگ ہو کر انھیں دیکھتے ہوئے بولی۔

"انھوں نے کچھ نہیں کیا.............انھوں نے تو آج میری اور میری عزت کی حفاظت کی............."

اسکی بات پر حلیمہ بیگم اور الیاس صاحب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ حلیمہ بیگم نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"م.....مطلب............."

حورین نے روتے ہوئے انھیں ساری بات بتادی۔ان دونوں کی آنکھوں بھی پانی آگیا اور کایان بھی خود پر ضبط کیے کھڑا رہا۔الیاس صاحب نے کایان کی طرف دیکھا پر اب ان آنکھوں میں تشکر اور احسان مند ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر فخر کے جذبات تھے۔ حلیمہ بیگم اور الیاس صاحب نے ایک ساتھ حورین کو اپنی آغوش میں لے لیا۔الیاس صاحب بولے۔

"بس بیٹا اب اور اپنے آنسوں نہ بہاؤ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ خدا کا بہت بہت شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو۔ جا کر چینج کر واور فریش ہو کر آؤ تب تک میں کایان سے بات کرلوں۔"

ان کی بات پر وہ سر ہلاتے وہاں سے چلی گئی اس کے جاتے ہی وہ الیاس صاحب سے بولیں۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ کبھی بھی کسی کے دل سے نکلی آہ خالی نہیں جاتی دیکھ لیں آج کیا ہوا۔"

"حلیمہ میں اپنی بیٹی کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنوں گا اور نہ میرا بحث کا کوئی ارادہ ہے۔"

وہ غصے سے بولتے انھیں چُپ کرواگئے۔وہ صوفے پر ڈھے سے گئے۔

حلیمہ بیگم کایان کے سامنے آئیں اور اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولی۔

"شکر...یہ......................"

کایان نے فوراًان کے ہاتھ پکڑ لیے اور ان کی بات شکرو کرنے سے پہلے ہی بولا۔

"یہ... آپ کیا کررہی ہیں؟؟؟ آپ ایسے میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر مجھے شرمندہ نہ کریں۔ حور بیوی ہے میری۔ وہ میری عزت ہے، میرا عشقِ جنوں ہے اسے میں کیسے کچھ ہونے دے سکتا ہوں؟ آپ بے فکر رہیں۔"

اس نے انھیں گلے لگالیا تو وہ رونے لگیں۔ اس کی اس بات پر حلیمہ بیگم اور الیاس صاحب دونوں کے دلوں میں اطمینان بھر گیا۔ دل ہی دل میں انھوں نے اپنے رب کا شکریہ ادا کیا۔

"مجھے اب سمجھ آیا کہ حورین اتنا روتی کیوں ہے؟"

وہ ان کے رونے پر چوٹ کرتا ہوا بولا تو ان کے ساتھ ساتھ الیاس صاحب بھی مسکرا اٹھے۔ حلیمہ بیگم نے بھی اس سے الگ ہو کر اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

الیاس صاحب گلہ کھنکھارتے ہوئے کایان سے بولے۔

"تمھیں لے کر میرے دل میں جو تھوڑا بہت حدشہ تھا وہ بھی ختم ہو گیا پر اس کا یہ مطلب نہیں میں جو تم نے میرے بیٹی کے ساتھ کیا میں وہ بھول جاؤں گا۔جب تک حورین تمھیں معاف نہیں کر دیتی تب تک مجھے بھی سب یاد رہے گا۔"

"ہٹلر پن میں تو وہ آپ پر ہی گئی ہے۔"

ان کی بات پر وہ منہ میں بڑبڑایا۔اس کی یہ بڑبڑاہٹ حلیمہ بیگم نے سنی تو وہ اپنی ہنسی دبا گئی جب کہ سمجھ تو الیاس صاحب بھی گئے تھے وہ بھی اپنی مسکراہٹ چھپاتے سنجیدہ لہجے میں پوچھتے ہوئے بولے۔

"کچھ کہا تم نے.......؟"

'نہیں کچھ نہیں.....میں چلتا ہوں پھر آؤں گا ابھی ایک بہت ضروری کام کر لوں۔"

آخری بات پر اس کی آنکھوں میں سختی آگئی جس سے وہ سمجھ گئے کہ وہ کس ضروری کام کی بات کر رہا ہے۔وہ وہاں سے جانے لگا جب الیاس صاحب بولے۔

"رک جاؤ کھانا کھا کر جانا۔بیگم اپنے لاڈلے کے لیے کھانا لگائیں۔"

ہاں بیٹا بیٹھو.....میں تو بھول ہی گئی میں ابھی کھانا لگا دیتے ہوں کھا کر جانا۔

وہ شرمندہ سی وہاں سے گئی کہ ان سب میں وہ واقعی کھانے کا بھول گئی تھیں۔

وہ الیاس صاحب کو دیکھتا شکوہ کن لہجے میں بولا۔

"آپ کی باتوں سے پیٹ بھر گیا میرا چلتا ہوں۔"

اس نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے کہ الیاس صاحب کی بات پر اس کے قدم تھمے اور چہرے پر ایک پل کے لیے مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہو گئی۔

"اسے چھوڑنا مت.........."

اس نے مڑ کر انکی طرف دیکھا اور ان سر کی جنبش کی اشارہ کرتا وہاں سے چلا گیا۔

کھانا لگانے کے بعد وہ انھیں بلانے آئیں تو وہاں کایان کو نہ پا کر ان کے پوچھنے پر کہ کایان کہاں گیا کھانے کے لیے کیوں نہیں رکا تو وہ بولے۔

"اسے بہت ضروری کام تھا جسے کیے بغیر وہ کچھ نہیں کھائے گا اسی لیے چلا گیا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سونے سے پہلے واٹس ایپ پر سٹیٹس چیک کر رہی تھی کہ میم نفیسہ کا سٹیٹس دیکھ کر اس کا ذہن ماؤف ہو گیا کیونکہ انھوں نے اپنے سٹیٹس میں لوگوں سے دعا کی اپیل کی تھی کہ ان کا بھانجا بہت زیادہ سیریس ہے زندگی اور موت سے لڑ رہا ہے۔ اس نے فوراً کایان کو کال کی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ جاگ رہا ہو گا۔ اور ایسا ہی ہوا تھا کیونکہ جو کچھ آج ہوا تھا اس کے بعد اس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پکڑ کر ہر چیز کو جلا دے اور اس ارحم کو بھی جس نے اس کی حور کو چھوا۔ وہ منظر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا اور وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا اگر وہ ذرا سی بھی دیر کر تا تو......؟ اس کا موبائل رنگ ہوا۔ اسے معلوم تھا کہ حورین کی ہی کال ہو گی۔ اس نے اس کی کال نہیں اٹھائی کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اس سے کیا پوچھے گی پر مسلسل بیل کی آواز سے اس نے کال ریسیو کر لی اور خود کو نارمل رکھتے ہوئے بولا۔

"""کیا ہوا وائفی........؟ رات کے اس پہر اگر میری اتنی یاد آ رہی ہے تو میں آ جاتا ہوں تمہارے پاس۔"

"کایان.....! ارحم کی اس حالت کے ذمہ دار کیا آپ ہیں.......؟ "

وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

"کھانا کھایا تم نے اور سوئی کیوں نہیں ابھی تک.........؟ "

"کایان! ارحم کی اس حالت کے ذمہ دار آپ ہیں...؟ "

"میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں مجھے نیند نہیں آ رہی حور۔"

"کایان میں نے کچھ پوچھا ہے .....ارحم کی اس حالت کے ذمہ دار آپ ہیں.......؟ "

اب کے بار وہ غصے سے بولی۔ اس کی بات پر وہ بھی غصے سے بولا۔

تمہیں اگر اس بات کا جواب نہیں دے رہا تو مطلب صاف ہے میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ "

"پر میں اس بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ "

"ہاں میں نے کیا اس کتے کا یہ حال........ اس نے تمہیں ہاتھ لگایا...... تم نے مجھے اتنا بے غیرت سمجھا کہ چپ چاپ اس بات کو برداشت کر کے نظر انداز کر دیتا......؟ میں تو اپنی طرف سے اس کی جان نکال دی تھی پر اس کی قسمت.... بچ گیا پر زیادہ دیر نہیں اسے اس کے انجام تک پہنچا کر ہی دم لوں گا پہلے بھی تمہیں بس غلیظ نظروں سے دیکھنے پر اسے ہسپتال پہنچا دیا تھا اور اب تو اس نے تمہیں ہاتھ لگایا تو اسے زندہ کیسے چھوڑ سکتا ہوں....؟"

"آپ.........ایسے کر سکتے ہیں............؟ کسی کی جان کیسے لے سکتے ہیں.........؟"

وہ شاکی کیفیت میں بولی تو کایان غصے سے بولا۔

"ویسے ہی جیسے اس نے نے یہ حرکت کی۔ "

آپ........بہت بے حس اور برے ہیں۔I hate you I hate you Kaayan ....

یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو کایان نے غصے سے فون پھینک دیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا پر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ اٹھا اور کار کی کیز لے کر باہر آ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ گھٹنوں میں سر دیے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ اسے باہر سے کچھ آوازیں آ رہی تھیں جسے نظر انداز کرتے وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔ کایان کے کلون کی مسحور کن خوشبو محسوس کرتے اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تو کایان دروازے سے اندر آ رہا تھا اسے رات کے اس وقت اس طرح کمرے میں آتے دیکھ کر وہ حیرت سے کنگ رہ گئی۔

اس نے حورین کے گھر کے باہر گاڑی روکی اور حلیمہ بیگم کو کال کی۔ کچھ توقف کے بعد انھوں نے کال ریسیو کر لی۔ اس وقت کایان کی کال دیکھ کر وہ پریشان ہو گئیں اور پریشانی سے گویا ہوئیں۔

"کیا ہوا بیٹا.......؟ اس وقت کال کر رہے ہو سب ٹھیک تو ہے؟ بھائی جان ٹھیک ہیں۔ "

ان کی بات پر وہ تھوڑا پشیمان ہوا اور بولا۔

سوری پھپھو! اس قت کال کرنے کے لیے معذرت۔ سب ٹھیک ہے وہ بس حورین ناراض تھی تو اسے منائے بغیر نیند نہیں آ رہی اس سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے میں آتی ہوں ۔"

اس کی بات پر ان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری انھوں نے ایک نظر سوئے ہوئے الیاس صاحب پر ڈالی اور دبے پاؤں باہر آ کر لاک کھولا۔ کایان کے اندر آنے پر انھوں نے اسے کچن سے حورین کی کمرے کی کیز لا کر دیں اور اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے وہاں سے واپس اپنے کمرے میں آ گئیں۔ کایان اور اس کے کردار کو لے کر انھیں پورا یقین تھا اور انھیں اپنے بھائی کی پرورش پر بھی پورا اعتماد تھا اور ویسے بھی وہ حورین کا شوہر تھا ان کا جائز رشتہ تھا تو وہ اسے لے کر مطمئن تھیں۔

وہ اٹھ کر فوراً اس کے پاس آئی اور حیرت انگیز انداز میں بولی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں...,؟ وہ بھی اس وقت....,اور ایسے دروازے سے.......؟ اندر کیسے آئے آپ...؟ مما پاپا نے دیکھ لیا تو....؟ آپ جائیں پلیز ....."

"کوئی نہیں دیکھتا سب سوئے ہیں۔ اور مجھے اچھے سے معلوم ہے ساری کیز کہاں ہوتی ہیں اسی لیے میں آسانی سے آ جا سکتا ہوں تم پریشان مت ہو۔ "

وہ اس کے سراپے کو اپنی نظروں کے حصار میں لے کر بولا۔ ٹی پنک کلر کی سلیو لیس شاٹ شرٹ جس کا گلا ڈیپ تھا ساتھ ٹہنیوں سے اوپر کھلا پلازوں اور کھلے بال روئی روئی آنکھیں، اس وقت بھی وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی اور بات سے انجان کی اس کا یہ حسن کایان کے دل پر قیامت ڈھا رہا ہے اس کے جذبات کو بے قابو کر رہا ہے وہ کایان کے روبرو کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں......؟ "

تمہیں بتایا تو تھا کہ تمہیں مس کر رہا ہوں اور نیند نہیں آ رہی۔"

وہ جذبے لٹاتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ کایان کی نظروں کی تپش محسوس کرتے اسے اپنے حلیے کا خیال آیا اس نے ڈوپٹہ کے تلاش میں بیڈ پر نظریں گھمائی اور اسے لینے کے لیے لپکی پر اس کی نظروں کے تعاقب میں کایان کی نظریں بھی بیڈ پر پڑے ڈوپٹے پر گئیں اور اس کا ارادہ سمجھ کر اس نے حورین کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ اس کے سینے سے ٹکرائی وہ اسے اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے بولا۔

"اب کیا فائدہ وہاں جانے کا میں نے تو دیکھ لیا نہ سب اب ایسے ہی رہو۔ "

"کایان........نہ کریں......میں آپ سی ناراض ہوں ...."

وہ منہ پھلا کر بولی تو کایان نے اس کی ناک پر کس کی اور اسے اٹھا کر بیڈ پر لایا اور اسے لیٹا کر اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لے کر خود بھی لیٹ گیا اور بڑی دلفریبی سے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

ناراضگی تمہاری بعد میں دور کردوں ابھی فی الحال مجھے بس سکون چاہیئے جو صرف تمہاری قربت میں ہے۔"

"آپ......چھوڑیں....مجھے......جائیں یہاں سے.........میں زیادہ ناراض ہو جاؤں گی۔ "

کایان کی باتوں نے اس کے ہاتھ پاؤں پھلا دیے وہ گھبراتے ہوئے ناراضگی سے بولی۔ تو کایان نے اس کے ماتھے پر لب رکھے پھر گردن سے نیچے موجود تل پر اپنے لب رکھ کر کہا۔

جتنا مرضی ناراض ہو جاؤں مجھے تمہیں منانا آتا ہے اور وائفی گھبراؤ نہیں میں اپنے حق کا غلط استعمال ہرگز نہیں کروں گا اور نہ تمہاری مرضی کے بغیر اپنے حقوق وصول کروں گا۔ ابھی تو بس تمہیں خود میں بسائے سکون سے سونا چاہتا ہوں۔"

کایان کے اتنے پاس ہونے پر اس کی دھڑکن تیز ہوگئی پر کایان کی موجودگی اس کے لیے سکون کا باعث بھی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کرلیں تھوڑی دیر بعد کایان کی گہری اور بوجل آواز ابھری۔

"حور تم کسی گھٹیا انسان کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو کر بیٹھی تھی اور روئی بھی۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میری حور کو کوئی غلط نظر سے دیکھے بھی اور اس نے تو تمہیں ہاتھ لگایا۔ میں تمہارا انتظار کرتے غصے سے وہاں سے چلا جاتا یا وقت پر نہ آتا تو.........؟ یہ سوچ ہی مجھے نشتر مار رہی ہے اور میرا خون کھول جاتا میں اسے نہیں چھوڑوں گا کسی بھی قیمت پر ...."

اس کے لہجے میں نمی کے ساتھ ساتھ جنون بھی تھا اس کی جنونیت دیکھ کر حورین کو وحشت ہونے لگی پر وہی اس کے لہجے کی نمی نے اسے بے چین کر دیا۔ وہ بس اس کے دل کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی جس پر صرف اسی کا نام تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئی۔

جب وہ صبح اٹھی تو کایان کمرے میں نہیں تھا۔ وہ بھی اٹھ کر فریش ہو کر ناشتہ کرنے آگئی۔ جب وہ باہر آئی تو حیرت سے گنگ رہ گئی کیونکہ کایان ناشتے کے لیے ٹیبل پر بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ ڈر کے مارے واپس بھاگنے لگی کہ اب وہ اپنی مما کو کیا کہے گی....؟ کہ کایان اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا....؟ اور اپنے پاپا سے کیسے نظریں ملائے گی....؟ کیا صفائیاں دے گی؟ اس نے تو اپنی مما کو یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ کایان کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے؟

اسے واپس مڑتے دیکھ کر حلیمہ بیگم بولیں۔

"حورین بیٹا اٹھ گئی تم....؟ چلو آؤ ناشتہ کرو کایان تمہیں لینے ہی آیا تھا تو میں نے اسے کہا ہمارے ساتھ ناشتہ کر کے جائے۔ "

ان کی بات پر حورین نے کایان کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا حورین کے دیکھنے پر اس نے شرارت سے مسکراتے ہوئے ایک آنکھ دبائی۔ حورین نے کایان کو گھورا تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"جی مما میں پاپا کو بلا کر لاتی ہوں۔ "

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے کایان سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کو پاپا اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔ "

اس کی مسکراہٹ پر کایان سمجھ گیا کہ ضرور حورین نے کچھ نہ کچھ کیا ہے وہ اٹھا اور ان کے کمرے کے باہر گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا اور پھر دستک دے کر اندر چلا گیا۔

"جی آپ نے بلایا تھا......؟"

"برخوردار اتنی رات کو کسی لڑکی کے کمرے میں جانا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ "

ان کے طنز پر وہ تھوڑا سا گھبرایا کیونکہ غلطی اس کی تھی حورین بے شک اس کی بیوی تھی پر وہ ابھی اپنے پیرنٹس کے گھر تھی۔ پر وہ بھی کایان تھا اپنے نام کا ایک اپنی غلطی مان لے یا شرمندہ ہو..؟ ہو ہی نہیں سکتا تھا وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا۔

"جی کسی لڑکی کے کمرے میں زیب نہیں دیتا پر میں اپنی بیوی کے کمرے میں گیا تھا۔ "

"تمہاری بیوی میری بیٹی ہے اور میں یہ ہرگز برداشت نہیں کروں گا کہ تمہاری وجہ سے میری بیٹی ذرا سی بھی پریشان ہو یا اسے دکھ ہو۔ "

جی میں یہ بات جانتا ہوں آپ بے فکر رہیں خود سے زیادہ میں اس کا دھیان رکھوں گا۔ "

اس کی بات پر وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے ذرا روب دار انداز میں بولے۔

"وہ تو میں نے دیکھ لیا اسی لیے تمہاری شکایت ملی مجھے۔ "

"حور! تم نے صحیح نہیں کیا اس کی سزا تو تمہیں ملے گی۔ "

وہ دل میں سوچتے ہوئے بولا۔ پھر الیاس صاحب سے مخاطب ہوا۔

"جی دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔ "

"مجھے تم سے یہی امید ہے۔ میں نے حورین کو دوبارہ ہنستے مسکراتے دیکھا۔ اسے دوبارہ سے زندگی کی طرف لوٹتے دیکھا ہے اگر تمہاری وجہ سے اسے ذرا سا بھی دکھ ہوا تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔ میرے لیے میری بیٹی ہر چیز سے آگے ہے۔ "

ان کی باتوں پر اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ الیاس صاحب کو دیکھا اس کے دل میں ان کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ پھر ان سے اجازت لے کر وہ باہر آ گیا۔ اتنی دیر میں حورین بھی تیار ہو کر آ گئی۔ کایان نے اسے دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ سجی ہوئی تھی جیسے کہہ رہی ہو اب آیا نہ مزہ....؟ حورین نے کایان کی طرف دیکھا جس کے تاثرات صاف بتا رہے تھے کہ اب اس کی خیر نہیں۔ اس نے دانتوں کے نیچے اپنی زبان دی اور خود کو کوسنے لگی کہ وہ کیوں بھول گئی وہ کایان زرار ہے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی جس سے حورین کو الجھن ہو رہی تھی۔ اسی الجھن میں وہ بار بار پہلو بدل رہی تھی۔

"تمہیں انکل کو سب نہیں بتانا چاہیے تھا-وہ ہم ہزبنڈ وائف کی بات تھی مجھے نہیں پسند تم ہماری آپس کی بات کسی تیسرے سے کرو۔ تم نے غلطی کی اس کی سزا تو بنتی ہے۔ "

کایان کا لہجہ سنجیدہ تھا وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

"آپ مجھے تنگ کریں گے تو میں پاپا کو بتاؤں گی نہ اور ویسے بھی میں ان سے کوئی بات نہیں چھپا سکتی۔"

اس کی بات پر کایان نے گاڑی روکی سکول آ چکا تھا وہ دروازہ کھول کر کر نیچے اترنے لگی پر کایان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ اس کے سینے سے ٹکرائی اور پیچھے ہونے لگی پر کایان نے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں اس کے چہرہ

لے کو اسے کچھ بھی سمجھنے یا کرنے کا موقع دیے بغیر اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا۔ حورین نے اسے دھکہ دے کر پیچھے کرنا چاہا پر اس کے سامنے اس ننھی سی جان کی کہاں چلنی تھی تھوڑی دیر بعد کایان کے ہاتھوں کا لمس اسے اپنے کمر اور پیٹ پر محسوس ہوا پھر اس کے ہاتھ اس کے تل سے ہوتے ہوئے سارے حدیں پار کر گئے۔ حورین نے اپنی پوری قوت لگا کر اسے پیچھے کیا اور لمبے لمبے سانس لے کر نم آنکھوں سے اسے غصے سے گھورنے لگی۔

"اب یہ بھی انکل کو بتانا جا کر کیونکہ تم کوئی بات نہیں چھپا سکتی۔"

اس کے گہرے طنز پر وہ خفت سے سر جھکا گئی اور دروازہ کھول کر غصے سے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی پر اپنے پیچھے اسے کایان کا بلند قہقہہ سنائی دیا جس نے اس کے غصے کو مزید بڑھا دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ اس کا آمنہ کا فری پیریڈ تھا پر آمنہ ایکسٹرا کلاس لے رہی تھی اسی لیے وہ اکیلی بیٹھی ورک بک چیک کر رہی تھی کہ آیاماں چھٹی دفعہ اسے بلانے آئیں کہ کایان سر اسے اپنے آفس میں بلا رہے ہیں پر وہ ڈیٹھوں کی طرح ٹس سے مس نہ ہوئی اور آیاماں ایک دفعہ پھر وہاں سے چلیں گئیں۔ مجبوراً کایان خود آ گیا اسے آتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔ کایان اس کے پاس آ کر جھنجھلائی ہوئی آواز میں بولا۔

"حور کب سے تمہیں بلا رہا ہوں میں ....تم آ کیوں نہیں رہی.....؟ "

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اور ویسے بھی میں بہت مصروف ہوں۔ "

وہ منہ پھولائے دل موہ لینے والے انداز میں بولی۔ اس کے اس انداز سے کایان کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ وہ اس کے پاس گیا اور اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا۔

"پر مجھے تو ساری باتیں تم سے کرنی ہیں نہ۔ اور میں آ گیا ہوں نہ تو اب میرے علاوہ کوئی مصروفیت نہیں ہو گی۔ "

"چھوڑیں کایان.....یہ سکول ہے.... کسی نے....... دیکھ لیا............تو؟؟؟؟؟؟ پلیز............ "

اسی لیے کہتا ہوں مجھے بتانے دو سب کو پر تم مانتی ہی نہیں۔ اگر مان جاتی تو ایسے ڈر ڈر کر اپنے ڈارلنگ ہزبنڈ سے ملتے ہوئے کوئی کسی کا ڈر تو نہ ہوتا۔"

"میں آپ بات نہیں کرتی چھوڑیں مجھے۔ "

وہ غصے سے کہتی منہ موڑ گئی تو کایان نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور بولا۔

"اووووہ تو میری صبح والی چھوٹی سے سزا پر ابھی تک ناراض بیٹھی ہو.......,؟ . "So cute.........." "

اس نے حورین کی پیشانی پر مہر محبت ثبت کی۔ اند آتی آمنہ یہ منظر دیکھ کر بت بن گئی اس نے شاک کے کیفیت میں مبتلا ہو کر حورین کا نام لیا۔

"حورین.........یہ..........."

آمنہ کی آواز سن کر حورین نے دھکا دے کر کایان کو خود سے دور کیا-وہ تھوڑا سا ڈگمگایا پر اس نے خود کو سنبھال لیا حورین کی یہ حرکت ایک دفعہ پھر اس کے دل کے کئی ٹکرے کر گئی۔

آمنہ کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری اور اجنبی پن دیکھ کر اسے دھچکا لگا۔

..... "آمنہ..........وہ.......ایسا..نہیں ...."

وہ آمنہ کی طرف لپکی پر وہ اسے نظر انداز کرتی وہاں سے چلی گئی جبکہ حورین غم و غصّے سے کایان کو دیکھتی اس کے پیچھے گئی۔ اس کا یہ دیکھنے کایان کے دل پر نشتر چلا گیا اس نے ایک دفعہ پھر وہ فیصلہ لیا جو وہ نہیں لینا چاہتا تھا حورین سے دور جانے کا فیصلہ۔

حورین آمنہ کو پکار رہی تھی پر وہ اس کی کوئی بات نہیں سن رہی تھی مجبوراً وہ اسے پکڑ کر کایان کے آفس میں لے آئی کیونکہ اسے سب بتانے کے لیے کایان کے آفس سے زیادہ سیف جگہ کوئی نہیں تھی۔

"آمنہ میری بات سنو پلیز"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی پر آمنہ نے غصے سے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے اور بولی۔

"کیوں سنو میں تمہاری بات.......؟ میں سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہوں تم ایک شادی شدہ مرد کی ساتھ....؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ اس کی بانہوں میں.......,؟ کیسے حورین.......؟ کیسے..........؟ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو.......؟"

"آمنہ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے...."وہ روہانسی ہوئی۔

"تو پھر کیسا ہے حورین بتاؤ مجھے۔ "

اس کے پوچھنے پر وہ خاموش رہی تو آمنہ دوبارہ بولی۔

"نہیں ہے نا کوئی جواب......؟ پہلے سب کہتے تھے تو مجھے یقین نہیں آتا تھا پر آج جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس سے مجھے اس بات کا پختہ یقین ہو گیا کہ سب صحیح کہتے تھے۔ تم اتنا کیسے گر سکتی ہو؟ کسی اور کے ہزبنڈ کے ساتھ غلط رشتہ کیسے رکھ سکتی ہو؟ جس حور کو میں جانتی ہوں وہ تو ایسی نہیں تھی۔ میرے سامنے جو کھڑی ہے وہ ایک نہایت ہی گھٹیا، موقع پرست، کریکٹر لیس اور لالچی انسان ہے جو پیسوں اور پاور کے لالچ میں جائز اور ناجائز میں فرق بھول گئی اور ایسے کسی نا محرم کی بانہوں میں ...."

حورین میں اور ہمت نہیں تھی سننے کی وہ اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ کر چیختے ہوئے بولی۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا........وہ شوہر....ہیں میرے.........جائز رشتہ ہے ہمارا..........بیوی ہوں میں ان کی ....میں گھٹیا اور کریکٹر لیس نہیں ہوں.........میں نے کچھ نہیں کیا ...."

اس کے اس انکشاف نے آمنہ کے پیروں سے زمین نکال دی اس میں کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی وہ بے یقینی سے حورین کو دیکھتی صوفے پر بیٹھ گئی حورین بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور اسے ساری باتیں بتا دیں جنہیں سن کر اس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک رنگ جا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ایک کر کے سارے منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے اور ساری گتھیاں سلجھتی چلیں گئیں۔ حورین کا لاہور میں اسے واپس اکیلے بھیجنے کا کہنا، پھر لاہور سے واپس آ کر اس کی طبیعت کا خراب ہونا، کایان کو دوبارہ دیکھ کر بے ہوش ہونا کایان کی اس کے لیے انتی care سب کچھ اس کی سمجھ میں آ گیا۔

اسے اپنے الفاظ پر بہت شرمندگی ہوئی اس نے حورین سے معافی مانگی اور اس نے بھی اسے معاف کر دیا۔

وہ اور آمنہ آفس میں بیٹھیں تھیں کہ کایان کو آفس میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ دونوں اٹھ کر باہر آنے لگیں تو کایان نے حورین کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔ آمنہ نے ایک نظر حورین کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو وہ اسے ساتھ لے جائے پر آمنہ بغیر کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔ وہ کایان کی روح میں بستی تھی ایسے کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اس کی نظروں میں پوشیدہ تحریر نہ پڑھ سکے۔ وہ پہلے ہی حورین کی وجہ سے ہرٹ تھا پر اب مزید ہو گیا۔ حورین کی روئی روئی صورت دیکھ کر اس کے دل میں درد کی ٹھیس اٹھنے لگی۔ وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔

"میں بہت برا ہوں۔ ہر دفعہ نہ چاہتے ہوئے بھی تمہیں ہرٹ کر کے تمہاری تکلیف کی وجہ بن جاتا ہوں۔ سب میری ہی غلطی ہے جو تمہارے اتنا پاس رہ کر بھی نہ تو تمہیں اپنی محبت کا احساس دلا سکا اور نہ ہی تمہارے دل میں اپنے لیے جگہ بنا سکا۔ حورین تمہیں میرا عشق، میرا جنون، میری دیوانگی کیوں نظر نہیں آتی......؟ کیوں تم مجھے نہیں سمجھ پا رہی.........؟ میں ہر چیز میں فیل ہو گیا اس کے لیے میں کچھ دنوں کے لیے یہاں سے کام کے سلسلے میں مری جا رہا ہوں وہاں سے پھر ڈیڈ کے پاس کراچی چلا جاؤں گا۔ کچھ دیر تم سے دور ...."

بات ادھوری چھوڑ کر اس نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں جیسے اپنے اندر اٹھتے طوفان کو قابو کر سکے جبکہ اس کی بات پر حورین کو اپنی دھڑکن بند ہوتی محسوس ہوئی پر کایان کے سامنے وہ بے حس بنی کھڑی رہی۔

"تم سکول کے سارے معاملات دیکھ لینا۔ مجھ سے بات کرنے کا دل کرے یا کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے کال کر دینا میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا اور اس دن کا بھی انتظار کروں گا جب تم اپنی مرضی سے ہمارے گھر آؤ گی۔ میں یہی سمجھوں گا تم نے ہمارے اس رشتے کو تسلیم کر لیا۔ جانے سے پہلے ایک hug تو کر ہی سکتا ہوں نہ۔"

اس کی باتوں پر حورین کو بے چینی ہونے لگی اور کایان پر غصہ بھی آنے لگا اس نے اسی کیفیت میں کایان کو دیکھا اس کی نظروں میں واضح انکار تھا جسے دیکھ کر وہ مزید ہرٹ ہوا۔ پر وہ بھی کایان تھا اس نے کب حورین کے کسی بھی انکار کی پرواہ کی تھی ہمیشہ اپنے دل کی ہی سنی تھی۔ وہ آگے بڑھا اور اسے مضبوطی سے اپنے سینے سے لگا لیا جیسے اسے خود میں مکمل طور پر بسانا چاہتا ہو۔ اس کی گرفت مضبوط تھی جیسے وہ اس سے الگ ہونا ہی نہیں چاہتا تھا۔

"Kayan you are hurting me"

اس کی بات پر کایان ہوش میں آیا اور اس سے الگ ہو کر جانے لگا حورین کی نظریں کایان کی پشت پر جمی تھیں۔ کایان جاتے ہوئے مڑا تو حورین اسے ہی دیکھ رہی تھی کایان واپس اس کے پاس آیا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے۔ خود کو سیراب کرنے کے بعد وہ الگ ہوا اور اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی میں بجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

"You also hurt me Hoor"

کایان کی یہ بات اس کے دل پر لگی۔ کایان تو وہاں سے چلا گیا پر وہ کتنی ہی دیر اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ گیا تھا۔

ایسے ہی کتنے دن گزر گئے کایان نے اسے ایک دفعہ بھی کال نہیں کی جبکہ وہ لاشعوری طور پر اس کی کال کا انتظار کرتی رہتی تھی۔ وہ ہر وقت بس کایان کے بارے میں ہی سوچتی رہتی تھی جیسے جانے سے پہلے وہ اس پر کوئی سور پھونک گیا تھا۔ وہ پھر سے اداس رہنے لگی۔

وہ اپنے کمرے بیٹھی موبائل پر کایان کی تصویر دیکھ رہی تھی جیسے اس سے باتیں کر رہی ہو۔ الیاس صاحب اس سے بات کرنے آئے تھے انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو ان کا شفقت بھرا ہاتھ اپنے سر پر محسوس کرتے اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں اور اپنے آنسوؤں پر پل باندھا جو بہنے کے لیے تیار تھے۔ پھر اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا۔ الیاس صاحب کی نظر موبائل پر پڑی اور پھر انھوں نے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھا جو گم سم بیٹھی تھی۔ وہ اس کے حالِ دل سے واقف تھے۔ وہ حورین کے پاس بیٹھ گئے تو حورین نے ان کے سینے سے لگ کر ان کی آغوش میں پناہ لی اور نم لہجے میں بولی۔

"پاپا اگر آپ کو ہر پل کسی کی کمی بہت شدت سے محسوس ہو اور آپ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے منتظر رہیں تو اس کا کیا مطلب ہے..........؟"

اس کے معصومانہ انداز پر وہ مسکرا اٹھے اور بولے۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ اس شخص کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتے کیونکہ آپ اس شخص سے بہت محبت کرتے ہیں اسی لیے ان کی کمی اتنی محسوس ہوتی ہے۔ جیسے میری بیٹی کو اس وقت اپنے پاپا کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کسی کی کمی بہت محسوس ہو رہی ہے۔"

ان کے اس انکشاف پر حورین کے آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا پر اس کے لب بھی مسکرا اٹھے کہ جن باتوں کا جواب وہ اتنے دنوں سے تلاش کر رہی تھی وہ اس کے پاپا نے ایک پل میں ہی دے دیئے تھے۔

"پاپا...انھوں نے ایک دفعہ بھی کال نہیں کی........"

اس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہنے لگے۔ تو وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولے۔

"اگر اس نے کال نہیں کی تو تم کر لو۔"

نہیں پاپا میں بھی ہر گز کال نہیں کروں گی جب انہوں نے ایک دفعہ بھی نہیں کی..... انھوں نے تو میرا حال تک پوچھنے کے لیے کال نہیں کی...... وہ مجھے بھول گئے........"

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔ تو وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولے۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے حور... کوئی تمہیں نہیں بھولا۔ ہر تھوڑی دیر بعد اس کی کال آجاتی ہے یہ پوچھنے کے لیے کہ تم کیسی ہو؟ تم نے کیا کھایا؟ کیا کر رہی ہو؟ یقین مانو میں تو اس کی کالز سے بہت تنگ ہوں اسی لیے اب تمہاری مما سے ساری معلومات لی جا رہی ہیں۔"

ان کی بات سن کر وہ دنگ رہ گئی۔ اس کے دل میں موجود بے چینی اور دکھ ختم ہو گیا پر اب وہ کایان پر غصہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے سے بھی زیادہ ناراض ہو گئی لیکن حلیمہ بیگم کا سن کر خوف زدہ ہو گئی کیونکہ اس نے انھیں کچھ بھی نہیں بتایا تھا اسے ڈر تھا وہ دوبارہ سے اس سے دور ہو جائیں گیں۔

"تو کیا مما سب جانتی ہیں......؟"

اس نے خوف زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے حلیمہ بیگم کمرے میں آئیں۔ ان کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا۔

"چلو شاباش جلدی سے دودھ پیو اور سو جاؤ بہت دیر ہو گئی۔ صبح تم نے ٹرپ پر جانے کے لیے جلدی اٹھنا ہے۔"

مما ابھی نہیں۔ ابھی تو پاپا سے باتیں کر رہی ہوں۔"

وہ لاڈ سے بولی تو الیاس صاحب نے کہا۔

"باتیں بہت ہو گئیں اب سو جاؤ ورنہ شاباش لیٹ ہو جاؤ گی۔"

دہم کلاس کی فیئر ویل تھی تو انھوں نے کہا کہ پارٹی کی جگہ انھیں اسلام آباد ٹرپ پر لے جایا جائے اسی لیے ان کی ٹرپ اسلام آباد جا رہی تھی اس کا ارادہ نہیں تھا جانے کا پر وہ بس آمنہ کی وجہ سے جا رہی تھی اور اسے اچھے سے معلوم تھا کہ ہر دفعہ کی طرح اس دفعہ بھی میم اور ان کی چمچیاں کچھ نہ کچھ ضرور کریں گیں پر اس دفعہ وہ بچوں کے ساتھ ٹرپ اور پیسوں کو لے کر زیادتی نہیں ہونے دے سکتی تھی اس وجہ سے بھی وہ مان گئی۔

"پاپا پر ہماری بات تو ادھوری رہ گئی میں آپ کو سب بتانا چاہتی ہوں۔"

وہ سرگوشی نما انداز میں بولی۔

"بیٹا اس بارے میں بات تمہاری ٹرپ سے واپسی پر کرے گے ابھی دودھ پی کر سو جاؤ۔"

الیاس صاحب کی بات سن کر اس نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اسے شب بخیر کہتے اپنے کمرے میں آ گئے۔

کایان آپ نے سب سے میرا حال پوچھا پر مجھے ہی کال نہیں کی....... آپ نے مجھ سے بات کرنا بھی گوارا نہیں سمجھا....؟ تو ٹھیک ہے اب میں بھی اپنے اسلام آباد آنے کا آپ کو نہیں بتاؤں گی نہ پتہ چلنے دوں گی آپ کے علم میں لائے بغیر آپ کے اتنے پاس سے واپس آجاؤں گی۔"

وہ کایان کی تصویر کو دیکھتے ہوئے ناراضگی سے پر عزم انداز میں بولی اس بات سے انجان کہ شاید اب وہ کبھی واپس نہیں آسکے گی۔

کمرے میں حلیمہ بیگم آکر بیڈ پر بیٹھ گئیں جس سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ہیں انہیں ایسے دیکھ کر الیاس صاحب ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"کیا بات ہے بیگم آپ پریشان کیوں ہیں؟"

"جیسے اپنی بیٹی کی باتیں بغیر کہے سمجھ جاتے ہیں ویسے آپ میرے بارے میں بھی جانتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں مجھے کیا بات پریشان کر سکتی ہے۔"

ان کی باتوں پر جہاں وہ مسکرا رہے تھے وہیں ان کی آخری بات پر ان کی مسکراہٹ سمٹی اور اس کی جگہ سختی کے تاثرات نے لے لی وہ بہت سخت لہجے میں بولے۔

بیگم میں آپ کو ہزار دفعہ منع کر چکا ہوں کہ اس طرح کے منفی خیالات کو اپنے دل و دماغ میں نہ آنے دیں۔ میری حورین کو کچھ بھی نہیں ہو گا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تیار ہو رہی تھی کہ اس کی مما نے اسے فون لا کر دیا اور کہا۔

"حورین یہ کایان کی کال ہے اس سے بات کرو کہہ رہا ہے کہ تمہارا نمبر بند ہے وہ کب سے کال کر رہا ہے۔"

حلیمہ بیگم نے فون اس کی طرف بڑھایا تو وہ غصے سے بغیر فون پکڑے اونچی آواز میں کایان کو سنانے کے لیے بولی۔

"ماما مجھے کسی سی بات نہیں کرنی جب اتنی دیر سے کسی کو میرا خیال نہیں آیا تو میں کیوں کسی سے بات کروں اور ویسے بھی جب کسی سے بات نہیں ہوتی تو فون آن رکھ کر میں نے کیا کرنا ہے۔"

اس کی بات پر حلیمہ بیگم نے اسے اشتعال بھری نظروں سے گھورا پر وہ نظر انداز کر کے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی تو حلیمہ بیگم بولیں۔

"حورین بری بات ہے ایسے بات نہیں کرتے کزن وہ تمہارا۔ میں فون رکھ کر جا رہی ہوں بات کر لو اس سے۔"

ان کے لہجے میں واضح تنبیہ تھی۔ وہ فون رکھ کر چلی گئیں۔ اس نے صبح اٹھتے ہی الیاس صاحب کو کہہ دیا تھا کہ وہ کایان کو اس کی ٹرپ کے بارے میں کچھ نہ بتائیں اور اس کی مما کو بھی نہ بتانے دیں۔

ان کے جانے کے بعد اس نے فون کان سے لگایا اور پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی

"جی فرمایئے آپ کو یاد آ گیا کہ کوئی پیچھے ہے جسے کال کرنی ہے۔ پر مجھے فی الحال کسی سے بات نہیں کرنی مجھے سکول کے لیے دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے کال بند کر دیا جبکہ دوسری طرف کایان حیران و پریشان موبائل کو دیکھ رہا تھا پھر بات سمجھ آنے پر قہقہہ لگا کر ہنس دیا اور حورین کو تصور میں لاتے ہوئے بولا۔

"اوہ! تو مسز کایان مجھے مس کر رہی ہیں لگتا ہے اب تو اپنی مسز کو ملاقات کا شرف بخشنا ہی پڑے گا۔"

وہ لوگ اسلام آباد میں سب سے پہلے فیصل مسجد میں گئے۔ نماز کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے دل سے یہی صدا آئی۔۔

"یا اللہ رحم فرما۔ میرا دل بہت بے چین ہے اسے سکون نہیں مل رہا میں بہت کشمکش میں گری ہوئی ہوں میرے مولا میرے دل کو قرار آ جائے۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ میرے لیے کیا صحیح ہے اور کیا غلط؟ مجھے کوئی بھی غلط فیصلہ لینے سے بچا لیں۔ ان سب کی نظروں میں میرا کردار مشکوک ہے میں صحیح ہوتے ہوئے بھی سب کی نظروں میں غلط ہوں اور مجھ میں اتنی ہمت بھی نہیں ہے کہ میں کسی کو سچ بتا سکوں یا خود اس سچ کا سامنا کر سکوں۔ مجھے سب کے سامنے ذلیل

ورسوا ہونے سے بچالیں۔بے شک آپ جسے چاہے عزت دیں جسے چاہے ذلت دیں۔پر مجھے ذلت سے بچالیں۔

آمین........."

اس کے بعد وہ ہوٹل کے لیے نکلے جہاں انھوں نے رکنا تھا۔یہاں پہنچ کر انھیں پتہ چلا کہ ثمارہ نے بکنگ کی کنفرمیشن نہیں کی۔اسی لیے نہ ان کی بکنگ ہوئی اور نہ اب اس ہوٹل میں جگہ تھی۔ان دنوں ہوٹلز وغیرہ میں بہت رش تھا۔انھوں نے چار پانچ جگہ پتہ کیا پر بے سود سارے ہی فُل تھے اور جن ہوٹلز میں روم تھے ان کا ریٹ بہت زیادہ تھا۔اس لیے میم، ثمارہ اور ماہ جبین نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ لوگ کوچ میں سٹے(stay) کریں گے کیونکہ واپسی کی صورت میں انہیں بچوں کو وہ بھاری رقم واپس کرنی پڑتی جو انھوں نے ٹرپ کے بہانے سے لی تھی اور جو ضرورت سے زیادہ تھی۔حورین ان کی بات سن کر پریشان ہوگئی کیونکہ ساتھ میں بچیاں بھی تھیں تو وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔

ویسے تو اس نے سب ان پر چھوڑا تھا پر معاملہ جب ان سے ہینڈل نہ ہوا تو مجبوراً وہ بولی۔

"میم!رات گاڑی میں گزارنا ٹھیک نہیں ہے وہ بھی تب جب ساتھ میں گرلز اور فی میل ٹیچرز بھی ہیں اسی لیے یا تو آپ کسی محفوظ جگہ کا ارینج کریں یا ٹرپ یہی سے واپس لے جائیں۔"

"اوہ بی بی!ٹرپ کو واپس لے جانے کی صورت میں سب کو ان کی پیمنٹس واپس کرنے پڑے گیں جو ہم نہیں کر سکتے اور ہوٹل ہمارے بجٹ سے باہر ہیں۔"میم نفیسہ بے زاری سے بولیں۔

"میم مگر گاڑی میں ایسے کیسے............."

"تمہیں کچھ زیادہ ہی باتیں نہیں آرہیں......؟اگر اتنا ہی خیال آرہا تو تم کسی ہوٹل یا محفوظ جگہ کا بندوبست کر دو۔"

ثمارہ طنزیہ انداز میں بولی تو آمنہ بھی اسی انداز میں بولی۔

"یہ آپ کا کام ہے ہمارا نہیں.... آپ لوگوں کو آنے سے پہلے پری پلاننگ کرنی چاہیے تھی۔"

اگر ہمارا کام ہے تو ٹھیک ہے سب گاڑی میں ہی ٹھہرے گے جس کو مسئلہ ہو رہا وہ خود پھر ارینج کر دے۔

ماہ جبین کی بات سن کر آمنہ آگے سے کچھ بولنے لگی پر حورین اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف آگئی اور اپنے فون کی کنٹیکٹ لسٹ چیک کرنے لگی۔اسے ایسا کرتے دیکھ کر آمنہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"کیا کر رہی ہو تم حورین.....؟"

"کچھ نہیں بس کسی محفوظ جگہ کا انتظام......"

آمنہ کی بات کا جواب دے کر اس نے مطلوبہ نمبر ڈائل کر دیا اور ائیر پوڈ لگا کر ایک آمنہ کے کان میں لگایا اور ایک اپنے کان میں۔ اسے اچھے سے یاد تھا کہ کایان نے فون دیتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ اس موبائل میں ولید اور گھر کے کیئر ٹیکر کے نمبر بھی موجود ہیں۔ اس نے کال تو کر لی پر اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ بات کہاں سے شروع کرے۔

دوسری طرف ولید کال اٹھاتے ہوئے مودبانہ انداز میں بولا۔

"اسلام علیکم! حورین میم کیسی ہیں آپ......؟"

ولید کی بات پر اسے حیرانگی ہوئے جسے چھپائے بغیر وہ بولی۔

"آپ کو کیسے پتہ کہ میں نے آپ کو کال کی ہے....؟"

میم! ہم سب کے پاس آپ کا نمبر موجود ہے اور سب آپ کو جانتے ہیں۔ سر نے سب کو تاکید کی ہوئی ہے کہ جب بھی آپ کی کال آئے ہم آپ کے ہر حکم کی تکمیل کریں۔ آپ حکم کریں میم....."

اس کی بات پر آمنہ نے شوخی سے حورین کو دیکھا تو بدلے میں اس نے اسے گھورا۔ اس کے بات پر حیرت حورین کو بھی ہوئی پر اس نے خود کو نارمل کر لیا۔

"تمہارے صاحب کہاں ہیں....؟"

حورین نے فوراً پوچھا تو جواب ملا–

"میم! سر تو کام کے سلسلے میں تین ہفتوں سے مری میں ہیں اور مزید دو ہفتے ان کا قیام وہیں پر ہے۔"

اس کے جواب پر اس نے سکھ کا سانس لیا اور حاکمانہ انداز میں بولی۔

میں سکول ٹرپ کے ساتھ اسلام آباد میں فیصل مسجد کے پاس ہوں سٹے ہوٹل میں تھا پر رومز نہیں ملے تو سب لوگ میرے ساتھ گھر آئیں گے مجھے راستہ نہیں پتہ تو کسی ڈرائیور کو بھیجے تاکہ وہ گھر تک ہمیں گائیڈ کر سکے اور وہاں ہمارے آنے تک رومز سیٹ کروائیں اور کھانے کا بھی ارینج کر دیں۔"

"میم! میں خود آتا ہوں بس تھوڑی دیر میں پہنچ جاؤں گا۔"

پھر اس نے کال بند کر دی اس نے آمنہ کی طرف دیکھا جو اچھنبے اور خوشی سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی اسے دیکھ کر وہ ہنسنے لگی اپنے اس انداز پر ایک پل کو وہ خود بھی شاکڈ تھی۔

اپنے کہے کے مطابق وقت پر ولید وہاں پہنچ گیا۔ حورین آمنہ اور باقی سارف کی ٹیچرز میم کے پاس ہی کھڑے تھے اسے آتا دیکھ کر حورین میم سے مخاطب ہوئی۔

"میم دونوں گاڑیوں کے ڈرائیورز کو بولیں کہ ولید کی گاڑی کو follow کریں۔ سر ابھی شہر میں نہیں ہیں تو ہم ان کے گھر میں سٹے کریں گے۔"

"اس کا لہجہ حکمیہ تھا۔

حورین کی بات پر سب نے شاکی نظروں سے حورین کو دیکھا۔ میم نفیسہ اور ان کی چمچیوں سے یہ بات برداشت نہیں ہوئی کہ حورین نے ان سے پوچھے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کیا اور اب انھیں آکر آرڈر دے رہی ہے میم غصہ سے بولیں۔

"تم نے کس سے پوچھ کر ایسا کیا..... اور اوپر سے آکر ہمیں آرڈر دے رہی ہوں ہم یہاں معاملہ حل کر لیتے۔"

انھیں فکر اس بات کی بھی تھی کہ اب سر کایان تک یہ بات جائے گی کہ تو ان کی کتنی انسلٹ ہو گی۔

ان کی بات پر وہ تحمل سے بولی۔

"میم! آپ سے مسئلہ حل نہیں ہوا اسی لیے مجھے مجبوراً ان سب میں دخل اندازی کرنی پڑی اور ویسے بھی میں آپ کو وہی آرڈر دیا جو اس سکول کے مالک کا ہے۔"

اس کی بات پر وہ چُپ کر گئیں اور ویسے بھی ان کے پیسے بچ گئے تھے ان کے لیے یہ بھی بہت تھا۔ اسی لیے وہ مان گئیں۔ حورین اور میم کوچ میں بیٹھنے لگی تو ولید آکر ان سے بولا۔

"میم! آپ ہمارے ساتھ چلیں گی اور یہ لوگ ہمارے گاڑی کو follow کریں گے۔"

میم نفیسہ یہ سمجھی کہ ولید نے انھیں ساتھ چلنے کا کہا ہے وہ خوشی سے پھولی نہ سمائیں اور بولیں۔

"ہاں ہاں ضرور..... چلو آؤ....."

ان کی بات سن کر وہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"میں نے آپ سے نہیں اپنے میم حورین سے کہا ہے.... چلیں میم حورین.........؟"

توہین کے احساس سے ان کا چہرہ سرخ پڑ گیا جبکہ آمنہ اور حورین نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔ حورین آمنہ کو لے کر گاڑی میں بیٹھ گئی اس کے بیٹھتے ہی گاڑدز نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"واؤ حورین اتنا پروٹوکول.........؟ اور تمہارا تو انداز ہی بدل گیا...... سر کی صحبت کا تم پر بھی اثر نظر آ رہا ہے......... ایسے زیادہ اچھی لگتی ہو تم......."

اس کی بات پر حورین اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"آمنہ اگر تم زیادہ بولی نہ تو یہی چھوڑ جاؤں گی تمہیں۔"

"مسز کایان دیکھیں مجھ پر رحم کریں میں نہیں کہتی کچھ کیونکہ میں جانتی ہوں آپ ایسا کر گزرے گیں۔"

وہ ڈرتے ہوئے ڈرامائی انداز میں بولی اس کے انداز پر وہ قہقہ لگا کر ہنسنے لگی اس بات سے انجان کہ یہ ہنسی شاید اس کی آخری ہنسی تھی کیونکہ کسی کے دل سے نکلی آہ کبھی خالی نہیں جاتی اور نہ رد ہوتی ہے۔

کایان کی آدھے گھنٹے بعد ایک ضروری میٹنگ تھی جس میں اسے کچھ details چاہیے تھیں اور وہ فائل اسلام آباد میں تھی اس نے وہی فائل لینے ولید کو بھیجا تھا وہ جلدی جلدی اپنا کام ختم کر کے اپنی حور کے پاس جانا چاہتا تھا ولید پر کی کوئی خبر نہیں تھی اس نے اسے کال کی اور روب دار لہجے میں بولا۔

"ولید تمہیں فائل لینے بھیجا تھا اور تم ابھی تک نہیں آئے.....؟ کہاں ہو تم..... تمہیں اچھے سے معلوم ہے مجھے کام میں کوتاہی برداشت نہیں۔"

"جی...... سوری سر..... میں ابھی گھر..... مطلب اسلام آباد میں ہی ہو دراصل وہ می..م........"

"What the hell........"

"تم ابھی تک اسلام آباد ہی ہو نکلے کیوں نہیں ایسا کون سا کام تھا جو کایان زرار کی بات سے زیادہ ضروری تھا اور گھر میں یہ معمول سے زیادہ آوازیں کس چیز کی ہیں؟"

اس کے غصے سے وہ اچھی طرح واقف تھا وہ تھوک نگلتے سا ہوئے بولا۔

"سر وہ میم حورین کی کال کی وجہ سے نہیں آ سکا اسی لیے دیر ہو گئی....."

حورین کے نام پر وہ الرٹ ہو گیا اس کے لہجے میں غصے کی جگہ نرمی آ گئی۔

"تو کیا کہہ رہی تھیں تمہاری میم.....؟"

ولید نے حورین سے ہونے والی ساری بات کایان کو بتادی تو وہ مسکرا دیا اور بولا۔

"ٹھیک ہے جیسا تمہاری میم نے کہا ہے ویسا کرو پر اس کے ساتھ میرا ابھی ایک کام کرو اور ہاں میری کال کا تمہاری میم کو نہ پتہ چلے۔"

"جی سر...."

اس نے کال بند کر دی اور حورین کو تصور میں مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

"بہت تیز ہوں تم حور تمہیں اپنی کہی بات اچھے سے یاد ہے اسی لیے پہلے میرا پوچھا پھر اپنے آنے کا بتایا۔ تمہیں کیا لگا تھا کہ تم میرے اتنے پاس آکر چلی جاؤ گی اور مجھے خبر بھی نہیں ہو گی.....؟ پر تم یہ بھول گئی کہ میں بھی کایان زرار ہوں اتنی آسانی سے تمہیں کیسے جانے دے سکتا ہوں وہ بھی آج کے اس بہت اہم موقعے پر اور آج تم اپنی مرضی سے ہمارے گھر آرہی ہوں۔ چلو تم سے روبرو ملاقات کرتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی ایک بڑے سے منشن کے باہر رکی اسے دیکھ کر اس کے مالک کی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ سب حیرانگی سے منہ کھولے اس منشن کو دیکھ رہے تھے۔ جس کے اندر جانے سے پہلے ایک بڑا لوہے کا خوبصورت سا بلیک کلر کا گیٹ تھا۔اس کے بعد دائیں بائیں جانب گاڑیاں کھڑی تھیں اور ساتھ پارکنگ کے لیے جگہ بنی تھی جس کے بعد وہ بڑا سا منشن تھا جو اس وقت رشنیوں میں ڈوبا بڑا دلکش لگ رہا تھا۔ سب سے پہلے حورین گاڑی سے اتری اور بغیر کسی ہچکچاہٹ اور ڈر کے گارڈز کے ساتھ اندر گئی اسے جس شخص کا ڈر تھا وہ وہاں نہیں تھا تو وہ بہت ریلیکس تھی۔ اسے اتنا پروٹوکول ملتا دیکھ کر سب کے دل میں بہت سوال تھے اور کچھ کا حسد سے برا حال تھا جبکہ دوسری طرف وہ مطمئن تھی۔ گھر کی ہر چیز نہایت ہی خوبصورت اور قیمتی تھی ہال میں ایک دیوار کے آگے بڑا سا کرٹن تھا جیسے اس کے پیچھے کوئی چیز ہو جب وہ پہلے یہاں آئی تھی تب ایسا کچھ نہیں تھا پر اس نے نظر انداز کر دیا۔ کمروں کا جائزہ لینے کے بعد اس نے نیچے والے پورشن میں کچھ رومز گرلز اور فی میم سٹاف کو دیئے اور کچھ میل سٹاف اور بوائز کو دیئے۔ اسے اتنے آرام اور مطمئن انداز میں پورے گھر میں گھومتے اور حق جتاتے دیکھ کر سب کے دلوں میں خول اٹھ رہے تھے جبکہ آمنہ ان سب

باتوں کو کافی انجوائے کر رہی تھی۔ اس نے اپنا اور آمنہ کمرا کا ایک الگ کمرا چنا جو سب سے الگ تھلگ تھا اور باقی کمروں سے ذرا فاصلے پر تھا تا کہ وہ سکون سے آمنہ سے باتیں کر سکے پر ثمارہ بھی اسی کمرے میں آکر رک گئی کہ باقی کمروں میں بچوں کا شور ہے وہ وہاں نہیں رک سکتی۔ حورین ثمارہ کے ساتھ نہیں رکنا چاہتی تھی دوسرا وہ کایان کی کمی کو محسوس کر رہی تھی اور یہاں آنے کے بعد تو کچھ زیادہ ہی اسی لیے وہ اپنا چھوٹا سا بیگ لے کر کایان کے کمرے میں آگئی۔ اس کمرے میں کایان کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اس نے لمبی سانس لے کر اس خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔ اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر موجود شو پیس پر پڑی تو وہ حیران رہ گئی کیونکہ اس نے آمنہ کے مکاح کی شاپنگ کے دوران لاہور مال میں سیم ایسا ہی شو پیس اپنے مما پاپا کو گفٹ دینے کے لیے پسند کیا تھا۔ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ اسے لے نہیں سکی اور دوبارہ اسے ایسا کہی ہی نہیں کیونکہ اس شاپ کی سپیشلیٹی یہی تھی کہ وہاں ہر product ہی سنگل آتی تھی جو ایک دفعہ آجائے اس جیسی دوبارہ نہیں آتی۔ اس نے اسے واپس رکھا اور فریش ہو کر نیچے آگئی جہاں سب کھانے کے میز پر بیٹھے تھے بڑے سے دائینگ ٹیبل کے ساتھ دو اور ٹیبلز اور چیئر لگائی گئیں تھیں اور سرونٹس نے ابھی تک کھانا سرو نہیں کیا تھا وہ اپنی میڈم کا انتظار کر رہے تھے۔

اس کے بیٹھتے پر ولید نے اس سے پوچھا۔

"میم کھانا سرو کریں...؟"

اس نے مسکراتے ہوئے سر کی جنبش سے ہاں میں اشارہ کیا تو سرونٹس نے فوراً کھانا سرو کیا۔ میڈ خود حورین کی پلیٹ میں کھانا سرو کر رہی تھی جسے دیکھ کر ثمارہ کو غش پڑنے لگے ابھی وہ کھانا شروع کرنے ہی والے تھے کہ کایان بلند آواز سلام کرتا اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ اس کی خوشبو جو ہمیشہ اس کے آنے پر ہر طرف پھیل جاتی تھی اسے دیکھ کر سب احتراماً اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے جبکہ حورین ساکن اپنی جگہ پر بیٹھی رہی اور اس کا منہ کی طرف جاتا چاولوں کا چمچ خلا میں ہی تھم گیا۔

"یہاں تو کافی رونق لگی ہے بلکہ باقاعدہ محفل سجی ہے میں بالکل صحیح وقت پر آیا آپ سب کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں کھانا کھائیں پر اس سے پہلے کیوں نہ کیک کٹ کر لیا جائے۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے ولید کی طرف دیکھا جو اس کا اشارہ سمجھ کر کو فوراً وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد کایان نے حورین کو دیکھا جو ساکت بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کے پاس آکر کایان نے خلا میں ٹھہرا چاولوں کا چمچ اس کے منہ میں ڈالا اور اس کے گال پر کِس کرتا ہوا بولا۔

".Happy wedding anniversary my dear wifieeee"

کایان کی اس حرکت اور بات پر جہاں وہ ہوش میں آکر سر جھکا گئی وہی سب کو سانپ سونگھ گیا۔

"Happy wedding anniversary my dear wifieeee."

کایان کی اس حرکت اور بات پر جہاں وہ ہوش میں آکر سر جھکا گئی وہی سب کو سانپ سونگھ گیا۔ جبکہ شہر بانو مریم اور آمنہ نے بڑی دلچسپی سے ان کی بات سنی اور ساتھ خوش بھی ہوئیں۔ حورین کو تو یاد ہی نہیں تھا کی آج ان کی شادی کو پورا ایک سال ہو گیا ہے اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو رات کے 12 بجا رہی تھی جس کا مطلب تھا نئے دن کا آغاز۔ اتنے میں ولید ٹرالی لے آیا جس پر بڑا سا ہارٹ شپ کیک تھا اور اس پر ان دونوں کی تصویر تھی اس نے بے یقینی سے کایان کی طرف دیکھا وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"آج ہماری شادی کو پورا ایک سال ہو گیا celebration تو بنتی ہے نہ...."

یہ کہہ کر اس نے دیوار پر موجود کرٹن کی ڈوری کھینچی تو کرٹن ہٹ گیا اور دیوار پر فل سائز میں ان کی شادی کی تصویر سب کو حیران کر گئی یہ وہی تصویر تھی جس میں وہ کایان کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اور کایان اسے۔ حال کی خاموشی کو میم نفیسہ کی آواز نے توڑا وہ بے یقینی سے بولیں۔

"سر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں.......؟ ایسا کیسا ہو سکتا ہے......؟"

اپنی آنکھوں سے ان کی شادی کی تصویر دیکھ کر بھی انھیں یقین نہیں آرہا تھا ان کے سوال پر وہ سنجیدگی سے بولا۔

"میں وہی کہہ رہا ہوں جو آپ نے سنا۔ اتنا بڑا ثبوت دیکھ کر بھی آپ کو یقین نہیں آرہا....؟ عجیب بات ہے۔"

اس کی بات پر وہ شرمندہ ہو گئیں تو ثمارہ بولی۔

"تو سر آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا..... اور آج اچانک کیوں...؟"

اس کی بات پر کایان سخت لہجے میں بولا۔

"میں آپ کا باس ہوں امپلائی نہیں جو آپ ایسے مجھ سے سوال پوچھ رہی ہیں اور نہ میں یہ حق کسی کو دیتا ہوں کہ وہ میری زاتی زندگی میں دخل اندازی کرے پر آپ کا سوال یہاں موجود ہر شخص کے ذہن میں ہے تو بتا دیتا ہوں میرے یہاں آنے اور سکول لینے کا مقصد صرف میری بیوی ہے وہ ابھی اپنی زندگی کو انجوائے کرنا چاہتی تھی اس لیے اس نے سب کو بتانے سے منع کیا۔ میں تو شاید ابھی بھی نہ بتاتا پر آپ لوگوں کے بڑھتے ہوئے شک اور فضول الزامات کی وجہ سے آج بتانا پڑا۔ اگر اب سب کو اپنے کے سوالات کے جوابات مل گئے ہوں تو کیک کٹ کر لیں۔"

اس کے جواب نے سب کے منہ بند کر دیئے سب لوگ شاک میں تھے کہ حورین سر کی بیوی ہے اور اس سکول کی مالکن بھی جہاں کچھ لوگ خوش تھے وہاں بہت سے لوگ حسد کی آگ میں جل رہے تھے اور یہ آگ ایسی تھی جو سب کچھ تہس نہس کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ حورین نے بھی سر جھکا کر اپنے رب کے اس فیصلے کو دل سے قبول کر لیا۔ پھر ان لوگوں نے مل کر کیک کٹ کیا اس کے بعد سب لوگ کھانا کھا کر باتیں کر رہے تھے حورین اور آمنہ اپنی کلاس کی بچیوں کے پاس تھیں جہاں مریم اور شہر بانو اس کا سر کھا رہی تھیں کہ سر سے وہ کب ملیں اور کیسے..؟ وہ ان کی بات پر مسکرا رہی تھی کہ کایان اس کے پاس آیا اور بولا۔

"اگر آپ لیڈیز کو اعتراض نہ ہو تو میں اپنی مسز سے کچھ بات کر لوں......؟"

اس کا موڈ کافی خوشگوار تھا۔اس کی بات سے حورین کی مسکراہٹ سمٹی وہ جانتی تھی کہ کایان اس سے کیابات کرے گا اس نے آمنہ کو آنکھوں سے نہ کا اشارہ کیا پر ایسا کبھی ہو سکتا کہ سچادوست آپ کو کبھی پھنسائے نہ اس کی آنکھوں کا اشارہ سمجھ کر بھی آمنہ نے کہا۔

"جی سر ضرور....."

اور باقی بچیوں کو لے کر وہاں سے تھوڑی سائیڈ پر ہو گئیں وہ اس کے کان کے پاس آکر سر گوشی میں بولا۔

"اچھی بیویوں کی طرح اب اپنا کہا قول پورا کرو اور کمرے میں جا کر ریڈی ہو۔تمہارا ڈریس وہی بیڈ پر خالدہ ماں نے نکال کر رکھ دیا ہے اور وہی پہننا پڑے گا اور کوئی آپشن نہیں کیوں کہ باقی cupboard لاک ہے جس کی keys میرے پاس ہیں۔"

اس کی بات سن کر اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے اسے بھی اپنی کہی بات اچھے سے یاد تھی اور آج وہ اپنی مرضی سے اس گھر میں اور کایان کے روم میں گئی تھی۔وہ چپ چاپ اُٹھ کر کمرے میں آگئی اس نے تو یہ سوچا ہی نہیں تھا کہ اگر کایان آگیا تو وہ کیا کرے گی....؟وہ نہیں جانتی تھی کایان کی غیر موجودگی اور نہ آنے کا تصور کر کے یہاں آنا اس پر کتنا بھاری پڑے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اٹھ کر روم میں آنے لگا جب شہر بانو اور مریم نے اسے مخاطب کیا اور دونوں جوش و خروش سے ایک ساتھ بولیں۔

"Sir thanks a lot...."

تو اس نے حیرانگی پوچھا/

"Thanks for What...?

آپ نے ہماری بات مانی اور اس مطلبی آنٹی سے شادی نہیں کی۔"

شہر بانو کے بولنے پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا تو مریم نے کہا۔

"ہاں نا اور اس کی جگہ ہماری ٹیچر سے کی ہم اس نے آپ کو پہلے کہا تھا آپ کے لیے Best ہماری ٹیچر ہی ہیں۔"

اچھا........تو اس دن تم لوگ اپنی جس ٹیچر کی بات کر رہے تھے وہ حور تھی......؟"

اس کے پوچھنے پر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ منہ میں بڑبڑایا۔

"کاش اس وقت تم لوگوں کی سن لیتا تو آج حالات الگ ہوتے۔"

"جی سر کچھ کہا.......؟"

"نہیں جاؤ تم لوگ جا کر ریسٹ کرو گڈ نائٹ..."

انھیں گڈ نائٹ کہتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کمرے میں آیا تو حورین ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ہاتھوں میں برش لیے بیٹھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کایان نے روم لاک کیا اور اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو کر آئینے میں موجود اس کے عکس کو دیکھنے لگا جو قیامت ڈھا رہی تھی وہ ریڈ کلر کی نائٹی میں ملبوس تھی اور اس کے بالوں کا آبشار اس کے کمر پر بکھرا ہوا تھا کایان نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے تو اس نے چونک کر مڑ میں کایان کے عکس کو دیکھا جو جذبے لٹاتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جب وہ کمرے میں آئی تو بیڈ پر ریڈ کلر کی بہت نفیس اور خوبصورت نائٹی رکھی ہوئی تھی اس نے اسے اٹھا کر دیکھا جو پاؤں تک فل گاؤن کی شکل میں تھی اور آگے سے اوپن تھی اور اسے ڈوری کی مدد سے بند کیا جاتا تھا اور جس کے ساتھ بس انرز تھے نائٹی کے بیک اور شولڈرز پر باریک نیٹ لگی ہوئی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ لب بھینچ کر رہ گئی اس کا دل کیا کایان کو اچھی خاصی سنائے پر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ وہ کایان کی بات نہ مان کر کوئی بکھیڑا کھڑا نہیں کرنا چاہتی تھی وہ بھی اس صورت میں جب سب یہاں موجود تھے اسی لیے وہ چپ چاپ واش روم گئی اور شاور لے کر نائٹی پہن کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر بیٹھ گئی کہ تبھی اس کے دماغ نے کام کیا اور اس نے آمنہ کو میسج کر دیا۔ کایان کے روم میں آنے کے پانچ منٹ بعد وہ کچھ بھی بہانا کر کے اسے بلانے آ جائے اور یہاں سے لے جائے۔ اسے یقین تھا کہ آمنہ 5 منٹ بعد آ کر اسے لے جائے گی اور ان 5 منٹس میں وہ کایان کو اپنی بات سمجھا لے گی اور وہ اس کے بات سننے سمجھنے کے ساتھ مانے گا بھی۔

کایان نے اسے کندھوں سے پکڑ کو اٹھایا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ حورین کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔ کایان نے دائیں ہاتھ سے اس کی تھوڑی کو پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا اور محبت بھرے لہجے میں بولا۔

یہاں دیکھو حور میری آنکھوں میں دیکھو ان میں تمہارے لیے کتنی محبت ہے......؟"

وہ اسکی ساحر آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ ان میں ظاہر ہوتے جذبات کی تاب نہیں لا سکے گی پر اس نے پھر بھی اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی کر دی اور پھر فوراً نظریں جھکا گئی پر یہ کچھ پل کا دیکھنا ہی اسے سب بھلا گیا اس کی ساری ہمت و بہادری ہوا ہو گئی۔ وہ اٹکتے ہوئے بولی۔

"کا.....یان......وہ..........م......"

کایان نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کے قید میں لے کر اسے بولنے ہی نہ دیا۔ حورین نے زور سے اس کی شرٹ کو پکڑا اس نے کایان کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی پر کایان کے سامنے اس کی کب چل سکتی تھی پھر اس نے وہ کوشش ترک کر دی۔ اس کے انداز میں جنونیت تھی جو حورین کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔ وہ کافی دیر تک خود کو سیراب کرتا رہا۔ کافی دیر بعد جب وہ اس سے الگ ہوا تو حورین اپنی رکی ہوئی سانس کو بحال کرتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولی۔

"میر..ی......با..ت......."

اس دفعہ وہ اس کے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھ کر اسے چپ کرواتے ہوئے بولا۔

"ششششش......آج نہیں حور آج تم صرف میری ہی سنو گی، مانو گی اور مجھے ہی محسوس کرو گی۔ ان پیار بھرے لمحات کے لیے، تمہاری قربت اور لمس کے لیے میں بہت ترسا ہوں بہت انتظار کروایا تم نے پر آج نہیں......"

وہ جو ہمت کر کے دوبارہ بولی تھی کایان کے بہکی ہوئی باتوں سے اس کی زبان تالو سے چپک گئی اس کا انداز حورین کا دل دھڑکا گیا۔

وہ حورین کو اٹھا کر بیٹھ تک لایا پھر بیڈ پر لیٹا کر اس پر جھکا اور اپنی بات جاری رکھی۔

"جنون ہو تم میرا......عشق ہو......"I love you"

یہ کہہ کر اس نے حورین کے ماتھے پر لب رکھے پھر اسکی آنکھوں اور رخساروں پر۔کایان کی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن اور کان کی لوح پر محسوس کرتے ہوئے اس کا سانس خشک ہونے لگا۔کایان نے اپنے ہونٹوں سے اس کی کان کی لوح کو چھوا وہ تڑپ اٹھی۔اسے لگا اس کا دل پسلیوں کو توڑ کر باہر آ جائے گا۔

"کایان...پلیز......مجھے........بات......کر....نی....ہے........۔"

"تم کرو بات میں سن رہا ہوں۔"

وہ اس کی گردن پر جھکا ہوا اپنی تشنگی مٹا رہا تھا اور ساتھ اس نے ایک ہاتھ سے حورین کی نائٹی کی روب کھینچ کر کھول دی۔حورین نے جلد سے اسے بند کر کہ اپنا آپ چھپانے کی کوشش کی جسے کایان نے ناکام کر دیا وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بیڈ کے دہانے سے لگا کر اسے مدہوش نظروں سے دیکھتے ہوئے سرور بھرے لہجے میں بولا۔

"مجھے نہیں تھا پتہ میرے بیوی حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ اتنی hot بھی ہے۔"

شرم و حیا سے اس کا چہرہ سرخ انار کی طرح ہو گیا کایان نے بڑی دلچسپی سے اس پر حیا کے رنگ بکھرتے دیکھے جس سے وہ اور بھی زیادہ بہکنے لگا۔وہ اس کے کندھے پر جھکا اپنی تشنگی مٹا رہا تھا اس کے بعد اس کے لب حورین کی کالر بون کے نیچے زاد فاصلے پر موجود تل پر تھے وہ کانپ اٹھی کیونکہ اس کی شدتوں میں اضافہ ہو گیا تھا اور وہ جو اتنا کچھ سوچ کر کایان سے بات کر کے اسے منانا چاہتی تھی اب وہ کچھ بولنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی اس میں مزاحمت کرنے تک کی ہمت نہیں رہی تھی وہ کایان کی شدتوں کے سامنے کمزور پڑنے لگی اس کا پورا جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا دل کی ڈھکن معمول سے زیادہ تیز تھی اور اے سی کو موجودگی میں بھی اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے کے نمودار ہوئے اس کی جان پر بنی ہوئی تھی۔کایان کی وارفتگیوں میں اضافہ ہو گیا پر اس سے پہلے کہ اس کی گستاخیاں مزید بڑھتی اور بیچ میں اس کا دل بند ہوتا دروازے پر دستک ہوئی۔جسے نظر انداز کر تا وہ اپنی کام میں مصروف رہا۔دو تین دفعہ مسلسل دستک کے بعد وہ بے زاری سے اٹھا اس مداخلت سے اس کا موڈ اچھا خاصا خراب ہو گیا تھا۔حورین کی جان میں جان آئی اس کے دروازے پر جانے تک حورین نے جلدی سے اپنی نائٹی بند کی اور بیڈ سے اتر گئی۔کایان نے دروازہ کھولا تو باہر آمنہ تھی وہ تیوری چڑھاتے ہوئے بولا۔

"آپ رات کو اس وقت یہاں کیا کر رہی ہیں....؟"

وہ پہلے ہی بہت نروس تھی اور ڈر رہی تھی اوپر سے کایان کی روب دار آواز اور تیور دیکھ کر وہ سہم گئی پھر ہمت کر کے بولی۔

"سر وہ حورین کی سٹوڈنٹس بہت تنگ کر رہیں ہیں کہ ان کی ٹیچر کو بلائیں وہ حورین کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں اصل میں ان سب کی فیورٹ ٹیچر حورین ہے تو.........۔"

"تو کیا..............؟ میں اپنی بیوی کو رات کے اس پہر ان کی ضد پورے کرنے بھیجوں.......؟ وہ کوئی ایمپلائی نہیں مسز کایان زرار ہے اور تم لوگوں سے سٹوڈنٹس ہینڈل نہیں ہو رہے.....؟ میں خود دیکھ لیتا ہوں سب...."

اس سے پہلے کہ وہ باہر جاتا حورین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا جسے کایان کے دیکھنے پر اس نے فوراً چھوڑ دیا اور نظریں جھکائے بولی۔

آپ رہنے دیں......میں ہینڈل کر لوں گی وہ میری ذمہ داری ہیں آپ سو جائیں۔"

اپنی بات کہہ کر وہ فوراً وہاں سے نکلی۔ اس نے کایان کی طرف دیکھا اس کی ساحر آنکھوں میں خفگی واضح تھی جسے دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا پر اس نے کایان کو کچھ بھی بولنے یا کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ وہ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا کہ اچانک وہ رکی اور آمنہ سے کچھ کہہ کر واپس اس کے طرف آئی۔

"آمنہ ایک منٹ یہی رکو میں ابھی آئی۔"

"اب کیا ہوا.......؟ پہلے ہی تمہاری وجہ سے سر سے انسلٹ ہوئی اب تم پھر واپس جا رہی ہو.....؟"

آمنہ خفگی سے بولی تو حورین بولی۔

"لوگ دوستوں کے لیے جان دینے کو تیار رہتے ہیں اور ایک تم ہو ذرا سی بات پر ناراضگی کا اظہار کر رہی ہو۔"

پھر انہیں لوگوں کو جا کر کہو کہ آ کر سر سے انسلٹ بھی کروالیں میں چلی۔"

اس کی بات پر حورین نے پیار سے اس کا گال کھینچا اور بولی۔

"اچھا نہ یار منہ نہ بناؤ تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا اور میں بس ابھی آئی ایک چیز بھول گئی ہوں۔"

وہ آمنہ کو ویٹ کرنے کا کہہ کر واپس آئی اور تھوڑا اوپر ہو کر اس کی پیشانی پر لب رکھ کر وہاں سے بھاگ گئی جب کہ وہ حیران رہ گیا اور مسکرا کر خود کلامی کے انداز میں بولا۔

"لگتا ہے تمہاری قربت کے لیے ابھی اور انتظار باقی ہے..... تمہارے لیے یہ بھی منظور ہے۔ تمہارے ہر انداز سے ظاہر ہو رہا ہے تمہارے دل میں میرے لیے کوئی غصہ یا نفرت نہیں۔ تم نے بغیر کچھ کہے میری بات مانی میرے لیے یہ بھی بہت ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روم میں آکر اس نے جلدی سے روم لاک کیا اور بیڈ پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ اس کے حلیے سے اسے کچھ کچھ تو اندازہ ہو گیا تھا پر ابھی اس کے لیے حورین ضروری تھی وہ بولی۔

"تم ٹھیک ہو........؟"

"ہاں ٹھیک ہوں پر تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی......"

وہ خفگی سے بولی تو آمنہ ثمارہ کو دیکھتے ہوئے بیزاری سے بولی جو سکون سے سو رہی تھی۔

"یہ محترمہ سوتیں تو میں آتی نا.....ناک میں دم کر کی رکھا ہے اس نے تم مجھے اس بلا کے ساتھ چھوڑ کر خود غائب ہو گئی۔"

حورین نے بیڈ کی دوسری طرف دیکھا جہاں ثمارہ کروٹ کے بل سوئی تھی۔

"افففففف....ایک تو یہ....... محترمہ جان بوجھ کر رک گئیں یہاں...پر خیر شکر ہے وقت رہتے آ گئی ورنہ میری تو سانس بند ہو جانی تھی۔"

خود کو ریلیکس کرتے وہ سر جھکا کر بولی پر اس کا چہرہ اس کے لہجے کا ساتھ نہیں دے رہا تھا اور سچ بھی یہی تھا کا یان کو وارفتگیوں کی وجہ سے ابھی تک اس کے دل کی دھڑکن نارمل نہیں ہوئی تھی۔

"یہ سب کیا چل رہا ہے حورین.....؟ کچھ بتاؤ گی.....اور تم سر کے روم میں......I know وہ تمہارے شوہر ہیں پر ایسے تم.........؟"

اس کی بات پر حورین نے لمبا سانس کھینچا پھر آمنہ کو ساری بات بتا دی جسے سن کر آمنہ نے شاک اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں حورین کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"حورین تم نے اپنے شوہر کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے...؟ کراہیت.......؟اور یہ سب.......؟وہ بھی کایان سر سے.......؟یہ جانتے ہوئے بھی کہ شوہر کا رتبہ کیا ہے............؟"

"ہاں نہ کیا کرتی اس وقت غصے میں تھی تو بس بول دیا۔اس کی سزا بہت بری ملتی پر میرے دماغ نے کام کیا اور بچ گئی ورنہ وہ بہت غصے میں تھے اور تو اور وارننگ بھی مل گئی کہ دوبارہ ان کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے تو وہ حشر کریں گے کہ ہمیشہ یاد رکھوں گی۔"

کایان کے غصے کا سوچ کر وہ کانپ اٹھی اور آخری بات پر منہ بنالیا جسے دیکھ کر آمنہ غصے سے بول۔

"تمہارے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تب ہی تمہیں کسی بات کی سمجھ آتی ہے کیونکہ پیار سے تو تم سنتی نہیں۔میں تمہاری دوست ہوں مجھے سن کر اتنا غصہ آرہا تو جس سے تم نے یہ سب کہا اس کا کیا حال ہو گا.........؟"

"یارا.....تم تو غصہ نہ کرو...مانتی ہوں میری غلطی ہے میں معافی مانگ لی تھی۔پر یہاں آتے ہوئے مجھے تھوڑی پتہ تھا وہ یوں اچانک آجائیں گے اور مجھے اپنی کہی بات پوری کرنی پڑے گی۔"

"حورین!ایسا کب تک چلے گا...؟کب تک تم سر سے اور اپنے اس رشتے سے ایسے ہی دور بھاگو گی..؟میں غیر ہو کر ان کی آنکھوں میں تمہارے لیے رقم عشق کی تحریر پڑھ لی اور تم.......؟تمہیں کچھ کیوں نظر نہیں آتا....؟جن مرضی حالات میں یہ شادی ہوئی ہو وہ تمہارے شوہر ہیں ان کا حق بنتا ہے تم پر اور کب تک انھیں اس حق سے محروم رکھو گی.......؟"

"میں کب ان سب نے انکار کیا آمنہ اور نہ میں انھیں ان کے حق سے محروم رکھوں گی۔میں بھاگ نہیں رہی بس مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے....."

اس کی لہجے نے آمنہ کو چونکا دیا۔وہ خوشی سے چیختے ہوئے بولی۔

"حورین تمہیں سر سے محبت..........."

حورین اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"ہاں.......آہستہ کیوں ثمارہ کو اٹھانا ہے..؟"

اس نے آمنہ کے منہ سے ہاتھ ہٹایا تو اس نے کان پکڑ کر سوری کہا پھر حورین سے مخاطب ہوئی۔

"تمہیں ان سے محبت کب ہوئی......."

اس کی بات پر وہ سر جھکا کر بولی۔

"جب پہلی دفعہ انھیں شادی حال میں دیکھا تھا۔"

اس کے اس نئے انکشاف پر وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔اس کے اس طرح دیکھنے پر حورین نے مسکراتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔

"جب پہلی دفعہ انھیں دیکھا دل نے ایک بیٹ مس کی اور دل نے خواہش کی کہ سامنے سٹیج پر موجود شخص میرا نصیب ہوتا پر اسی وقت اپنے دل کی اس خواہش پر پشیمانی بھی ہوئی کیونکہ اس وقت وہ دلہا بنا کسی اور کے انتظار میں تھا میں اسی پل اپنی ہواہش پر توبہ کرلی میں غلطی پر تھی پر اس کے بعد جو کایان نے کیا اس وجہ سے میری وہ پہلی نظر کی محبت غصے ،خوف اور ڈر میں بدل گئی۔یہ شاید کایان کی محبت کی شدت اور سچائی تھی جو ہم ایسے وہاں گئے اور میرا دل بھی اسی جگہ جانے کا کررہا تھا جب کہ میں اس سے پہلے نہ کایان کو دیکھا تھا نہ جانتی تھی۔کایان کی محبت نے میرے اندر چھپے ڈر کو بھی ختم کردیا اب گھر جاکر سب سی پہلے پاپا کو اپنی feelings اور اپنے فیصلے کے بارے میں بتاؤں گی اس کے بعد کایان کو بتاؤں گی۔میں پہلے ہی کایان کو ان کے حقوق سے محروم رکھ چکی ہوں پر اب اور نہیں۔"

افففففففففف!کتنی چھپی رستم ہو تم۔مجھے بھی خبر نہیں لگنے دی....؟میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں اللہ تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے آمین۔"

اس نے دل سے دعا دی اس کی نظر حورین کی کالر بون پر موجود ریڈ نشان پر گئی تو وہ آنکھوں میں شرارت لیے بولی۔

"یہ کالر بون پر کیا ہوا.....؟"

اس نے اٹھ کر شیشے میں دیکھا اس کا چہرہ سرخ ہوگیا وہ واپس آکر بیٹھ گئی اور ہکلاتے ہوئے بولی۔

"وہ......مچھر نے....کاٹ کیا تھا......؟"

"مچھر نے یا پھر جیجو نے......؟"

اس کی بات پر حورین نظریں اٹھانے کے قابل بھی نہ رہیں وہ شرماتے ہوئے اور بھی من موہنی لگ رہی تھی۔آمنہ اسے مزید تنگ کرتے ہوئے بولے۔

"ہزبینڈ تمہیں وہ چاہیے تھا جو رومینٹک ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی محبت میں شدت بھی ہو ذرا سی قربت سے تمہارا یہ حال ہو گیا تو آگے ان کی شدتیں........,"

اس کے بات پوری ہونے سے پہلے ہی حورین نے اسے پلو اٹھا کر مارا جو اس نے سے کیچ کر لیا۔

"آمنہ.... چپ کر جاؤ...... مجھے...... نہیں بات کرنی کوئی.... مجھے.... نیند آرہی ہے۔"

یہ کہہ کر وہ blanket لے کر لیٹ گئی جبکہ اس کی دھڑکنوں کی سپیڈ تیز ہو گئی۔ آمنہ بھی مسکراتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی وہ دونوں اس بات سے انجان تھے ثمارہ جاگ رہی ہے اور ان کی ساری باتیں سن رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سب لوگ جانے کے لیے تیار تھے پر اس سے پہلے ناشتہ کرنے کے لیے سب حال میں جمع ہوئے۔ آمنہ نے دو تین دفعہ حورین کو اٹھایا پر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ آمنہ اسے ویسے ہی چھوڑ کر باہر سب کے ساتھ ناشتہ کرنے آگئی سب لوگ وہاں تھے سوائے حورین کے۔

آمنہ کے اکیلے باہر آنے پر کایان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو اسکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر وہ فوراً بولی۔

"حورین سو رہی ہے میں اسے اٹھانے کی کوشش کی پر اسے اپنی نیند پیاری ہے۔"

اس کی بات پر کایان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری وہ ان سب سے بولا۔

"آپ حورین کو یہی چھوڑ کر چلے جائیں میں اسے گھر ڈراپ کر دوں گا۔"

اس کی بات پر کھانا کھاتی ثمارہ کے ہاتھ تھمے جبکہ باقی لوگ اس کی بات سے انکار نہیں کر سکتے تھے سو اسی لیے خاموش رہے۔ کایان ان سب کو وہی چھوڑ کر اس روم میں آیا جہاں حورین سو رہی تھی۔

وہ سوئی ہی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"میری نیندیں اڑا کر اتنے مزے سے سو رہی ہوں ڈیئر وائفی۔"

وہ اسے محبت سے دیکھتا ہوا آہستہ سے بولا کیونکہ وہ اس کی نیند میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا تھا پر دل کی خواہش کو دبا بھی نہیں سکتا تھا- اس نے حورین کے گالوں پر لب رکھے۔

نیند میں بھی اس کایان کے کلون کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی تو وہ نیند میں ہی بڑبڑائی۔

"ایک تو نہ مما سکون سے سونے دیتی ہیں اور نہ کایان......"

اس کی بات پر کایان کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ ابھری۔

"سو جاؤ میری جان سکون سے۔"

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اس کی پیشانی پر مہر محبت ثبت کرتا اپنے کمرے میں آ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کایان اپنی ٹائی کی ناٹ باندھ رہا تھا جب پیچھے سے آ کر کسے نے اسے گلے لگا لیا۔ کایان کو خوش گوار حیرت ہوئی اسے یہی تھا کہ حورین ہی ہے کیونکہ باقی سب لوگ جانے کے لیے گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔ کایان نے اسے بازو سے پکڑ کر سامنے کیا تو وہ ثمارہ تھی کایان کا پارہ ہائی ہو گیا وہ سخت لہجے میں بولا۔

"یہ کیا بیہودگی ہے؟ تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو وہ بھی میری اجازت کے بغیر؟"

"بیہودگی نہیں ہے یہ میری محبت ہے آپ لیے۔"

وہ لہجے میں مٹھاس لائے بولی۔

"یہ کیسی محبت ہے تمہاری جو تمہیں میرے کمرے تک لے آئی......؟ محبت نہیں اسے اپنی ہوس کہو جو یہ جانتے ہوئے بھی میری شادی ہو چکی ہے تم پھر بھی میرے کمرے میں آ گئی۔ اگر نہ بھی ہوئی ہوتی تب بھی تمہارا کسی نا محرم کے کمرے میں آنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ مجھے اکبر صاحب سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔ نکلو میرے کمرے سے۔"

"اس شادی کا کیا فائدہ جس میں آپ کی بیوی نے ابھی تک آپ کو آپ کے حق سے محروم رکھا ہے؟ آپ کو کبھی اپنے پاس نہیں آنے دیا۔ آپ چاہے تو میرے ساتھ وہ رشتہ بنا سکتے ہیں جو حورین نے کبھی بنانے نہیں دیا مجھے ایک موقع............"

اپنی بات کہتے وہ دوبارہ زبردستی کایان کے گلے لگنے لگی۔

"چٹاخ............" اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کایان نے اسے خود سے الگ کر کے ایک زوردار تھپڑ مارا جس سے وہ نیچے فرش پر اوندھے منہ گری اور کچھ پل کے لیے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ کایان چاہے جیسا بھی تھا پر اس نے کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا پر آج نے ایسا کیا وہ بھی اسکی حرکتوں اور باتوں کی وجہ سے۔

“How dare you…..?”

"تم دو ٹکے کی بازارو عورت... تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسی بات کرنے کی اور یہ حرکت کرنے کی وہ بھی کایان زرار کے ساتھ.....؟میں کوئی نفس کا غلام نہیں ہوں سمجھی تم اور رہی بات حور کی...... اپنی اس گندگی زبان سے میری حور کا نام بھی مت لینا۔ اور جہاں تک بات آتی ہے حور اور میرے رشتے کی وہ ہم میاں بیوی کا آپس کا معاملہ ہے کسی تیسرے کو کوئی حق نہیں کہ وہ کچھ کہے اور تمہیں تو بالکل بھی نہیں۔"

اتنی تذلیل پر وہ وہ خاموش کیسے رہ سکتی تھی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے حورین کے موبائل پر پڑی تو اس کے شیطانی ذہن نے کام کیا اور وہ نفرت سے پھنکارتے ہوئے بولی۔

کون کا آپس کا معاملہ.........؟وہ آپس کا معاملہ جسے وہ سب سے ڈسکس کر رہی ہے؟ اور اپنی فرینڈ کو کہتی پھر رہی ہے کہ اسے آپ سے اور آپ کے وجود سے کراہیت آتی ہے۔ جب جب آپ اس کے قریب جاؤ اسے خود سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے اس نے کل رات آمنہ کو میسج کر کے بلایا اور کہا کہ وہ اسے آپ سے دور لے جائے آپ سے بچالے۔ آپ بس نام کے شوہر ہیں۔"

اپنی بات کرتے وہ رکی اور حورین کا موبائل اٹھا کر آمنہ اور اس کی چیٹ کھو کر کایان کی سامنے کرتے ہوئے دوبارہ بولی۔

"اگر میری بات پر یقین نہیں تو یہ دیکھیں۔"

اسے ثمارہ کی باتوں پر بالکل بھی یقین نہیں تھا وہ اچھے سے جانتا تھا وہ کتنی مکار عورت ہے پر اس کی کہی باتیں وہ تھیں جن کا علم بس کایان اور حورین کو تھا۔ ثمارہ اس وقت وہاں تھی بھی نہیں تو کیا سچ میں حورین نے یہ سب بولا ہے.........؟ یہ سوچیں اس کے سوچنے سمجھنے کی قوت کو مفلوج کر رہی تھیں۔ غیر ارادی طور پر اس نے موبائل کی طرف دیکھا اور موبائل کی سکرین پر لکھی تحریر پڑھی۔

"جب کایان روم میں آئیں پلیز... پلیز..... ان کے آنے کے پانچ منٹ بعد مجھے لینے آجانا....... اور کوئی بھی بہانا بنا لینا کہہ دینا بچیاں ضد کر رہیں ہیں کہ ان کی ٹیچر کو بلائیں تم پلیز آجانا بس یہ احسان کر دو اور ابھی وجہ نہ پوچھنا میں آکر سب بتاؤں گی۔"

حورین کا یہ میسج تابوت میں آخری کیل ثابت ہوا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی حور نے اس کے ساتھ ایسا کیا۔وہ ثمارہ کو پرے دھکیلتے تیسری منزل پر بنے اس محسوس حصے میں آگیا جو اس نے صرف اپنے دوستوں اور بزنس پارٹیز وغیرہ کے رکھا ہوا تھا جو کہ ایک بار تھا اس نے کبھی زندگی میں ڈرنک نہیں کی پر آج وہ اندر تک ٹوٹ چکا تھا۔یہاں آکر وہ ڈرنک کرنے لگا۔ثمارہ بھی اس کے پیچھے آئی اور لجاجت سے بولی۔

"ابھی بھی کہتی ہوں میری بات مان لیں آپ کو وہ مل جائے گا جو آپ کو چاہیے اور مجھے وہ جو میں چاہتی ہوں..........."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔وہ اٹھ کر فوراً کایان کے کمرے میں بھاگی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اسے ایسے دیکھے۔پر ہر طرف غیر معمولی خاموشی کا راج تھا۔اسے عجیب لگا پر اسے اس بات کا بھی یقین تھا کہ کوئی بھی اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا اس نے یہی سوچا کہ ضرور سب لوگ باہر لان میں ہوں گے۔روم میں آکر اس نے روم کا جائزہ لیا وہ کمرا ابھی حالی تھا اس نے شکر کا سانس لیا۔وہ واش روم گئی۔فریش ہونے کے بعد اس نے اپنا کل والا ڈریس دیکھا جو اس نے واش روم میں ہینگ کیا تھا پر وہ وہاں نہیں تھا کیونکہ میڈ اسے دھونے کے لیے لے گئی۔وہ باتھ گاؤن پہن کر باہر آگئی جو اس کے گھٹنوں سے تھوڑا اوپر تک تھا اس کے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا–وہ جلدی سے باہر آئی اور closet کھولنے کی کوشش کی جو لاک تھا اسی لیے وہ اس کی کیز ڈھونڈنے لگی کہ اتنے میں اسے دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کے آواز آئی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ منجمد ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ابھی بھی کہتی ہوں میری بات مان لیں آپ کو وہ مل جائے گا جو آپ کو چاہیے اور مجھے وہ جو میں چاہتی ہوں "........

اس کی بات پر کایان نے اسے شعلہ برساتی نظروں سے دیکھا وہ ڈر کر پیچھے ہو گئی کایان نے اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے بار سے باہر لا کر پھینکا وہ گرتے گرتے بچی۔وہ زہر ہند لہجے میں بولا۔

"ابھی اور اسی وقت یہاں سے اپنی یہ شکل گم کر دو ورنہ تمہارا قتل مجھ پر واجب ہو جائے گا سمجھی تم۔"

"جا رہی ہوں یہاں سے پر افسوس ہو رہا آپ پر کہ کیسے مرد ہیں آپ جو اپنی بیوی کو قابو نہیں کر سکے.....؟"

یہ کہہ کر وہ بھی باہر آگئی جہاں سب گاڑی میں موجود تھے اس کا سرخ گال دیکھ سب نے وجہ پوچھی جس کے جواب میں اس نے یہ کہا کہ وہ گر گئی تھی پر آمنہ کی چھٹی حس نے اسے کچھ غلط ہونے کا سگنل دیا۔وہ حور کو ایک دفعہ دیکھنا چاہتی تھی پر گاڑی سٹارٹ ہو گئی تو وہ دل میں بس اس کے حق میں دعا کر کے رہ گئی۔ جبکہ ثمارہ نے دل میں سوچا۔

"اگر یہ عیش و آرام مجھے نہیں مل سکتا تو تمہیں بھی سکون سے نہیں رہنے دوں گی۔ اب بچو کیسے بچو گی کایان کے غضب سے۔"

اپنی اس سوچ پر وہ مکروہ ہنسی ہنس دی۔

کایان کی حالت غم وغصے سے غیر ہو رہی تھی۔ وہ ڈرنک پر ڈرنک کر رہا تھا اور تصور میں حورین کو مخاطب کر کے بولا۔

"حور........ تم...... تم نے میرے ساتھ فریب کیا.... ؟ مجھ سے جھوٹ بولا؟ مجھے دھوکے میں رکھا.... ؟ میرے روم روم میں تم اور تمہاری محبت بستی ہے...... تمہیں اس وجود سے کراہیت آتی ہے جس وجود میں تم پوری کی پوری بستی ہو....؟ تم نے سب کے سامنے میری محبت کا مزاق بنا دیا .... تم نے میری انا پر چوٹ کی جس کا انجام بہت برا ہو گا حور...... تم اس وقت میرے سامنے مت آنا میں کیا کروں گا مجھے خود بھی نہیں پتہ.... تم نے بہت برا کیا حور بہت ...."

وہ آج اپنے آپ میں نہیں تھا۔ اپنی آج تک کی زندگی میں اس نے کبھی حرام چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا پر آج وہ اس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا کہ اسے حرام حلال میں فرق ہی نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب ڈرنک سے بھی اس کا دل بھر گیا تو وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اپنے روم کی طرف چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کمرے میں آیا۔ کمرے میں آکر وہ دروازہ بند کر کے جیسے مڑا تو اس کے سامنے حورین کھڑی تھی۔ اسی وقت حورین نے بھی کایان کو دیکھا تو وہ اپنی جگہ پر منجمد ہو گئی۔

باتھ گاؤن میں ملبوس گیلے بال اس کے چہرے کے اطراف اور کمر پر بکھرے ہوئے تھے جن سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حورین کو دیکھ کر کایان کے دماغ میں ثمارہ کی باتیں ہتھوڑے کی طرح وار کرنے لگیں۔

کایان کو دیکھ کر وہ کہلاتی ہوئی بولی۔-

"وہ............ڈریس.......لینا........تھا........تو.... keys بتادیں......کہاں ہیں.........؟"

وہ اپنے اس حلیے سے کنفیوز ہورہی تھی اور دوسرا کایان کی کل رات شدتیں اس کے چہرے پر شرم وحیا کے رنگ بکھیر گئیں۔ اگر وہ ہوش میں ہوتا تو اس کے چہرے کو دیکھ کر با آسانی سچ اور جھوٹ میں فرق کر سکتا تھا۔ پر ثمارہ کی باتیں، شراب کا اثر اور حورین کی اس حلیے میں موجودگی، ان باتوں نے مل کر اسے وہ بنادیا جو وہ ہرگز نہیں تھا۔

وہ ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر آگے بڑھا اور ایک ہاتھ سے حورین کو کمر سے پکڑ کر اسے closet کے ساتھ لگادیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کر کے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور بے دردی سے اس کے لب کچلنے کے ساتھ ساتھ اس کی سانسوں کو بھی اپنی قید میں لے لیا۔ حورین نے اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی بہت کوشش کی مگر بے سود۔ تھوڑی دیر بعد جب ان نے حورین کی سانسوں کو آزاد کیا تو اس نے ہانپتے ہوئے بے یقینی سے اپنے لبوں کا چھوا جو بُری طرح زخمی تھے۔ وہ اسی طرح ایک ہاتھ سے اس کے بال جکڑے اس کا چہرہ اوپر کر کے اپنے چہرے کے پاس کرتا ہوا زہر ہند لہجے میں گویا ہوا۔

"میں نے کہا تھا کہ کبھی بھی میرے لیے ایسے الفاظ استعمال مت کرنا پر آج تم نے کیے اور اپنے فرینڈ کو کہا کہ وہ تمہیں مجھ سے دور لے جائے کیونکہ تمہیں مجھ سے کراہیت آتی ہے ..... میرے قریب آنے سے تمہیں خود سے نفرت محسوس ہوتی ہے....... تمہیں میرے وجود سے کراہت آتی ہے نا نفرت ہوتی ہے تمہیں خود سے جب میں تمہارے قریب آتا ہوں، سب کو یہی کہتی رہتی ہو نا؟ وہ دوٹکے کی ثمارہ مجھے آکر کہ گئی کہ میں اس کے ساتھ وہ رشتہ بناؤ جو تم نے کبھی نہیں بنایا۔ بس بہت برداشت کر لیا میں نے یہ سب اب اور نہیں۔ اب تمہیں میں بتاتا ہوں کہ کایان زرار کون ہے؟"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟؟ کایان۔۔۔۔ آپ غلط۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ! میں جو کہ رہا ہوں ٹھیک کہ رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے حورین کو بیڈ پر دھکہ دے کر گرادیا اور اپنی شرٹ اتار کر پھینکی اور اس پر جھک گیا۔

"نہیں۔۔۔کایان۔۔۔پلیز۔۔آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے۔۔۔آپ میرے ساتھ۔۔۔ایسا نہیں۔۔کر سکتے۔۔ بہت پچھتائے۔۔گے آپ۔۔نہ کریں۔۔۔آپ ہوش۔۔۔۔۔میں نہیں پلیز کایا۔۔۔۔۔

ن۔۔ہ۔۔یں۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ "

"ہوش میں تو اب آیا ہوں۔۔۔۔۔ "

یہ کہہ کر کایان نے اس کے باتھ گاؤن کی (robe) سٹریپ کھول دی اسکی گرفت مضبوط اور سخت ہوتی گئی۔وہ روتی اور چیختی رہی اور خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی رہی پر کایان ہوش میں نہیں تھا اُس پر جنون سوار تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب اسکی آنکھ کھلی تو اُس نے خود کو کایان کی گرفت میں پایا خود کو اسکی گرفت سے آزاد کر کے وہ اُٹھنے لگی پر کایان نے اسے دوبارہ اپنی گرفت میں لے لیا اور خمار بھرے نشے سے چُور لہجے میں بولا۔

"تم اتنی آسانی سے نہیں جا سکتی۔"

یہ کہہ کر وہ ایک دفعہ پھر اس پر جُھکا۔

"کایان۔۔۔خدا کے لیے۔۔چھوڑ دیں مجھے جانے دیں۔۔جو چاہتے تھے آپ نے کر لیا اب پلیز۔۔۔۔"

"ابھی کہاں؟ابھی تو شروع کیا۔ابھی تو تمہاری سزا شروع ہوئی ہے۔"ایک دفعہ پھر وہ اسکی گرفت میں تھی۔بس فرق یہ تھا کہ اس دفعہ وہ بے حس و حرکت پڑی رہی۔کایان کے سونے کے بعد وہ اُٹھی اور پاس پڑی کایان کی شرٹ پہن کر وہ واش روم میں آئی۔شاور کھول کر وہ اسکے نیچے جا کھڑی ہوئی اور روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ٹھنڈا پانی اُسے بھگو رہا تھا۔اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔

"کایان آپ نے میرا مان،میری محبت،میری عزت سب کچھ ہی ختم کر دیا۔نشے کی حالت میں آپ سب بھول گئے ....؟

کیوں کایان۔۔۔؟کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔"

کتنی ہی دیر وہ ایسے شاور کے نیچے بیٹھ کر روتی رہی ٹھنڈے پانی نے اس کے اسباب منجمد کر دیئے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے وقت کایان کی آنکھ کھلی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اسے اپنا سر بہت بھاری لگ رہا تھا اور ساتھ سر میں بہت درد تھا۔ اس نے زندگی میں پہلی دفعہ ڈرنک کی وہ بھی اتنی زیادہ......وہ بیڈ پر بیٹھ کر خود کو relax کرنے لگا اور ساتھ اپنے سر کی کنپٹیوں کو دبانے لگا۔ اچانک اس کا دھیان اپنی حالت کی طرف گیا اور ساتھ ہی اس کے ذہن میں ثمارہ کی باتیں گردش کرنے لگیں اسے اس وقت جو آخری منظر یاد تھا اس میں وہ ثمارہ کے ساتھ.....جب ثمارہ اسے غلط کرنے پر اکسا رہی تھی۔ یہ سب یاد آتے وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اسے فکر لاحق ہونے لگی کہ کہی اس نے کچھ غلط نہ کر دیا ہو۔

"میرے خدایا .... کہیں مجھ سے کچھ بہت غلط نہ ہوا ہو .... کہیں وہ.... ثمارہ.....کے ....

اس سے آگے کی سوچ ہی اس کے لیے بہت اذیت ناک تھی۔ واش سے پانی گرنے کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ وہ ہمت کر کے بیڈ سے اٹھا اور سست روئی سے چلتا واش روم کے دروازے کے باہر آ کر رک گیا اور ضبط کرتے ہوئے اس نے دروازے پر دستک دی پر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا اس نے پانچ چھے دفعہ دستک دی پر جواب ندارد .....اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اندر کا منظر دیکھ کر اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ حورین گٹھری کو صورت نیچے فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ شاور سے مسلسل پانی اس کے اوپر گر رہا تھا کایان نے جلدی سے شاور بند کیا اور فرش پر بیٹھ کر اسے ہلایا۔ اسے ہاتھ لگاتے ہی کایان کو کرنٹ لگا وہ شدید بخار سے تپ رہی تھی۔

"حور.........حور.........آنکھوں کھولو............ "

کایان نے اسے اٹھا کر بیڈ پر لا کر لیٹا دیا۔ اس نے حورین کو دیکھا جو اس کے شرٹ میں ملبوس تھی اور پوری بھیگی ہوئی تھی جس وجہ سے بیڈ شیٹ بھی گیلی ہو گئی۔ کایان نے فرش پر پڑے اپنے کوٹ کی پاکٹ سے closet کی کیز نکالیں اور اسے کھول کر حورین کا ڈرایس نکال کر اس کا ڈریس چینج کیا۔ اس کی گردن بازوؤں اور جسم پر موجود نشانات چیخ چیخ کر کایان کو اس کے اپنے ظلم کی داستان سنا رہے تھے جو وہ اپنی حور کے ساتھ کر چکا تھا۔ کایان نے اسے صوفے پر لٹا کر

بیڈ شیٹ چینج کی جسے دیکھ کر وہ مزید ملامت و شرمندگی میں مبتلا ہو گیا۔ پھر کایان نے اسے دوبارہ بیڈ پر لٹایا اور اس پر اچھے سے کمبل دیا۔

"حور.......... حور.......... حور.... اٹھو....... پلیز آنکھیں کھولو........ حور ...."

وہ اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا پر اس کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو کایان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس نے ڈاکٹر کو کال کی اس کی حالت تشویش ناک تھی ڈاکٹر نے اسے چیک کیا اور اس کا ٹریٹمینٹ کرنے کی بعد میڈیسن دے کر چلی گئیں۔ وہ کایان زرار کو اچھے سے جانتی تھیں اسی لیے سوال پوچھنے کی جسارت نہیں کر سکتیں تھیں۔ وہ چپ چاپ اپنا کام کر کے وہاں سے چلیں گئیں۔

ساری رات وہ اسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرتا رہا۔ وہ شخص جس کے ہر حکم کی تکمیل کے لیے اور ہر کام کے لیے نوکر موجود تھے جس نے کبھی جھک کر کوئی گری ہوئی چیز نہیں اٹھائی تھی وہ شخص آج بیڈ کے دہانے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ساری رات حورین کی تیمارداری میں لگا رہا۔

دوپہر کو کہیں جا کر حورین کی آنکھ کھلی۔ وہ اٹھ کر بمشکل بیٹھی بخار کی وجہ سے وہ کافی کمزور ہو گئی تھی۔ اسے اٹھتا دیکھ کر کایان نے فوراً اس کی پیشانی کو چھو کر بخار چیک کیا اور پریشانی سے گویا ہوا۔

"حور... تم ٹھیک ہو؟ طبیعت کیسی ہے اب؟ شکر ہے بخار تو اترا۔"

اس کے سوالوں پر حورین نے اسے بس خالی نظروں سے دیکھا تو وہ سر جھکا گیا حورین نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔ وہ سامنے دیوار کو بس ویران نظروں سے دیکھے جا رہی ہو۔ کایان نے ہمت کر کے اسے پھر سے مخاطب کیا پر حورین کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا اس اب کسی بات سے فرق نہیں پڑتا تھا۔

مسلسل حورین کو غائب دماغی سے دیوار کو دیکھتے اسے غصہ آنے لگا۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں حور ...."

یہ کہہ کر وہ غصے سے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔

"مانتا ہوں میری غلطی ہے پر مجھے یہ غلطی کرنے پر مجبور بھی تم نے کیا۔ جتنی بہادری سے اور دیدہ دلیری سے تم نے غلطی کی۔ کسی تیسرے کو ہماری باتیں بتائیں اور سب کو کہا کہ تمہیں مجھ سے کراہیت آتی ہے تو اتنی ہی دیدہ دلیری اور

بہادری سے اپنی اس سزا کو بھی قبول کرو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ ایسا کچھ دوبارہ کہا تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔ تمہیں جس وجود سے کراہیت آتی تھی اب تم پوری کی پوری اس وجود میں شامل ہو چکی ہو۔"

اس کی بات پر حورین نے نظریں اٹھا کر کایان کو دیکھا جن میں نمی کے ساتھ ساتھ کچھ ایسا بھی تھا جس سے کایان کا دل گھبرانے لگا وہ بے چین ہو گیا۔ حورین نے ایک بھی آنسو کو اپنی آنکھوں سے بہنے نہیں دیا جس کی وجہ سے کایان کے دل کو ملال ہونے لگا وہ اسے چھوڑ کر باہر آ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائیں آنکھیں موندے بیٹھی تھی کہ اچانک اسے اپنے سر پر کسی کا شفقت بھرا ہاتھ محسوس ہوا جو بہت جانا پہچانا تھا اس نے "مما......." کہتے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تو سچ میں حلیمہ بیگم اس کے سامنے کھڑیں تھیں۔

کایان کی بے چینی اور ملامت بڑھتی جا رہی تھی اس کا ضمیر اس پر ملامت کے کوڑے برسا رہا تھا اس نے حلیمہ بیگم کو کال کی۔ حال احوال پوچھنے کے بعد وہ بولا۔

"پھوپھی جان! کیا آپ ابھی یہاں اسلام آباد آ سکتی ہیں...؟ ولید آپ کے گھر کے باہر ہی ہے آپ آ جائیں۔"

اس کی بات پر وہ حیرانگی سے بولیں۔

"کیا ہوا ہوا بیٹا.......؟ ایسے اچانک......؟ اور حورین کے پاپا بھی گھر نہیں وہ کام کے سلسلے میں راولپنڈی گئے ہیں تو میں ایسے کیسے آ جاؤں......؟"

کایان ضبط کرتے ہوئے پشیمان لہجے میں گویا ہوا۔

"پھوپھی جان! ابھی کچھ بھی سوچنے کا وقت نہیں ہے یہاں کچھ بھی ٹھیک نہیں آپ آ جائیں حور کو آپ کی ضرورت ہے۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے کال بند کر دی تو حلیمہ بیگم کو پریشانی ہونے لگی وہ فوراً چادر لے کر باہر آئیں۔ جہاں ولید پہلے سے ہی ان کا منتظر تھا۔

لمبے سفر کے بعد آخر وہ اسلام آباد واپس آ ہی گئیں یہ وہ جگہ تھی جس نے ان کا سب کچھ چھینا تھا اور آج وہ واپس یہیں پر تھیں اس بات سے انجان کہ آج اس شہر نے ان کی بیٹی کا سکون و اطمینان محبت سب چھین لیا تھا۔

کایان حال میں صوفے پر ہی بیٹھا تھا کہ وہ بے تابی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولیں۔

"حور کو کیا ہوا.....؟ کہاں ہے وہ....؟"

تو کایان بھی کھڑا ہو گیا اور سر جھکائے شرمندگی سے بولا۔

"میں نے سب کچھ خراب کر دیا"۔

"کیا کہہ رہے ہو بیٹا.......؟"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں تو کایان نے ثمارہ کی بات سے لے کر اب تک ساری بات بتادی اور آخر میں بولا۔

"میں نے اپنے حقوق کا غلط استعمال کیا.......میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا.......پر پتہ نہیں کیسے یہ سب ...."

اس کی باتوں نے حلیمہ بیگم کے پاؤں سے زمین نکال دی وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھیں۔ان کے سامنے عجیب و غریب منظر گھومنے لگے کسی کی چیخیں.... کسی کی ہنسی ... کسی کے دل سے نکلی آہ.....ان کے کانوں سے بار بار ٹکرا رہی تھی کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی بیٹھیں رہیں پھر اٹھ کر جذبات سے عاری لہجے میں کایان سے حورین کے کمرے کا پوچھا اور اس کے پاس آ گئیں اور اسے دیکھ کر ان کے دماغ میں پھر سے وہی سب گردش کرنے لگا جسے جھٹک کر وہ آگے بڑھیں۔

انھیں دیکھ کر حورین کے صبر کا باندھ ٹوٹ گیا وہ بلک بلک کر رونے لگی اس کا رونا دروازے میں کھڑے کایان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ وہاں سے چلا گیا۔

"مما..........وہ.......کایا...ن.....نے.......میر.........ے.........سا...تھ .. .."

"بس میری بچی چپ ہو جاؤ میں جانتی ہوں تمہارے ساتھ کیا ہوا ....پر وہ شوہر ہے تمہارا"۔

وہ اسے دلاسہ دیتے ہوئے بولیں۔اس کی بات پر حورین نے حیرت سے پوچھا۔

"آپ........جانتی.......ہیں.....کہ.....کایا...ن "......

"ہاں جانتی ہو وہ کہ وہ تمہارا شوہر تم نے اپنے پاپا کو بتایا پر مجھے نہیں لیکن میں پھر بھی جانتی تھی سب۔"

"مما اگر..... آپ....... جانتیں تھیں تو مجھے..... اندھیرے.... میں کیوں... رکھا......؟"

وہ شاکڈ لہجے میں بولی۔

"تو تم نے بھی تو ہمیں اندھیرے میں رکھا یہ نہ بتا کر کہ تمہارے سکول کا مالک اور کوئی نہیں کایان ہے جس سے تمہارا ایک مضبوط رشتہ جڑا ہے۔"

ان کی بات پر وہ سر جھکا گئی۔ ان کی بات بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی کیونکہ حورین نے انھیں کچھ بھی خود سے نہیں بتایا تھا۔ الیاس صاحب کو پھر بھی سب بتا دیتی پر اپنی مما کو نہیں۔ اسے چپ ہو کر آنسو بہاتے دیکھ کر وہ دوبارہ بولیں۔

"جو بھی ہوا اسے بھول جاؤ اور کایان کے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرو۔"

"مما آپ جانتیں بھی ہیں کایان نے میرے ساتھ کیا کیا......؟ کایان نے میرا مان، میرے عزت سب کچھ چھین لیا اور آپ کہتی ہیں میں سب کچھ بھول جاؤں.......؟"

وہ شاک کی کیفیت میں مبتلا تھی تو وہ اسے سمجھاتے ہوئے تھوڑا روڈلی بولیں۔

"حورین غلط بات مت کرو۔ شوہر ہے وہ تمہارا... تم پر سارے حقوق رکھتا ہے اس نے بس اسی حق کا استعمال کیا۔ اگر وہ اس رات تم سے نکاح کرنے کے بجائے یہی سب کرتا تو تم سے تمہاری عزت اور مان چھینا جاتا تم نے سوچا ہے اگر وہ نکاح نہ کرتا تو...... اور یہ سب کرتا...... تو....... ؟ پر نہیں حورین اس نے تمہیں اپنی عزت بنایا اور وہ تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے بس اس سے یہ غلطی ہو گئی بھول جاؤ سب۔"

انھوں نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہ سب باتیں کہیں تھیں وہ نہیں چاہتیں تھیں کہ حورین کسی بھی وجہ سے اپنا بسا بسایا گھر خراب کرے وہ جانتی تھیں کہ کایان کی بھی غلطی ہے پر وہ گزرا ہوا کل دہرانا نہیں چاہتیں تھیں۔

"آپ نے کتنی آسانی سے سب کہہ دیا کہ میں بھول جاؤں سب...؟ اور یہ غلطی تھی مما......؟ آپ نہیں سمجھ سکتیں کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہے......؟ آپ کہتی ہیں وہ بے انتہا محبت کرتے ہیں یہ کیسی محبت ہے مما جس نے میرا سب کچھ ہی ختم کر دیا.....؟ میری کیا غلطی تھی؟ میرے ساتھ کیوں یہ سب ہوا....؟ جو شخص میری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا وہ مجھے عمر بھر کا زخم کیسے دے سکتا ہے.....؟ کیوں کیا کایان نے میرے ساتھ ایسا......؟ کیوں مما..........؟"

"کیونکہ تمہارے باپ نے بھی میرے ساتھ یہی سب کیا تھا۔ تمہارے باپ کا کیا تمہارے سامنے آیا ہی سمجھی تم؟"

وہ غصے سے پھٹ پڑیں تو حورین نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے پورے اعتماد سے بولی۔

"نہیں..... میرے پاپا ایسے کبھی نہیں کرسکتے وہ بہت اچھے ہیں...... وہ کسی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرسکتے........ آپ اپنے شوہر کے بارے میں اتنی گھٹیا بات کیسے بول سکتیں ہیں......؟ "

وہ انہیں کندھوں سے تھام کر بولی تو حلیمہ بیگم اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولیں۔

"میں اپنے شوہر کی نہیں تمہارے باپ کی بات کر رہی ہوں۔"

"مما...... آپ... کیا ب... ول..... رہیں... ہیں......؟؟؟"

"نور! تمہیں سر آفس میں بلا رہے ہیں۔"

وہ کمپیوٹر پر بیٹھی کچھ فائل ورک کر رہی تھی جب نادیہ نے آ کر بتایا تو وہ اپنے چہرے پر آئے ناگواری کے تاثرات کو چھپاتے اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ اپنے باس کی نظروں سے خائف رہتی تھی کیونکہ نور کو اس کی نظریں اپنے بدن کی آر پار ہوتی محسوس ہوتیں تھیں۔ جب سے افشا بیگم نے اسے گھر سے نکالا تھا وہ اپنی بوڑھی نانی کے پاس رہتی تھی۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی میں ان کا گزارا نا ممکن ہو رہا تھا تو نور نے جاب کرنے کی ضد پکڑ لی۔ اس کا ماموں زاد کزن جو کہ اس کا منگیتر بھی تھا اس نے جاب کرنے سے منع کر دیا کہ وہ اس قابل ہے کہ ان سب کے اخراجات اٹھا سکے پر نور اس سے ابھی کوئی احسان نہیں لینا چاہتی تھی اس کی ضد کے آگے الیاس نے بھی ہار مان لی۔ اسے بڑی مشکل سے یہ اچھی جاب ملی تھی پر وہ اپنے باس کی بے باک نظروں سے سخت حائف تھی۔ پر اب اور نہیں آج اس کا یہاں آخری دن تھا اس نے سوچ لیا تھا۔

اس نے آفس کے باہر کھڑے ہو کر خود کو نارمل کیا اور اپنے غصے کو قابو میں رکھتے ہوئے اس نے دوازہ ناک کیا۔ اندر آنے کی اجازت ملنے پر وہ اندر گئی اور سر جھکائے بولی۔

"جی سر آپ نے بلایا تھا؟"

امین نے اسے سر تا پیر حوس سے بھری نظروں سے دیکھا اور مٹھاس بھرے لہجے میں بولا۔

"بلا تو میں تم کو کب سے رہا ہوں پر تم ہو کہ آتی ہی نہیں۔ "

"جی............؟"اس کی بات پر وہ نا سمجھی سے بولی۔

"تم نے کل سے ریزائن دے دیا اگر تم چلی گئی تو میرا کیا ہو گا میرا مطلب میرے کمپنی کا۔ "

"جی سر مجھے اب یہ جاب نہیں کرنی۔"

اس کی وجہ جان سکتا ہوں....؟ "

"سر وہ اگلے ہفتے میرا نکاح ہے تو میرے ان لاز کو نہیں پسند میں جاب کروں اور اب مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ "

وہ پر اعتمادی سے بولی۔اس کے لہجے اور آنکھوں میں موجود چمک دیکھ کر اس کے ماتھے پر کئی بل پڑ گئے پر وہ ہوش سے کام لیتے ہوئے بولا۔

" آپ کو یہاں کام کرتے کتنی دیر ہو گئی ہے.....؟"

" سر تین سال......"

اس کی نظریں ابھی بھی جھکی ہوئیں تھیں۔وہ سخت لہجے میں بولا۔

"تو آپ کو کمپنی کی پالیسی کے بارے میں اچھے سے پتہ ہونا چاہیے کہ جاب چھوڑنے سے ایک ماہ پہلے بتاتے ہیں میں آپ کو جاب چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔"

اس کی بات پر وہ طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

سر آج میرے کنٹریکٹ کا لاسٹ ڈے ہے تو جاب چھوڑنے کے لیے مجھے کسی کی اجازت درکار نہیں۔ "

اس کے طنزیہ انداز سے گویا اس کے سر پر لگی اور پیروں پر بجھی پر وہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"او کے نور تو ٹھیک ہے آج آپ کا لاسٹ ڈے ہے تو یہ ساری فائل کا کام آج ہو جانا چاہیے۔"

"پر سر کیسے......؟15 دن کا کام ایک دن میں کیسے ہو سکتا......؟ "

وہ روہانسی ہوئی تو وہ مالکانہ انداز میں بولا۔

"وہ آپ کا مسئلہ ہے جیسے مرضی کریں۔ "

وہ پیر پٹختی باہر آگئی اور اپنے ڈیسک پر آکر کام کرنے لگی آف ٹائم ہونے والا تھا پر اس کا کام ابھی تک ختم نہیں ہوا تھا۔

وہ اپنے کام میں مگن تھی کہ اس کا فون رنگ ہوا۔ اس نے دیکھا تو الیاس کالنگ لکھا آرہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ آئی جسے امین نے بھی دیکھا۔

وہ فون ریسیو کر کے بولی۔

"آگئی یاد آپ کو میری....؟ "

"یاد کیا کرنا ہے تم تو میرے دل و دماغ میں بستی ہو نور" ....

وہ محبت بھرے لہجے میں بولے جسے سن کر وہ شرما گئی۔

بس بس...... یہ بتائیں کال کیوں کی...؟"

"یہ کہنا تھا کہ گھر جلدی آجانا میں اور امی تمہارا انتظار کر رہے ہیں شادی کی شاپنگ کے لیے بازار بھی جانا ہے۔ "

ان کی بات پر وہ اداس ہو گئی اور افسردگی سے بولی۔

"آج سر نے بہت زیادہ کام دے دیا ہے تو لیٹ ہو جاؤں گی۔"

"تو پھر کل چلے جائیں گے ویسے بھی آج تمہاری جاب کا لاسٹ ڈے ہے تو کر لو کام۔"

پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد اس نے کال بند کر دی جبکہ امین کو اس کے چہرے کی مسکراہٹ، چمک اور رونق نے آگ لگا دی اس کے چہرے پر بکھرتے محبت کے رنگوں نے امین کے اندر غصے اور حسد کا لاوہ بھر دیا کیونکہ وہ کسی اور کے لیے مسکرائی تھی۔ امین کی نظر کب سے اس پر تھی پر وہ باقی سب سے تھوڑا الگ تھی امین کے دل میں اس کے لیے کہیں کوئی نرم گوشہ تھا جس وجہ سے آج تک اس نے کبھی اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا ورنہ وہ تو ان سب کے لیے کافی بدنام تھا۔

کام کرتے کرتے اسے وقت کا اندازہ ہی نہ ہوا۔ رات کے دس بجے کا وقت تھا اسے گھر سے بار بار کال آرہی تھی اس نے کال ریسیو کر لی وہ فون کان سے لگائے امین کے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"جی میرا کام ختم ہو گیا آنے لگی ہوں بس یہ فائل بہت important ہے تو اسے سر کی کیبن میں رکھ کر بس نکلنے لگی ہوں۔ آفس میں کوئی بھی نہیں آپ لینے آجائے مجھے ...."

اپنی بات کہتے اس نے آفس میں قدم رکھا تو یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی کہ امین ابھی تک آفس میں ہی بیٹھا تھا اور اس کی نظروں سے اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی۔ اس نے فون والا ہاتھ نیچے کیا اور بیٹری کم ہونے کی وجہ سے موبائل فون بند ہو گیا۔ وہ ٹیبل پر فائل رکھے بغیر الٹے قدم واپس دورازے کی طرف گئی پر وہ لاکڈ تھا۔ اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ اس کی چھٹی حس اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔ اس نے بے بسی سے امین کی طرف دیکھا جو چیئر سے ٹیک لگائے بیٹھا اسے دیکھ کر معنی خیزی سی مسکرا رہا تھا۔

وہ اپنے ڈر اور سوچوں پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"سر یہ ڈور نہیں کھل رہا.. اسے کھول دیں۔"

"یہ تب تک نہیں کھلے گا جب تک میری مرضی نہ ہو اور اس وقت تو فی الحال میری مرضی کچھ اور ہے۔"

چہرے پر غلیظ مسکراہٹ سجائے وہ معنی خیزی سے بولا۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر...... دروازہ کھولے ......"

یہ کہہ کر اس نے دورازے کو کھولنے کی ناکام کوشش کی مگر بے سود ۔ اس کی حرکت پر وہ زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا اس کے قہقہے کی آواز اسے اپنے کانوں میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا اتنے میں امین اس کی طرف بڑھا اسے بازو سے پکڑ کر اپنی گرفت میں لیا اور ایک ہاتھ سے اس کا منہ دبوچتے ہوئے بولا۔

"میری دفعہ تو تمہاری نظریں ہی اوپر نہیں اٹھتیں اور کسی اور سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتی ہوں......؟"

"آپ.. کیا کہہ رہے.... سر.. مجھے جانے دیں پلیز"........

وہ اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بولی۔

"تمہیں میں پاگل لگتا ہوں جو ہاتھ میں آئے اتنے حسین شکار کو جانے دوں....؟ اور اسے خود سے پہلے کسی اور کو چھونے دوں....؟ تمہیں شادی کرنی ہے نا کر لینا پر پہلے میری بات مان لو...... اس سے تم بھی خوش رہو گی اور میں بھی بس تھوڑی دیر کے لیے مجھے اپنا شوہر سمجھ کر میری رات بھی اپنی طرح حسین بنا دو "...........

یہ کہہ کر اس نے نور کے گال چھوئے۔ نور نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور اسے تھپڑ مار کر بولی۔

"میں بے غیرت نہیں ہوں تمہاری طرح.... اپنے یہ غلیظ ہاتھ دور رکھو مجھ سے... اور جانے دو مجھے تمہاری بھلائی اسی میں ہے... میرے بھائی کو پتہ چلا تو وہ تمہارے وجود کو ہی اس دنیا سے مٹا دے گا............."

اس کے تھپڑ نے اسے مزید آگ بگولہ کر دیا اس نے نور پر تھپڑوں کی بارش کر دی ....

"سالی...... کمینی....... مجھ پر ہاتھ اٹھاتی ہے........؟ اور مجھے دھمکا رہی ہے.....؟ تیری یہ ساری اکڑ آج میں نکالوں گا ....

"

یہ کہہ کر اس نے نور کے کندھوں سے قمیض چاک کی اور پیپر کٹر (paper cutter) سے اس کے کندھے پر ایک گہرا نشان چھوڑا۔ وہ درد سے چیخنے لگی تو وہ درندگی سے بولا۔

یہ نشان تمہیں ہر وقت میری یاد دلائے گا کبھی بھی تمہیں یہ سب بھولنے نہیں دے گا۔ میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ کسی کو کیا خود کو بھی منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گی۔"

"ن.......ہ.... نہیں................ خدارا... ایسا نہ..... کرو................."

اس کی منت و سماجت دری کی دری رہ گیا اور امین نے اس کی عزت کے ساتھ ساتھ اس کی روح کی بھی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کال بند ہونے پر الیاس نے بار بار نور کا نمبر ملایا جو کہ مسلسل بند تھا اسے اب ٹینشن ہو رہی تھی وہ بائیک لے کر اسے لینے نکل گیا اس کے آفس میں جا کر پتہ چلا کہ آفس بند ہے اور وہاں کوئی نہیں ہے۔ وہ وہاں سے جانے لگا کہ اسے امین نظر آیا جو گنگناتے ہوئے ہاتھ میں گاڑی کی کیز گھماتے ہوئے آ رہا تھا وہ اس کے پاس گیا اور فکر مندی سے نور کا پوچھا۔

"ایکسکیوز می سر.... ! کیا آپ نور کو جانتے ہیں...؟ وہ اسی آفس میں کام کرتی ہے" ....

"جی جانتا ہوں پر آپ اس کے کیا لگتے ہیں....؟ "

اس کی بات پر وہ گڑبڑایا پر خود کو کمپوز کرتا تفتیشی لہجے میں الیاس سے پوچھا تو وہ بولا۔

"میں اس کا فیانسے ہوں الیاس۔"

اس کے تعارف پر امین نے اسے سر تاپاؤں دیکھا وہ واقعی میں ایک وجیہہ مرد تھا۔ وہ اس کے طرف ہاتھ بڑھا کر بولا۔

"اوووہ تو تم ہو نور کے فیانسے۔۔؟ میں امین لغاری ہوں .... اور تمہاری فیانسی اندر ہی ہے - چلو میں چلتا ہوں امید ہے دوبارہ ملاقات ہو گی۔ "

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ اس کے انداز اور باتوں پر حیران پریشان ہوتا اندر آ گیا پر آفس سارا ویران پڑا تھا وہاں کوئی نہیں تھا وہاں سے واپس مڑنے لگا کہ اسے کسی کی سسکیوں کی آواز سنائی دی وہ اس کی نور کی آواز تھی وہ آواز کی سمت بھاگا اور وہاں پر نور کو ایسی حالت میں دیکھ کر اس کے قدم منجمد ہو گئے گویا کسی نے اسے کئی من مٹی کے نیچے دفن کر دیا ہو اس کی نور نیم بے ہوشی کی حالت میں برہنہ نیچے فرش پر پڑی تھی اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اس کے کندھے سے خون بہتے بہتے جم چکا تھا الیاس کو ہوش آئی اس نے پاس پڑی شال سے اس کو ڈھانپا اور اسے اُٹھایا۔

"نور....... نور....... آنکھیں کھولو........ نور نور "...

پر اسے کوئی ہوش نہیں تھا الیاس اسے اٹھا کر ہاسپٹل لے آیا اور وہی سے اس کی نانی جو کہ اس کی دادی تھیں اسے کال کر دی وہ لوگ بھی ہاسپٹل آ گئے۔ اس کی لٹی پٹی حالت اس پر بیتی قیامت کا پتہ دے رہی تھی اور ڈاکٹرز نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی۔ نور کی نانی یہ صدمہ برداشت نہ کر سکیں اور ہارٹ فیل ہونے سے موقع پر ہی ان کی ڈیتھ ہو گئی۔ نور کو جب ہوش آیا تو یہ سب سن کر وہ اور ٹوٹ گئی دوسری طرف الیاس کے گھر والوں نے بھی شادی سے انکار کر دیا۔ نور اتنی آسانی سے امین کو بخشنا نہیں چاہتی تھی۔ نور نے اس کے خلاف پولیس میں رپورٹ بھی کی پر وہ ایک بہت امیر آدمی تھا اس پر کون ہاتھ ڈال سکتا تھا...؟ عدالت میں سارے ثبوت اور گواہوں نے نور کے خلاف گواہی دی حتیٰ کہ ڈاکٹرز اور ان کی رپورٹ بھی بدل دی گئی وہ رشوت دے کر باآسانی ان سب سے نکل گیا اور نور کے روبرو کھڑے ہو کر بولا۔

"تم مڈل کلاس لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ویسے ماننا پڑے گا بڑی ہی قیامت چیز ہو تم میرا دل تو ابھی بھی نہیں بھرا "....

اس کی بات سن کر الیاس غصے میں اس کی طرف بڑھا اور اس کے منہ پر مکہ مارا۔ پولیس اہلکاروں نے اسے پکڑ لیا تو وہ غصے سے بولا۔

Urdu Novels Ghar

"تمھیں میں زندہ نہیں چھوڑوں گا ذلیل انسان" ....

وہ الیاس کو دیکھ کر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ نور سے مخاطب ہوا۔

"دیکھو تمہارا عاشق کیسے اتنا سب ہونے کے بعد بھی مرنے مارنے کی باتیں کر رہا پر تمہارے ساتھ جو میں نے کیا اس کے بعد تمہارا یہ عاشق تو کیا کوئی بھی تم سے شادی نہیں کرے گا ....اگر اپنے اس سو کالڈ فیانسے کی خیریت چاہتی ہو تو تم سب دور رہو مجھ سے اور اس سارے معاملے کو یہی ختم کر دو تم لوگ میری طاقت کے آگے کچھ نہیں کر سکتے نہ میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو" ...

"ٹھیک کہا تم نے اس سارے معاملے کو میرے لیے ختم کرنا ہی بہتر ہے پر امین لغاری تمہیں تمہارے کیے کی سزا میرا خدا دے گا وہ سب دیکھ رہا ہے اس کی لاٹھی بے آواز ہے بس اس کی مار کے لیے تیار رہنا۔"

"ہاہاہاہاہاہاہا.........جب میرا تم کچھ بگاڑ نہیں سکی تو اب بے فضول باتوں سے مجھے ڈرا رہی ہو ....رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا......."

وہ اس کا مزاق اڑاتے ہوئے بولا۔

"جتنا ہنسنا ہے ہنس لو ...... تمہاری نہ کوئی بہن ہے نا ماں جو تمہیں عورت کی عزت کا خیال ہو ...... تمہاری وجہ سے میں نے اپنی نانی اماں کو کھویا ......وہ اپنی اولاد کی تکلیف برداشت نہ کر سکیں اور مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلیں گئیں۔ اولاد کی تکلیف تم کیا سمجھو گے......؟ پر ایک وقت آئے گا جب تم اس تکلیف سے گزرو گے میری خدا سے دعا ہے امین کہ خدا تمہیں کبھی اولاد نہ دے اور اگر دے بھی تو بیٹی جو تمہارے گناہوں کا کفارہ ادا کرے امین لغاری دیکھ لینا ...... بہت غرور ہے نہ تمہیں اپنی طاقت پر تو دیکھنا اس دن تمہاری یہ طاقت یہ دولت کچھ بھی کام نہیں آئے گا تم تڑپو گے روؤ گے پر تمہاری سننے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حور .... اس نے مجھے داغ دار کر دیا .... مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا ...... اس وقت الیاس کے علاوہ کوئی میرے ساتھ نہیں تھا۔ سب نے مجھے ہی غلط سمجھا... طرح طرح کے الزام لگائے....... مجھے یقین تھا میرے بھائی جان میرے ساتھ ہوتے تو ایسا کچھ بھی نہ ہوتا.. میں اپنے بھائی جان کے لیے بہت تڑپی۔ دل میں آیا کہ ان سے رابطہ کروں انھیں سب

بتاؤں پر میں بڑی مما کی دی ہوئی قسم کی وجہ سے مجبور تھی......اسی لیے میں نے نہ ان سے بات کی نہ انھیں کچھ بتایا۔ اتنا سب ہونے کے بعد بھی الیاس نے بہت دفعہ مجھ سے شادی کا اظہار کیا پر میں نے ہر دفعہ انھیں منع کر دیا۔ میں خود کو ان کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ ان جیسے اچھے اور عظیم انسان کی زندگی میں میری جیسے داغ دار لڑکی آئے... مجھے خود سے نفرت ہوتی تھی اپنے وجود سے گن آتی تھی ایسے میں مجھے پتہ چلا کہ میرے اندر ایک نیا وجود پنپ رہا ہے جو اس جانور کا خون ہے۔ میں نے خود کو ختم کرنے کی کوشش کی پر الیاس نے مجھے بچا لیا۔ مجھے نئی زندگی دے کر اپنا نام دیا۔ میرے لاکھ انکار کرنے کے بعد بھی مجھ سے شادی کی پر تمہارے وجود کے احساس نے میرے اندر نفرت کی آگ جلا دی تو اس وقت غصے اور نفرت کی آگ میں جھلستے ہوئے میرے دل سے آہ نکلی اور جانتی ہوں ہر نماز کے بعد میں خدا سے کیا دعا مانگتی تھی......؟؟؟؟؟؟؟ میں نے یہی دعا مانگی کہ خدا مجھے بیٹی دے .... اور اس کے ساتھ بھی وہی سب ہو جو اس کے باپ نے میرے ساتھ کیا تھا............ اسے بھی اسی کرب میں سے گزرنا پڑے جس کرب سے میں گزری تھی........ اس وقت میرے لیے تم صرف اس انسان کا خون تھی جس نے میرے نسوانیت کو روند کر خاک میں ملا دیا میرے عزت کو نست و نابود کر دیا.... اسی لیے میں نو ماہ تک یہی دعا مانگتی رہی اور تمہارے اس دنیا میں آنے تک تم سے نفرت کرتی رہی پر جب تمہارے ننھے منے وجود کو میں نے پہلی دفعہ اپنی گود میں لیا تب مجھے احساس ہوا کہ تم میری بیٹی ہو۔ میرا حصہ ہو۔ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ کل کو میرے اور الیاس کے اپنے بچے ہوں گے تو تمہارا وجود ہمارے اس گھر میں کیا ہو گا......؟ جانتی ہو انھوں نے میرا یہ ڈر اور پریشانی محسوس کر لی اور کہا کہ حورین کے علاوہ ہماری اور کوئی اولاد نہیں ہو گی اور نہ انھیں ضرورت ہے ان کے لیے تم ہی سب کچھ ہو ان کے دل کا ٹکڑا ہو.......... پر میں اپنی ہی مانگی گئی دعائیں سے ڈر گئی ۔ میں نے بعد میں گڑگڑاتے ہوئے بہت دعائیں کیں کہ میری آہ تمہیں نہ لگی میری ساری بد دعائیں خارج ہو جائیں... تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط نہ ہو پر قسمت........ آج تمہیں اس موڑ پر لے ہی آئی۔ تم اور الیاس میرے جینے کی وجہ ہو تم سے بہت محبت کرتی ہوں پر تمہیں دیکھ کر مجھے میرے ساتھ ہوئی زیادتی بھی یاد آتی تھی۔ میں اسی لیے تم سے دور رہتی تھی کہ کہی میرا برا سایہ تم پر نا پڑے۔ تم بیک وقت میری خوشی اور تکلیف کی وجہ تھی .... جب تم سحرش کے ولیمے سے اُس حال میں گھر لوٹی تو تمہیں ایسے دیکھ کر مجھے تم میں اپنی جھلک نظر آئی میرے ممتا نے مجھے بہت کوڑے مارے کہ دیکھو نور تم جو چاہتی تھی وہی ہوا تمہاری

دعائیں قبول ہوئیں.......میں تل تل مر رہی تھی حورین تمہیں ایسے دیکھ کر اسی وجہ سے میں تمہیں کہیں بھی بھیجنے سے ڈرتی تھی........پر میرے خدا کا شکر ہے اس نے میرے ممتا کی لاج رکھی تمہارے نکاح کا سن کر کہیں دل کو سکون بھی ملا پر میرے دل میں ملال تب بھی تھا بہت سے خدشات تھے لیکن جب بھائی جان سے پتہ چلا کہ وہ اور کوئی نہیں ان کا بیٹا کایان ہے تو اس سے مل کر سارے خدشات دور ہو گئے.... جانتی ہوں حورین نکاح کے بعد تم سے ملنے سے پہلے کایان تمہارے پاپا سے ملا انھیں سب بتایا تمہارے لیے دل میں موجود اپنی محبت کا احساس دلایا تمہارے پاپا نے کہا وہ تم سے دور رہے وہ رہا حورین.... وہ تب تک تم سے دور رہا جب تک تمہارے پاپا نہیں مان گئے.... سکول تو اس نے کب کا خرید لیا تھا پر تمہارے سامنے وہ ہماری رضامندی سے آیا کیونکہ اس نے صاف کہا تھا وہ اپنی حور کو لے کر جانا چاہتا ہے پر اس دفعہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا اور اس کے والدین کی مرضی سے اور حورین کی مرضی سے لے کر جانا چاہتا ہے ....یہاں تک کہ تمہارے وجود کی سچائی بھی جانتا ہے اور یہ بھی کہ تم الیاس صاحب کی بیٹی نہیں ہو اس کے بعد بھی اس کی محبت میں کمی نہیں آئی۔ تمہاری ٹرپ سے واپسی پر ہم تمہاری رخصتی کا سوچ رہے تھے پر قسمت کو شاید یہ سب ایسے ہونا منظور تھا.......حور تم اس کرب سے نہیں گزری جس سے میں گزری ہوں۔کایان تمہارا شوہر ہے اس نے تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں بس اپنے حق کا استعمال کیا جس میں تمہاری مرضی شامل نہیں تھی اس کے بعد بھی تم اس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو ایک پل کے لیے سوچ کر دیکھو کہ مجھ پر اتنے سالوں سے کیا گزر رہی ہو گی.....؟ یہ نشان دیکھو یہ آج بھی میرے جسم پر موجود ہے جو ہر پل مجھے اذیت دیتا میں آج بھی اسے دیکھ کر نئے سرے سے اس اذیت کا شکار ہوتی ہوں وہ سارے منزل میری آنکھوں کے گرد گھومنے لگتے ہیں میں آج بھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتی ہوں پر اس حالت میں بھی الیاس مجھے سنبھال لیتے ہیں میرے وجود کو ٹوٹنے بکھرنے نہیں دیتے......ویسے ہی جیسے کایان تمہیں بکھرنے نہیں دیتا۔کایان میں مجھے تمہارے پاپا کا عکس نظر آتا ہے جیسے وہ ہر ایک سے میرے لیے لڑے ویسے کایان نے بھی ہر موڑ پر تمہارا ساتھ دیا۔ حورین تم بہت خوش قسمت ہو کہ کایان تمہاری زندگی میں ہے وہ تم سے بے انتہا عشق کرتا ہے اس کا عشق ایک جنون ہے جو تمہیں دنیا کے ہر سرد گرم سے دور رکھے گا اور تمہیں اتنی محبت دے گا کہ تم اپنا ہر غم بھول جاؤ گی ...... تمہاری محبت پانے کے لیے وہ اتنی دیر تم سے دور رہا..... تم اس کی بیوی ہو ہماری مرضی کے بغیر بھی تمہیں اپنی ساتھ زبردستی لے کر جا سکتا تھا پر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا .....

تمہارے والدین کو اپنے حق میں قائل کرنے کے لیے وہ روز ان کے پاس آتا رہا جب تک ان کا فیصلہ اس کے حق میں نہیں ہوا.....وہ تمہاری محبت کا طلب گار تھا پر تم نے آمنہ اور ثمارہ سے اس کے بارے میں باتیں کر کے غلط کیا.. تم دونوں کے درمیان جو بھی تھا وہ تم دونوں کا آپس کا معاملہ تھا ...نہ تم کچھ ایسا کرتی نہ یہ سب ہوتا اور تمہیں اپنے باپ کے گناہوں کی سزا اس طرح نہ ملتی......اب جو بھی ہوا وہ بھول جاؤ اور کایان کے ساتھ یہاں رہ کر نئی زندگی شروع کرو" ....

ان کے چہرے اور لفظوں میں موجود اذیت تکلیف اور دکھ کو وہ باآسانی محسوس کر سکتی تھی۔اپنی بات کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں حورین جو دم سادھے یہ تلخ حقیقت سن رہی تھی ان کے اٹھتے ہی ان کا ہاتھ پکڑ کر منت بھرے لہجے میں بولی۔

"مما........پلیز مجھے...یہاں سے لے جائیں.....مجھے پاپا کے پاس جانا...ان کے ساتھ رہنا...آپ جو بھی کہیں میرے پاپا وہی ہیں........میں یہاں نہیں رہوں گی پلیز........مما....مجھے اپنے ساتھ لے جائیں " ....

انھوں نے بے دردی سے اپنا ہاتھ کھینچا اور کرب کو تکلیف کے ملے جلے لہجے میں سختی سے بولیں۔

"تم کہیں نہیں جاؤ گی حورین.....یہی رہو گی کایان کے ساتھ.....میں نہیں چاہتی تمہاری وجہ سے الیاس کو کوئی دکھ یا پریشانی ہو ان کی طبیعت پہلے ہی نہیں ٹھیک...اسی لیے گزارش ہے کہ ان سے کچھ بھی مت کہنا میں ان کو خود سے کوئی بھی بات بتا دوں گی تم مزید ہماری تکلیف کا سبب نہ بننا حورین ......۔ "

"مما ......یہ آپ ....؟...ٹھیک ہے میں نہیں کروں گی پاپا سے بات نہ آپ کے ساتھ جاؤں گی پر یہاں اس انسان کے ساتھ بھی نہیں رہوں گی ......اس ذلیل انسان" ....

وہ غصے سے چیختے ہوئے جذباتی انداز میں بولی پر اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی حلیمہ بیگم نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور غصے میں نہایت سفاکی سے بولیں۔

"اپنے منہ سے ایک بھی غلط لفظ نہ نکالنا کایان کے لیے ... جس شخص نے تمہیں محبت دی اپنی عزت بنایا...لوگوں سے تمہارے لیے لڑا..ہمیشہ تمہارے آگے ڈھال بن کر کھڑا رہا اسی کے بارے میں تم ایسے بول رہی ہو.......؟اچھا ہوتا وہ تم سے نکاح کرنے کے بجائے وہ سب کرتا تاکہ تمہیں احساس ہوتا کی ذلالت کسے کہتے ہیں...؟تکلیف کیا ہوتی

ہے.....؟ داغدار ہونا کیا ہوتا ہے ...... تم کہیں نہیں جاؤ گی یہی رہ کر اپنے باپ کے کیے کا کفارہ ادا کرو گی سنا تم نے........
آج سے تمہارے لیے ہم سب مر گئے.....یہی گھر تمہارا سب کچھ ہے تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی۔"
اپنی بات مکمل کرتیں وہ دل پر پتھر رکھ کر باہر آ گئی۔ انھوں نے جان بوجھ کر یہ سب کہا کہ کہی حورین غصے میں کوئی نادانی کر کے اپنا گھر نہ خراب کر لے۔ وہ نہیں چاہتیں تھیں کہ حورین کوئی غلط قدم اٹھائے اسی لیے انھوں نے اس کی واپسی کے سارے راستے بند کر دیئے۔ وہ جانتی تھیں کہ کایان اسے سمجھالے گا اسے منا لے گا ....کیونکہ ابھی اس پر جو انکشافات ہوئے تھے ان کی وجہ سے وہ اپنے ساتھ کوئی بھی بے وقوفانہ حرکت کر سکتی تھی .....
کایان باہر حال میں بیٹھا تھا انھیں آتا دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اس کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔ جو اس نے کیا تھا اس کے بعد وہ خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا تھا۔ وہ اس سے مخاطب ہوئیں۔
"تم نے غلط کیا... میں مانتی ہوں حورین کو وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا اور یہ بھی کہ وہ تمہاری بیوی ہے پر ایک عورت کے لیے اس کی عزت نفس ہر چیز سے بڑھ کر ہوتی ہے.....میں نے اسے تو سمجھا دیا ہے اور ساری حقیقت سے بھی روبرو کرا دیا ہے پر ابھی اسے سنبھالنا اور بکھرنے سے بچانا تمہاری ذمہ داری ہے میں چلتی ہوں۔"
اان کی باتوں سے اس کا سر شرم سے مزید جھک گیا وہ شرمندہ لہجے میں بولا۔
"میں جانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلط ہوئی پر میں اسے بکھرنے نہیں دوں گا اسے اپنی محبت سے سمیٹ لوں گا اور اس کے سارے گلے شکوے دور کر دوں گا۔"
وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظر حورین پر پڑی جو گھٹنوں میں سر رکھے رو رہی تھی۔ وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور شرمندہ لہجے میں بولا۔
"میں جانتا ہوں کہ میں تمہارا گنہگار ہوں اور تم مجھے شاید کبھی معاف نہ کرو۔ اس میں میری غلطی ہے میں مانتا ہوں پر اس میں تمہاری غلطی بھی ہے تم نے ہماری باتیں کسی تیسرے سے کیں .... تمہارے الفاظ نے مجھے تکلیف پہنچائی.... اس بات سے مجھے بہت چوٹ پہنچی کہ تم نے میرے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے بھی تو وہ بھی کسی تیسرے کے سامنے...؟ اپنے اس درد کو کم کرنے کے لیے میں پہلی دفعہ اس حرام چیز کو ہاتھ لگایا اور یہ سب ہوا" ....

اس کی بات پر حورین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور کچھ کہنے کے لیے اپنے لب کھولے پر کایان نے اس کے لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا دیا اور بولا۔

"تم جانتی ہوں حورین مجھے تم سے محبت کب اور کیسے ہوئی.......؟ پہلے دفعہ میں نے تمہیں سپورٹس گالہ پر جناح سٹیڈیم میں دیکھا تم ہر چیز سے بے نیاز اپنے سٹوڈنٹس کے پاس جا رہی تھی تمہارے چہرے پر بہت دلکش مسکراہٹ تھی اور اسی مسکراہٹ نے میرا سب کچھ لے لیا مجھے تم سے پہلی ہی نظر میں محبت ہو گئی تمہاری اس مسکراہٹ نے مجھے بے سکون کر دیا تھا.... میں تم سے محبت ہونے سے انکاری تھا اپنے ان جذبات کو جھٹلا رہا تھا اور اسے بس وقتی کشش سمجھ رہا تھا"......

یہ بات کرتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرایا اور بات جاری رکھی۔

"پھر دوسرے دفعہ میں نے تمہیں مال میں دیکھا تمہارے پاؤں پر واس لگا تھا اس وقت میں نے تمہاری آنکھ میں نمی دیکھی جس نے مجھے بے چین اور بے آرام کر دیا مجھے تمہاری آنکھوں کی نمی نے بہت تکلیف پہنچائی۔ میں تمہیں دیکھ کر اپنی سدھ بدھ ہمیشہ کھو دیتا تھا ہوش تو تب آتا تھا جب تم میری نظروں اور میری دسترس سے باہر ہو جاتی تھی اس دفعہ بھی ایسا ہوا اور اس چیز کا سارا غصہ میں نے اس بچے پر نکالا جس کی وجہ سے تمہیں تکلیف ہوئی میں نے اس بچے پر ہاتھ اٹھایا۔ "

اس بات پر اس نے اپنا سر جھٹکا جبکہ حورین نے بے یقینی سے کایان کو دیکھا۔

"میں نے کبھی کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا پر اس دن اٹھایا اور اس کی ماں کی انسلٹ کرنے کے بعد اس کے باپ کو جاب سے نکال دیا جو میری کمپنی میں مینجر تھا..... مجھے خود پر بھی غصہ آیا کہ کیوں میں ایسا کر رہا ہوں صرف اس لڑکی کے لیے جسے میں جانتا بھی نہیں.... جس کا نام تک مجھے نہیں معلوم.... میں نے تب بھی تم سے محبت ہونے سے انکار کیا میں اس بات سے انجان تھا کہ تمہاری محبت کی جڑیں میرے دل و دماغ کو بھری طرح جکڑ چکی ہیں.. تیسری دفعہ میں نے تمہیں مال میں دیکھا تمہاری دوسٹوڈنٹس شہر بانو اور مریم راستہ بھٹک کر مجھ سے ٹکرائیں.......... عجیب اتفاق ہے نہ.....؟ اور جب تم انھیں لینے آئی تم میرے اتنے پاس تھی کہ چاہنے کے باوجود بھی میں تمہیں ہاتھ بڑھا کر محسوس نہیں کر سکا اور میں تمہارے چہرے کے ہر نقش کو حفظ کرتا رہا اپنے اردگرد سے بے خبر ہو کر......اسی طرح

ایک دفعہ پھر سے میں تمہیں کھو دیا یقین جانو میرے راتوں کے نیندیں اڑ گئیں ہر وقت تصور میں بس تم ہوتی تھی.... میں نے حریم سے شادی سے منع کر دیا اور ڈیڈ کو سب بتایا۔ ڈیڈ کو لگا کہ یہ سب میرا فتور ہے جو کچھ دن میں اتر جائے گا......اسی لیے انھوں نے کہا کہ اگر میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے حریم سے شادی کرنی ہو گی مجھے میری محبت پر پورا یقین تھا کہ میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا....مجھے تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ تھا.....میں تمہیں بہت ڈھونڈا پر تم مجھے کہیں نہیں ملی نکاح سے پہلے میں اپنے رب کے حضور گڑ گڑا کر تمہیں مانگا اور جب میں نے آنکھیں کھولیں تو تم میرے سامنے تھی مجھ سے بات کر کے تم واپس چلی گئی میرے دل نے مجھ سے بغاوت کی مجھ میں دوبارہ تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں تھا تم پھر جب دوبارہ میرے سامنے آئی تو میں نے تمہیں اپنا بنا لیا اس کے بعد جو ہوا تم سب جانتی ہو..... تمہارے پورے چہرے میں مجھے تمہارے یہ جو لب ہے اس لیے اتنے پسند ہیں کیونکہ ان پر سجی دلکش مسکراہٹ نے مجھے تمہارا دیوانہ بنایا تھا میرا بس چلے تو اس مسکراہٹ کو خود میں بسا لوں.......میں شادی کی رات ہی تمہیں اپنے دل کا حال سنانا چاہتا تھا پر تم مجھے چیلینج کرتی ایک دفعہ پھر مجھ سے دور ہو گئی تمہیں لگا تھا میں تمہیں نہیں ڈھونڈوں گا پر میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا پر تمہارے بگڑتی حالت نے اور ڈیڈ نے مجھے تم سے دور رکھا کہ میں تمہیں وقت دوں اس رشتے کو دل سے قبول کرنے کے لیے ورنہ میں تو سب کی پرواہ کیے بغیر اسی وقت تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا......اسی رات مجھ پر انکشاف ہوا کہ تم میری کزن ہو.......پاپا کی لاڈلی اور اکلوتی بہن کی بیٹی.....ہاسپٹل تمہیں ہوش نہیں آرہا تھا اگر ہوش میں آتی تو دوا اور خوف سے چیخنے چلانے لگتی میں خود کو سمجھایا کہ فی الحال میرا دور رہنا تمہارے لیے بہتر ہے جب تک تم ٹھیک نہیں ہو گئی میں ہاسپٹل میں تمہارے آس پاس ہی رہا جب تم نے اپنی جاب دوبارہ جوائن کی اس سے پہلے ہی میں سکول خرید چکا تھا میں تم سے اسی دن ملتا پر میں پہلے تمہارے پاپا کے پاس گیا اور تمہارے پاپا نے میرے سامنے یہ بات رکھی کہ میں تم سے دور رہوں وہ میرا صبر آزمانا چاہتے تھے.........جب تک انھوں نے ہمارے رشتے کو منظوری نہیں دی میں تم سے دور رہا 8 مہینے ہاں پورے آٹھ مہینے میں ہر روز بلاناغہ ان کے پاس آتا رہا انھیں مناتا رہا اور آخر کار وہ مان گئے اور میں تمہارے سامنے آیا تمہارا سامنا کرنے کے خیال سے ہی بہت خوش تھا پر یہاں آکر میں نے جب تمہیں دیکھا تو میں ٹوٹ گیا۔ جن آنکھوں میں، میں اپنے لیے محبت بھرے جذبات دیکھنا چاہتا تھا ان آنکھوں میں میرے لیے بس ڈر، خوف، نفرت اور غصے کے ساتھ ساتھ پتہ نہیں کیا تھا جو

میرے لیے نا قابل برداشت تھا.... تمہارے دل میں اپنی محبت جگانے کے لیے ضروری تھا کہ میں تمہارے اندر چھپے ڈر اور خوف کو ختم کروں جس میں، میں کامیاب بھی ہو گیا پر تمہارے لہجے کی یہ بے رخی اور تمہاری بے حسی مجھے پل پل مار رہی تھی تم سے دور جانا میرے لیے سوہانِ روح تھا پر میں نے ایک دفعہ پھر دل کی بغاوت اور تکلیف کو نظر انداز کرتے تم سے کچھ دیر دور رہنے کا فیصلہ کیا پر اس دفعہ پھر سے تم نے مجھے فراموش کر دیا مجھے لگا تھا تم مجھے کال کرو گی تم نے نہیں کی... تم نے تو مجھے یاد بھی نہیں کیا...... جب پھوپھو نے بتایا کہ تم انکل سے شکوہ کر رہی تھی میرے کال نہ کرنے پر تو میرے دل میں امید کی ایک کرن جاگی کہ شاید تمہیں میری محبت کا احساس ہو گیا ہے شاید تم اپنے قدم میری طرف لے رہی ہو پر میں پھر سے غلط ثابت ہوا تم نے مجھے اپنے آنے تک کا نہیں بتایا وہ تو میں نے فائل کے لیے ولید کو کال کی تو مجھے تمہارے آنے کا معلوم ہوا۔ اپنی انا کو ایک طرف رکھتے ہوئے میں نے پھر تمہاری طرف پیش قدمی کی اور ہماری شادی کی سالگرہ تھی میں ان حسین پلوں کو بس جینا چاہتا تھا تمہارے ساتھ۔ سب کو ہمارے رشتے کی حقیقت بتانے پر بھی تم relax تھی اور پھر میری بات مان کر ہمارے کمرے میں آنا میں ہواؤں میں اڑنے لگا تھا حور میرے لیے بس اتنا کافی تھا کہ تم میری طرف قدم بڑھا رہی ہو تمہاری قربت کے لیے میں انتظار کرنے کو تیار تھا چاہے جتنا بھی وقت لگتا تمہارے کمرے سے نکل کر آمنہ کے ساتھ جانے پر نہ مجھے غصہ آیا نہ برا لگا جب تک تم چاہتی میں تم سے دور بھی رہ سکتا تھا پر پھر صبح ثمارہ آئی .... اس نے کہا میں اس کے ساتھ وہ رشتہ بناؤں جو تم نے کبھی نہیں بتایا میں نے اسے اس کی اوقات یاد دلائی پر اس نے مجھے جو بتایا اس نے میرے انا کو میری محبت کے مان کو سب کو کچل کر رکھ دیا" ......

کایان نے اسے ثمارہ سے ہوئی بات کی ساری تفصیل بتائی وہ پہلے ہی بت بنی سب سن رہی تھی ثمارہ کی باتوں نے تو اس کے ذہن کو ماؤف کر دیا ... ثمارہ کے باتیں بتانے کے بعد وہ بولا۔

"اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو سمیٹنے کے لیے میں نے شراب کا سہارا لیا... میرے دل سے یہی دعا نکلی کہ تم میرے سامنے نہ آؤ کیونکہ میں خود نہیں جانتا تھا کہ میں اس وقت غصے میں کیا کروں گا... پر تم میرے سامنے آئی اور میں ایک وحشی جانور بن گیا .... اور اب ہوش میں آکر تمہیں اس حالت میں دیکھ کر میری روح چھلنی ہو رہی ہے ۔ میرے دل، میرے ضمیر پر اور میری روح پر اذیت کے کوڑے برسا رہی ہے .. کیونکہ میرے عشق جنوں نے

تمہیں اس حال تک پہنچا دیا... میں پاگل پن کی حد تک تم سے عشق کرتا ہوں.... تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا.....ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا تم جو سزا دو گی مجھے منظور ہو گی پر پلیز مجھے معاف کر دینا ....۔"

یہ کہہ کر وہ کمرے سے چلا گیا... حور کے دل میں موجود جتنے بھی گلے شکوے تھے وہ پہلے ہی حلیمہ بیگم کی وجہ سے دور ہو گئے تھے اور جو رہ گئے تھے وہ کایان نے کر دیے تھے اسے اس کے سارے سوالات کے جوابات مل گئے تھے پر وہ اس بات کو نہیں بھول پا رہی تھی کہ کایان نے اس کا مان توڑا وہ کایان کو اس بات کے لیے ابھی معاف نہیں کرنا چاہتی تھی اتنے میں اس کا فون بجا اس نے دیکھا کہ الیاس صاحب کی کال تھی اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ پھنس گیا اس نے کال ریسیو کی پر اس میں بولنے کی ہمت نہیں تھی۔

"حورین تم ٹھیک ہو.....؟ تم گھر میں نہیں ہو........؟ تمہاری مما کہہ رہی ہیں کہ تم کایان کے ساتھ ہو اور اپنی مرضی سے گئی ہو ابھی اس کے ساتھ رہو گی.......؟ ایسے کیسے حورین....؟ تم تو اپنے پاپا سے اپنے دل کی بات کرنے والی تھی پھر ایسا کیا ہوا کہ تم نے اپنے پاپا کو بتائے بغیر اتنا بڑا فیصلہ لے لیا.....؟ مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تم اذیت میں ہو.........؟ "

الیاس صاحب کے لہجے میں واضح پریشانی جھلک رہی تھی۔ اپنے پاپا کی بات پر اس کا دل کیا وہ دھاڑے مار مار کر روئے اور ان کے سینے میں جا کر چھپ جائے پر وہ اپنی وجہ سے انھیں تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی اسی لیے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے بولی۔

"جی پاپا ......میں ٹھیک ہوں اور مما نے آپ کو سب بتا دیا......میں اب کایان کے ساتھ ہی رہوں گی آپ میری فکر نہ کریں "..........

"حورین تمہارے الفاظ تمہارے لہجے کا ساتھ نہیں دے رہے...پاپا کی جان بتاؤ اپنے پاپا کو کیا ہوا مجھے کیوں لگتا ہے یہ تمہارا اپنا فیصلہ نہیں ہے.....؟ پاپا کی جان جیسا تم بولو گی ویسا ہو گا کچھ بتاؤ تو صحیح مجھے " ...

وہ اس کی باتوں سے مطمئن نہیں ہوئے تھے حورین کا ضبط جواب دے رہا تھا پر وہ اپنے پاپا کو اس تکلیف سے دور رکھنا چاہتی تھی۔ایک طرف اس کی سگی ماں تھی جو اسے اپنا فیصلہ سنا کر اسے ماننے پر مجبور کرتی چلی گئی تھی اور وہ شخص تھا جس نے بچپن سے اسے اپنی بیٹی مانا تھا اور اس پر اپنے ساری خوشیاں نچھاور کر دیں اور آج بھی اس سے اس کی مرضی پوچھ رہا تھا اس کے فیصلے کو اہمیت دے رہا تھا اس کے بغیر کہے اس کی تکلیف محسوس کر لی تھی۔

"پاپا ...... کوئی کچھ بھی کہے.... کچھ بھی بولے میں بس آپ کی بیٹی ہوں..... بس آپ میرے پاپا ہیں اور کوئی نہیں........ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں پاپا..... پر میں جو کرنے جارہی ہوں.. ہو سکے تو اس کے لیے آپ مجھے معاف کر دینا" ....

اپنی بات کہہ کر اس نے فون سوئچ آف کر دیا۔ اس نے بہت سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ کیا اور کایان کے نام ایک لیٹر چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہاں سے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حورین کی باتوں نے انہیں بہت کچھ باور کروادیا تھا انھیں بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ مڑ کر حلیمہ بیگم کے پاس آئے جو ان کے پشت پر ہی کھڑی تھیں۔ الیاس صاحب نے انھیں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا ..

"حورین کے ساتھ کیا ہوا ہے حلیمہ .... آپ نے اسے کیا بتایا ہے.......؟ میری بیٹی اتنی بکھری ہوئی کیوں لگ رہی تھی.....؟ کچھ پوچھا ہے آپ سے کہ کیا ہوا اس کے ساتھ اور کیا بتایا ہو آپ نے اسے......؟ "

"میں نے اسے سب سچ بتادیا الیاس سب سچ کہ وہ کسی کا گندا خون ہے اور اسی گندے خون کے گناہوں کی سزا" ....

ان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی الیاس صاحب کا ہاتھ اٹھا اور ان کے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا حلیمہ بیگم نے بے یقینی سے اپنے شوہر کو دیکھا جنھوں نے ہمیشہ اس پر محبت برسائی تھی کبھی ڈانٹا تک نہیں تھا الیاس صاحب نے انہیں دوبارہ کندھوں سے پکڑا اس دفعہ ان کی گرفت سخت تھی حلیمہ کو ان کی انگلیاں اپنے بازوں میں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں وہ نہایت غصے میں انھیں خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے ۔

"وہ کسی کا گندا خون نہیں ہے وہ الیاس مراد کے بیٹی ہے سمجھیں آپ دوبارہ میری بیٹی کے لیے ایسے الفاظ بھی استعمال مت کرنا آپ ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا ..... اس کا باپ میں ہوں اسے پھر کیسے کسی بھی گناہ کی سزا مل سکتی ہے.........؟ "

یہ کہہ کر انہوں نے انھیں چھوڑ دیا وہ وہاں سے جانے لگے تو حلیمہ بیگم ان کے راستے میں حائل ہو کر زبردستی ان کے گلے لگ گئیں اور ہچکیوں سے روتے ہوئے بولیں۔

"میرے آہ حورین کو کھا گئی الیاس ....وہ دعائیں جو میں 9 ماہ مانگتی رہی وہ دعائیں میری 22 سال کی دعاؤں پر بھاری پڑ گئیں.....ہماری حورین اسی کرب سے گزر رہی ہے جس کرب سے میں گزری تھی ....وہ کایان" ....

ان کی باتیں تھیں یا گویا کسی نے سیسہ پگلا کر ان کے کانوں میں ڈال دیا ہو...انھوں نے کانپتے ہاتھوں سے حلیمہ بیگم کے گرد اپنا حصار باندھا ان میں کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی کتنی دیر وہ ایسے ہی بت بنے کھڑے رہے اور حلیمہ بیگم ان کے ساتھ لگیں روتی رہیں ...

"میں کایان کو نہیں چھوڑوں گا....اس نے جو کیا وہ معاف کرنے کے قابل نہیں ہے " ....

انھوں نے حلیمہ بیگم کو خود سے الگ کیا اور گاڑی کی چابی لے کر باہر کی طرف بڑھ دیے وہ انھیں روکتی رہیں پر وہ نظر انداز کرتے وہاں سے نکل گئے۔

Urdu Novels Ghar

حورین کی باتوں نے انہیں بہت کچھ باور کروادیا تھا انھیں بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ مڑ کر حلیمہ بیگم کے پاس آئے جو ان کے پشت پر ہی کھڑی تھیں۔ الیاس صاحب نے انھیں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔

"حورین کے ساتھ کیا ہوا ہے حلیمہ....... آپ نے اسے کیا بتایا ہے.......؟ میری بیٹی اتنی بکھری ہوئی کیوں لگ رہی تھی.....؟ کچھ پوچھا ہے آپ سے کہ کیا ہوا اس کے ساتھ اور کیا بتایا ہو آپ نے اسے......؟ "

"میں نے اسے سب سچ بتادیا الیاس........ سب سچ کہ وہ......... کسی کا گندا خون ہے....... اور اسی گندے خون کے گناہوں کی سزا.........."

ان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی الیاس صاحب کا ہاتھ اٹھا اور ان کے گال ہر اپنا نشان چھوڑ گیا حلیمہ بیگم نے بے یقینی سے اپنے شوہر کو دیکھا جنھوں نے ہمیشہ ان پر محبت برسائی تھی کبھی ڈانٹا تک نہیں تھا۔ الیاس صاحب نے انہیں

دوبارہ کندھوں سے پکڑا اس دفعہ ان کی گرفت سخت تھی حلیمہ کو ان کی انگلیاں اپنے بازوؤں میں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں وہ نہایت غصے میں انھیں خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے ۔

"وہ کسی کا گندا خون نہیں ہے وہ الیاس مراد کے بیٹی ہے سمجھیں آپ........؟؟؟؟/دوبارہ میری بیٹی کے لیے ایسے الفاظ بھی استعمال مت کرنا آپ ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا .....اس کا باپ میں ہوں اسے پھر کیسے کسی بھی گناہ کی سزا مل سکتی ہے.........؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ "

یہ کہہ کر انہوں نے انھیں چھوڑ دیا وہ وہاں سے جانے لگے تو حلیمہ بیگم ان کے راستے میں حائل ہو کر زبردستی ان کے گلے لگ گئیں اور ہچکیوں سے روتے ہوئے بولیں۔

"میرے آہ.........حورین کو کھا گئی الیاس........ وہ دعائیں جو میں 9 ماہ مانگتی رہی.وہ دعائیں میری 22 سال کی دعاؤں پر بھاری پڑ گئیں.....ہماری حورین اسی کرب سے گزر رہی ہے جس کرب سے میں گزری تھی ....وہ کایان.........."

ان کی باتیں تھیں یا گویا کسی نے سیسہ پگلا کر ان کے کانوں میں ڈال دیا ہو...انھوں نے کانپتے ہاتھوں سے حلیمہ بیگم کے گرد اپنا حصار باندھا ان میں کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی کتنی دیر وہ ایسے ہی بت بنے کھڑے رہے اور حلیمہ بیگم ان کے ساتھ لگیں روتی رہیں۔

"میں کایان کو نہیں چھوڑوں گا.....اس نے جو کیا وہ معاف کرنے کے قابل نہیں ہے............."

انھوں نے حلیمہ بیگم کو خود سے الگ کیا اور گاڑی کی چابی لے کر باہر کی طرف بڑھ دیے وہ انھیں روکتی رہیں پر وہ نظر انداز کرتے وہاں سے نکل گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کتنی ہی دیر سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا پھر جب ان سب سے دل بھر گیا تو گاڑی گھر کی طرف موڑ لی اور سست روئی سے چلتا اپنے کمرے میں آیا پر کمرا خالی تھا جسے دیکھ کر اسے عجیب سی بے چینی ہوئی ۔

"حور ...."

اس نے اسے پکارا پر آواز ندارد۔ اسے وحشت ہونے لگی اس نے بہت آوازیں پر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس نے اٹھ کر سارا گھر چھان مارا پر وہ کہیں نہیں تھی۔ اس کی بے چینی مزید بڑھتی جارہی تھی۔

"نہیں حور...... اس دفعہ نہیں...... تم مجھے دوبارہ سے ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی.... نہ میں تمہیں کہیں جانے دوں گا........ اور اس دفعہ مجھ سے دور جانے کی کوشش کرنے پر ملنے والی سزا بھی اتنی ہی بڑی ہوگی جتنی بڑی تمہاری یہ غلطی ہے........"

خود کلامی کرتا وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اس کے اندر غصے کا لاوہ بھڑک رہا تھا کہ حورین نے اس سے دور جانے کی غلطی کیسی کی....؟ اسے چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہے......؟ اس کا یہ غصہ حورین پر اب کس انداز سے نکلنا تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ وہ خود بھی نہیں .....

اس نے ولید کو کال کی اس نے پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کرلی تو وہ حاکمانہ انداز میں بولا۔

"ولید تمہارے پاس آدھا گھنٹہ کا وقت ہے جو مرضی کرو پر اس آدھے گھنٹے سے بھی پہلے میری حور میرے سامنے ہو۔ میں کسی قسم کی کوتاہی یا دیری معاف نہیں کروں گا۔"

یہ کہہ کر اس نے کال بند کرکے موبائل بیڈ کے ساتھ موجود سائیڈ ٹیبل پر پھینکا۔ اسی وقت اس کی نظر وہاں پڑے لیٹر پر پڑی اس نے جلدی سے اسے اٹھایا۔ اس نے لیٹر کی پہلی ہی تہہ کھولی تھی کہ اس پر لکھی تحریر اسے حیران کرگئی۔

"جانتی ہوں اس وقت آپ بہت غصے میں ہوں گے کہ ایک دفعہ پھر میں آپ کی دسترس سے نکل گئی اور اسی غصے میں ولید کو بھی حکم صادر کردیا ہونا مجھے ڈھونڈنے کا...................... پر اپنے اس غصے کو تھوڑا قابو میں رکھ کر آمنہ کے نمبر پر کال کریں I am sure اس کا نمبر آپ کے پاس ضرور ہوگا کیونکہ مجھ سے جڑے ہر رشتے کا خیال آپ بہت اچھی طرح رکھتے ہیں اور ہر چیز سے باخبر بھی رہتے ہیں۔"

کایان نے اس تحریر کو نظرانداز کرکے دوسری تہہ کھولی تو اسے ایک دفعہ پھر اس پر لکھی تحریر پڑھ کر اچنبھا ہوا۔

"جانتی تھی آپ میری بات نہیں مانے گے کیونکہ آپ بہت ضدی ہیں۔ پر اگر آپ کے دل میں میرے لیے محبت ہے تو آپ ابھی اور اسی وقت آمنہ کو کال کرکے اس رات کے بارے میں پوچھے کہ اس رات ہماری کیا بات ہوئی تھی اور کس انداز میں ہوئی تھی آپ کو اپنی حور کے قسم.........................."

اسے پڑھ کر کایان نے غصے سے اپنے لب بھینچ لیے۔غصے سے اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔اس نے آمنہ کو کال کی۔

غیر شناسا نمبر ہونے کی وجہ سے پہلے تو اس نے کال ریسیو نہیں کی پر مسلسل ہوتی بیل سے اس نے کال ریسیو کر لی اور پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"کون ہے بھئی جسے چین نہیں مل رہا..."

اس کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ کر وہ بولا-

"میں ہوں کایان زرار!تم سے کچھ ضروری بات پوچھنی ہے۔"

کایان کی آواز سن کر اس کی اپنی آواز حلق میں ہی پھنس گئی بمشکل وہ بولی۔

"جی سر آپ.......؟"

"پرسوں رات تمہارے ثمارہ اور حور کے درمیان کیا بات ہوئی تھی۔"

کایان نے دوٹوک پوچھا تو وہ کنفیوز ہوتے ہوئے بولی۔

"کس رات سر......؟"

"اسی رات جس رات تم سب میرے گھر تھے اور تم حور کو اپنے ساتھ دوسرے کمرے میں لے گئی تھی۔"

وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔اس کے انداز سے آمنہ سہم گئی۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"سر.....وہ اس رات....تو کوئی بات نہیں ہوئی ...."

"میں آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں کہ اس رات تم،ثمارہ اور حور کے مابین کیا بات ہوئی تھی.....؟اور میں جھوٹ بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا تمہارا ہر لفظ سچا ہونا چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

اس کی بات سن کر آمنہ نے تھوک نگلا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کی سب کیا چل رہا پھر ہمت کر کے اس نے "الف" سے لے کر "ے" تک ساری بات کایان کو بتا دی اور آخر میں بولی۔

"یہ ساری باتیں میرے اور حورین کے درمیان ہوئیں تھیں اس وقت ثمارہ تو سو رہی تھی۔"

کایان نے بغیر کچھ کہے فون بند کر دیا اور شکستہ حال میں گرنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھا۔اس میں ان اس لیٹر کو کھولنے کی ہمت نہیں تھی کتنی دیر وہ ایسے ہی بیٹھا رہا پھر ہمت کر کے اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس لیٹر کی ساری تہیں کھول دیں اب اس کے سامنے ایک لمبی تحریر تھی جسے جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا ویسے ویسے اسے اپنا آپ منوں مٹی کے نیچے دفن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"کر لی بات آمنہ سے.......؟مل گیا آپ کو آپ کے سارے سوالات کا جواب..........؟اب بتائیں کیا میں اس سزا کے قابل تھی جو آپ نے مجھے دی.......؟کیا میں مجرم تھی.....؟نہیں نا.....بلکہ آپ میرے مجرم ہونے کے ساتھ ساتھ سزا کے حقدار بھی ہیں اور آپ نے کہا تھا کہ آپ کو میری دی ہوئی ہر سزا منظور ہے پر آپ کو آپ کی سزا سنانے سے پہلے کچھ باتیں ایسی ہیں جو میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں ....

میرے زندگی میں کبھی کوئی نہیں آیا نہ میرا دل ایسے کسی کے لیے دھڑکا جیسے آپ کے لیے دھڑکتا ہے.........میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں کایان بہت زیادہ اور جانتے ہیں کب سے.........؟جب میں پہلے دفعہ آپ کو دیکھا تھا.... اس رات جب آپ نے مجھ سے زبردستی شادی کی.......اس وقت مجھے معلوم نہیں تھا کہ کیوں آمنہ کے لاکھ دفعہ منع کرنے کے بعد بھی کہ یہ وہ ہال نہیں ہے میرا دل وہی جانے کے لیے بے تاب تھا مجھے بار بار یہی لگ رہا تھا کہ وہ جگہ ہی بالکل صحیح ہے اور میں وہاں آ گئی... آپ کے جذبات میں اتنی سچائی اور شدت تھی جو ان سب سے انجان ہوتے ہوئے بھی میرے دل تک پہنچ رہے تھے اور مجھے اپنی طرف کھینچ رہے تھے ...وہاں جب آپ کو دیکھا مجھے آپ سے محبت ہو گئی.... مجھے نہیں پتہ کیسے.......پر میرے دل نے اس وقت آپ کو پانے کی شدت سے دعا کی میں یہ تک فراموش کر بیٹھی کہ آپ اس وقت دولہا بنے کسی اور کا نصیب ہیں جسے میں اپنے لیے مانگ رہی ہوں جب اس بات کا احساس ہوا تو خود کو اس سوچ سے آزاد کیا پر اس کے بعد آپ نے میرے ساتھ جو بھی کیا اس سب سے میرے دل میں آپ کو لے کر ایک عجیب سا خوف اور ڈر بیٹھ گیا.....میں آپ کی دسترس سے بس نکلنا چاہتی تھی مجھے نہیں تھا پتہ میرے ساتھ کیا ہو رہا کیوں ہو رہا ......اس واقعہ سے میں بری طرح متاثر ہوئی بہت روتی تھی میں یہ سوچ کر کہ شاید میری دعا قبول ہو گئی اور میں نے کسی اور لڑکی کے ارمانوں کا خون کر دیا کسی کے خواب توڑ دیئے ...... کسی کی خوشیاں چھین لیں ....اور آپ کا میرے ایسے قریب آنا مجھے اور زیادہ خوف میں مبتلا کر گیا....میں نے تب بھی آپ سے نفرت

نہیں کی ....جو آپ نے کیا اس وجہ سے میں اپنے پیرنٹس کو پریشان دیکھا ان کو تکلیف میں دیکھا تب مجھے آپ پر غصہ آتا تھا پر میرے دل نے تب بھی آپ سے نفرت نہیں کی...... کبھی بھی نہیں.........اور نہ میں نے کبھی ہمارے اس رشتے کو فراموش کیا...میں ایک لمحہ بھی ہمارے اس رشتے کو نہیں بھولی........جب آپ دوبارہ سے میرے سامنے آئے تو میرا ڈر میری محبت اور غصے پر حاوی ہو گیا لیکن آہستہ آہستہ میرا وہ ڈر وہ غصہ سب ختم ہوتا گیا.....جب آپ مجھ سے دور گئے تو مجھے احساس ہوا کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں......آپ نے بھی تو مجھے ایک دفعہ بھی کال نہیں کی جب کہ میں ہر لمحہ ہر پل آپ کے ایک میسج اور کال کا انتظار کرتی تھی.......مجھے یقین تھا کی آپ مجھے لازمی کال کرے گے پر آپ نے نہیں کی....پاپا سے معلوم ہوا کہ آپ روز انھیں اور مما کو کال کرتے ہیں مجھے بہت غصہ آیا کہ مجھ سے ڈائریکٹ بات کیوں نہیں کی...؟کیوں ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ آپ کے جانے کے بعد میں کیسا محسوس کر رہی ہوں.......؟یا میں کیا چاہتی ہوں.......؟اسی غصہ میں،میں نے اپنے آنے کا آپ کو نہیں بتایا..... لیکن میں یہاں آئی تو صرف آپ کے لیے کیونکہ کہیں نہ کہیں میں یہ بات ضرور جانتی تھی کہ اگر میں اسلام آباد آئی ہمارے گھر میں تو آپ بھی ضرور آئیں گے...اور ایسا ہی ہوا.......میں مزید آپ کو آپ کے حق سے محروم نہیں رکھنا چاہتی تھی لیکن اس سے پہلے میں اپنے پاپا سے بات کرنا چاہتی تھی کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ سب سے پہلے میں انھیں اپنے دل کے بات بتاؤں گی اور اس رشتے کو لے کر اپنے فیصلے سے آگاہ کروں گی پھر میں آپ کو بتانا چاہتی تھی.... آمنہ کو اسی لیے میسج کر کے بہانے سے لے جانے کا کہا تا کہ میں پاپا سے گھر جا کر بات کر سکوں....میرے لیے بھی مزید آپ کو خود سے دور رکھنا اور خود بھی آپ سے دور رہنا اب ناممکن تھا......میں تو سب کچھ صحیح طریقے سے کرنا چاہتی تھی پر سب کچھ غلط ہو گیا...آپ نے کسی تیسرے کی باتوں میں آکر مجھ پر شک کیا کہ میں نے آپ کو ذلیل کیا ہے میں آپ کو کیسے ذلیل کر سکتی ہوں یا تکلیف دے سکتی ہوں جب آپ میں میرے جان بستی ہے.......؟آپ نے مجھ سے معافی مانگی تھی نا تو جو آپ نے پہلے کیا ان سب کے لیے میں آپ کو معاف کرتی ہوں کا یان.... آپ کی وجہ سے میرے پاپا مما کو جو تکلیف ہوئی ان سب کے لیے معاف کیا پر جو غلطی اب آپ نے کی میں اس کے لیے آپ کو معاف نہیں کر سکتی چاہنے کے باوجود بھی میں اس اذیت ناک بات کو نہیں بھلا پا رہی کہ آپ نے میرا مان تاڑا........آپ ہمیشہ ہر غلطی پر سزا دیتے

ہیں نہ تو آج آپ کی باری ...... آپ کی سزا یہ ہے کہ میں آپ کی زندگی سے چلی جاؤں...... آپ کی سزا یہ ہے کہ آپ دوبارہ کبھی میری شکل نہیں دیکھے گے... آپ کی سزا یہ ہے کہ آپ میرے بغیر اپنی زندگی گزاریں.........

اور آخری گزارش ہے آپ سے..............میں نے پاپا سے پرامس کیا تھا کہ میں اپنے دل کی بات سب سے پہلے انہیں بتاؤں گی تو میرے پاپا سے کہنا میں انھیں بتانا چاہتی تھی پر حالات اور وقت نے اجازت نہیں دی میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت ناراض ہوں گے پر اب میں مزید کسی کے بھی دکھ کی وجہ نہیں بن سکتی اسی لیے سب سے دور جا رہی ہوں ہمیشہ کے لیے................."

لیٹر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا.. اسے اپنے دل میں درد کی ٹھیس اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا اس کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا ضبط کی شدت سے اسکی سرخ آنکھیں مزید سرخ ہو رہیں تھیں جیسے ان سی لہو ٹپک رہا ہو۔

"ن..ہ..ی..... نہیں..... حور.....اتنی بڑی سزا نہیں.........تم......مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا.... سکتی.........

تم......موت کی سزا دیتی مجھے منظور تھا.........پر یہ سزا نہیں........یہ موت سے بھی بھیانک سزا ہے..............نہیں

حور.......مجھے یہ سزا منظور نہیں ہے..............نہیں.........میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا.... تم جانتی ہو........میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا..........تم مجھے کوئی بھی اور سزا... دے دینا... پر یہ نہیں..............حور............."

اس کی آواز پہلے مدھم تھی پھر تیز ہوتی گئی اس نے پل بھر میں اپنے کمرے کا نقشہ بگاڑ لیا اس کے دونوں ہاتھ زخمی تھے جن سے خون رس رہا تھا پر اسے پرواہ نہیں تھی وہ بکھری چیزوں کے درمیان حور کی تصویر اپنے سینے سے لگائے بیٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جیلانی صاحب بزنس کے سلسلے میں کچھ دنوں کے لیے امریکہ جا رہے تھے جانے سے پہلے وہ کایان سے ملنے آئے پر اس کے کمرے کی حالت دیکھ کر وہ دنگ رہ گئے۔ اس کے کمرے کی ہر چیز بکھری ہوئی تھی اور انھیں بکھری چیزوں کے درمیان وہ بکھری حالت میں بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھوں زخمی تھے اور ان پر خون جما ہوا تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر وہ تڑپ اٹھے اور فوراً اس کی طرف بڑھے۔۔

"کایان.......بیٹا... یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے.........؟ کیا ہوا ہے تمہیں...........؟ یہ چوٹ کیسے لگی.....؟ خالدہ بی بی جلدی آئیں مجھے فرسٹ ایڈ باکس دیں....."

وہ اس کے پاس بیٹھے فکر مندی سے بول رہے تھے خالدہ بی بی نے انھیں فرسٹ ایڈ باکس لا کر دیا اپنے چھوٹے صاحب کی ایسی حالت دیکھ کر وہ خود بہت پریشان ہوئیں ...پر وہ اس بارے میں کچھ بھی نہ پوچھ سکتیں تھیں اور نہ کچھ کہہ سکتیں تھیں کیونکہ یہ ان کے گھر کا رول تھا کہ کوئی بھی ملازم گھر کے کسی معاملے میں نہ بولے گا نہ کچھ دیکھے گا بس اپنے کام سے کام رکھے گا اور سب ہی اس بات کو بہت اچھی طرح فالو کرتے تھے۔

جیلانی صاحب نے اس کے زخم صاف کر کے مرہم پٹی کی وہ ایسے ہی بے حس اور کھویا کھویا بیٹھا رہا وہ دوبارہ بولے۔

"کایان .....بتاؤ بیٹا کیا ہوا ہے.....؟ اپنے پاپا کو ایسے نہ تنگ کرو کچھ تو بولو ....."

"ڈیڈ... وہ... چلی گئی........ وہ چلی گئی ڈیڈ.............مجھے چھوڑ کر..... وہ مجھ سے دور چلی گئی...... مجھے سزا سنا کر........ڈیڈ وہ چلی گئی ......"

وہ ایسے ہی کھوئے کھوئے مدھم انداز میں بولا۔ جیلانی صاحب کو اس کی کسی بات کی سمجھ نہیں آئی پر اتنا ضرور سمجھ میں آ گیا تھا کہ وہ حور کے بارے میں بات کر رہا ہے وہ ناسمجھی سے گویا ہوئے۔

"کیا بات کر رہے ہو کایان....؟ کہاں گئی حور..؟ اور کیوں؟ "

وہ خاموش رہا........ تو جیلانی صاحب کی نظر اس کے پاس پڑے لیٹر پر پڑی جسے انھوں نے اٹھا لیا اور پڑھنے لگے ان کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو ایک رنگ جا رہا تھا اس تحریر کو پڑھ کر انھیں بہت کچھ سمجھ میں آ گیا پر پھر بھی وہ اسے جھٹلاتے ہوئے کایان سے بولے۔

"کایان ایسا کیا ہوا ہے جو حور تم سے اتنی محبت ہونے کے بعد بھی چلی گئی...؟ بتاؤ مجھے...."

وہ کچھ بھی نہ بولا اس کے پاس کچھ بھی بولنے یا بتانے کو باقی رہا ہی نہیں تھا وہ کیسے اپنے ڈیڈ کو بتاتا کہ اس نے ایک معصوم جان پر اتنا بڑا ظلم ڈھایا تھا۔ وہ ایسے ہی چپ چاپ بیٹھا رہا کہ اتنے میں الیاس صاحب نے اسے آ کر گریبان سے پکڑ کر اٹھایا وہ پہلے ہی بے جان بیٹھا تھا تو اٹھ گیا الیاس صاحب اسے گریبان سے پکڑ کر نہایت طیش کے عالم میں گویا ہوئے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری معصوم سی بیٹی کے ساتھ یہ سب کرنے کی.......؟ تمہیں میں نے وارن کیا تھا کہ اگر کبھی تمہاری وجہ سے میری حورین کی آنکھوں میں آنسوں آئے تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا... تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا ... کہاں ہے میری بیٹی.... میں اسے اب ایک منٹ بھی تم جیسے وحشی جانور کے ساتھ نہیں رہنے دوں گا۔"

"یہ کیا کر رہے ہو الیاس چھوڑو اسے۔ تم پاگل ہو گئے ہو کر کیا رہے ہو تم؟ ایسا کیا ہوا ہے؟؟؟؟؟"

جیلانی صاحب کایان کا گریبان چھڑاتے ہوئے غصے سے بولے وہ اس کے باپ تھے بچپن سے تو انھوں نے اکیلے اسے پالا تھا تو وہ یہ سب کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

"ہاں پاگل ہو گیا ہوں میں... پوچھو اپنے بیٹے سے کہ اس نے کیا کیا؟ ماضی نے ایک دفعہ پھر خود کو دہرایا فرق صرف یہ ہے تب یہ سب کرنے والا ایک نا محرم اور ذلیل انسان تھا پر اس دفعہ یہ سب کرنے والا میرے بیٹی کا محرم ہے۔ "

الیاس صاحب کایان کو دیکھتے زہر خندہ لہجے میں بولے ان کی باتوں کا مفہوم سمجھ کر جیلانی صاحب کے قدم لڑکھڑائے وہ لڑکھڑاتی آواز میں کایان سے بولے۔

"کایان کیا یہ سب سچ ہے......؟"

کایان خاموشی سے نظریں جھکا گیا اس کی خاموشی سے جیلانی صاحب ٹوٹ گئے ان کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا ان کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے اور ان کے یہی کانپتے ہاتھ کایان کے چہرے پر نشان چھوڑ گئے جس باپ نے کبھی اس کے کسی بھی کام پر اُف تک نہیں کی تھی آج ہاتھ اٹھا دیا تھا اس کی غلطی بھی تو اتنی ہی بڑی تھی۔

"کاش یہ تھپڑ تمہیں تب مارا ہوتا جب پہلی دفعہ ضد پوری نہ کرنے پر تم نے ایک معصوم جانور کی جان لے لی تھی... کاش یہ تھپڑ تمہیں تب مارا ہوتا جب تم نے حورین سے نکاح کی ضد کی... کاش یہ تھپڑ تب مارا ہوتا جب تم نے اس پر اپنی مرضی مسلط کر کے زبردستی اسے اپنی زندگی میں شامل کیا اگر یہ تھپڑ تب مارا ہوتا تو آج اس معصوم کو اتنی تکلیف سے نہ گزرنا پڑتا..... مجھے خود پر اور اپنی پرورش پر افسوس ہو رہا ہے۔...."

"میری بیٹی کو بلائیں وہ یہاں نہیں رہے گی اور خلع کا نوٹس تمہیں جلد ہی مل جائے گا۔"

الیاس صاحب کی بات پر کایان نے تڑپ کر انھیں دیکھا اور اٹل لہجے میں بولا۔

"آپ چاہے میری جان لے لیں میں اُف تک نہیں کروں گا پر جو آپ چاہ رہے ہیں وہ میں کبھی ہونے نہیں دوں گا حور صرف میری ہے۔"

اپنی زبان سے میری بیٹی کا نام بھی مت لینا بلاؤ اسے حورین....... حورین.... دیکھوں تمہارے پاپا آئے ہیں تمہیں لینے کہاں ہو پاپا کی جان ؟؟؟"

"وہ یہاں نہیں ہے..... وہ... مجھے.... چھوڑ کر...... مجھے سزا سنا کر چلی گئی .... ۔ "

اپنی بات کہتے اس نے وہ لیٹر اٹھا کر الیاس صاحب کو دیا جسے پڑھ کر انھیں اندازہ ہوا کہ ان کی بیٹی ان سے اور کایان سے کتنی محبت کرتی ہے اور یہ بھی وہ انھیں چھوڑ کر چلی گئی ہے انھوں نے غصے سے کایان کی طرف دیکھا جو شکستہ حالت میں کھڑا تھا جیسے وہ صدیوں کا مسافر ہو جو ساری عمر اپنی منزل کی تلاش میں گزار دے اور جب آخر میں اسے منزل ملے بھی تو وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے .... کسی چیز کے نا ملنے پر انسان صبر کر لیتا لیکن ایک چیز مل کر دوبارہ سے چھن جائے اس پر صبر کرنا ناممکن بات ہے۔

"مجھے میری بیٹی نہ ملی یا اسے کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ "

الیاس صاحب اسے وارننگ دیتے ہوئے بولے اس بات کے جواب میں وہ بولا۔

"میں اپنی حور کو کبھی کچھ ہونے نہیں دوں گا میں اسے ڈھونڈ لوں گا کسی بھی قیمت پر۔ "

"تمہیں اس ڈھونڈنا ہی پڑے گا جب تک تم میری بہو کو لے نہیں آتے تب تک مجھے اپنی شکل مت دکھانا اور نہ ہی مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرنا۔ میں امریکہ جا رہا ہوں میرے آنے تک مجھے حورین اس گھر میں نظر آئے ورنہ تم یہی سمجھنا کہ تمہارا کوئی باپ نہیں۔"

کایان نے کرب سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا پر وہ اسے نظر انداز کرتے الیاس صاحب کو ساتھ لیکر باہر نکل گئے۔ وہ دونوں بھی حورین کو لے کر پریشان تھے الیاس صاحب باقاعدہ رو رہے تھے اور جیلانی صاحب انھیں تسلی دے رہے تھے ایسے میں ان کے نمبر پر بار بار کال آ رہی تھی جسے وہ مسلسل نظر انداز کر رہے تھے کیونکہ اس وقت وہ امین لغاری سے کسی بھی قسم کی کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔ آخر تنگ آ کر انھوں نے کال ریسیو کر ہی لی اور نہایت ہی غصے سے بولے۔

"اگر تم نے اپنے بزنس کو مجھ سے واپس لینے کی بھیک مانگنے کے لئے فون کیا تو اس وقت میرا یہ سب سننے کا کوئی ارادہ نہیں میرا کام تھا تمہیں برباد کرنا اور باقی سزا تو تمہیں خدا نے دے ہی دی اب مزید کال کر کے مجھے پریشان مت کرنا۔ "

"میں تو تمہیں یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ تمہاری لاڈلی بہو اس وقت ہاسپٹل میں ہے راستے میں میری گاڑی کے سامنے آگئی تھی تو میں اسے ہاسپٹل لے آیا اگر تمہیں نہیں پرواہ تو میں اسے یہی چھوڑ کر چلا جاتا ہوں۔"

حورین کے ذکر پر وہ فوراً الرٹ ہوئے اور الیاس صاحب کی طرف دیکھ کر بولے۔

"میرے بہو کون سے ہاسپٹل میں ہے؟؟؟ میں ابھی آرہا ہوں۔"

لغاری صاحب نے انھیں اڈریس بتا کر کال بند کر دی اور ایک نظر حور کو دیکھ کر سوچنے لگے کہ کیسے وہ اچانک ان کی گاڑی کے سامنے آگئی اور بروقت بریک لگانے سے گاڑی اسے لگنے سے بچ گئی وہ گاڑی سے اتر کر اس کے پاس آئے جو سڑک پر بے ہوش پڑی تھی وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گئے وہ اسے چھوڑ کر جانا چاہتے تھے پر پتہ نہیں کیوں ایسا نہیں کر سکے شاید یہ خون کی کشش تھی جو انھیں اپنی طرف کھینچ رہی تھی دوسرا اس کی حالت خراب تھی وہ اسے گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے آئے...وہ ابھی بھی اسے اس کے حال میں چھوڑ کر جانا چاہتے تھے پر ان کا دل اس بات کی اجازت نہیں دے رہا تھا انھیں بار بار اس چہرے میں نور کا چہرہ نظر آرہا تھا اسی لیے انھوں نے جیلانی صاحب کو کال کر دی پر انھیں یہ بات بھی نہیں بھول رہی تھی کہ اس لڑکی کی وجہ سے ان کی بیٹی کی شادی کایان سے نہیں ہوئی اس کا رشتہ ٹوٹا وہ بیک وقت اس کے لیے نفرت اور ہمدردی دونوں محسوس کر رہے تھے وہ اس بات سے انجان کہ ساری عمر وہ جس اولاد کے لئے ترستے رہے وہ اس وقت ان کے سامنے ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"الیاس حورین تمہارے ساتھ بہت زیادہ اٹیچڈ ہے تو تمہیں اپنے سامنے دیکھ کر وہ اپنا ضبط کھو دے گی مجھے اس سے بات کرنے دو پہلے تا کہ وہ تھوڑا تو سنبھل جائے پھر تم اس سے مل لینا۔"

ہاسپٹل میں داخل ہوتے ہوئے جیلانی صاحب نے الیاس صاحب سے کہا تو وہ بولے۔

"میں ایسے کیسے انتظار کروں یہاں جب وہاں میری بچی تکلیف میں ہے.............؟"

میں تمہاری حالت سمجھ سکتا ہوں پر تم بھی تو میری بات سمجھنے کی کوشش کرو اور ابھی اندر امین بھی ہو گا تو میں نہیں چاہتا تم لوگوں کا سامنا ہوں کیونکہ معاملہ بہت زیادہ بگڑ سکتا ہے۔ "

"میں کسی کے ڈر کی وجہ سے اپنی بیٹی سے نہ ملوں......؟ اس کے پاس پیسے کی بہت زیادہ طاقت ہو گی پر اس سے میں نہیں ڈرتا۔"

الیاس صاحب غصے میں بولے تو انھوں نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بات ڈر کی نہیں ہے اور نہ طاقت کی کیونکہ اس کے پاس ایسا کچھ نہیں رہا نہ دولت نہ طاقت اور نہ کوئی اپنا.... بات حورین کی ہے ... کیا تم چاہتے ہوں کہ اسے یہ سب ایسے پتہ چلے......؟ سوچو اس پر کیا گزرے گی.....؟ وہ پہلے ہی جس سچویشن سے گزر رہی ہے تم اچھے سے جانتے ہو ایسے میں اس پر یہ انکشاف ہونا کہ جس نے اسے بچایا جو اس کے سامنے کھڑا ہے وہی اس کی ماں کا مجرم اور اس کا باپ ہے......؟؟"

"حورین صرف میری بیٹی ہے میں اس کا باپ ہوں کوئی اور نہیں.........اور ٹھیک ہے میں کچھ دیر باہر ہی رہوں گا پر زیادہ دیر نہیں۔"

جیلانی صاحب حورین سے ملنے چلے گئے۔ وہ وارڈ میں داخل ہوئے تو حورین آنکھیں بند کیے لیٹی تھی اس کے پاؤں کی انگوٹھے کی جنبش صاف بتا رہی تھی کہ وہ جاگ رہی ہے بس اپنی آنکھیں نہیں کھولنا چاہتی اور امین لغاری وارڈ میں اِدھر اُدھر چکر لگا رہا تھا جیسے خود سے کسی بات پر لڑ رہا ہوں۔ جیلانی صاحب اسے نظر انداز کرتے فوراً حورین کی طرف بڑھے حورین کو صحیح سلامت دیکھ کر ان کی نظریں بے اختیار آسمان کی طرف اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے اٹھیں۔ انھوں نے اسے پیار سے پکارا۔

"حورین بیٹا.............."

حورین نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں اپنے سامنے جیلانی صاحب کو دیکھ کر وہ اپنے آنسوؤں پر پل باندھ گئی اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ حورین کے بازوؤں پر ابھی بھی کچھ نشانات واضح تھے جنھیں دیکھ کر وہ نظریں چرا کر بولے۔

"بیٹا تم ایسے اپنا گھر چھوڑ کر کیوں آئی؟؟؟ "

"وہ..میں......ابھی اپنی feelings کو نہیں سمجھ پارہی میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی تھی اسی لیے میں وہاں سے آگئی۔ "

اس کے صاف جھوٹ پر ان کی آنکھیں بھیگ گئیں ان کے سامنے وہ منظر آیا جب کایان نے حریم کو ہرٹ کیا تھا اور اس نے جیلانی صاحب سے شکایت کی اور اسے خوب بھلا برا کہا پر یہاں جب کایان قصوروار تھا پھر بھی حورین نے اس کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا تھا اور سارا قصور اپنا بتایا۔

وہ بھیگے لہجے میں بولے۔

"حورین بیٹا میں تمہیں لینے آیا ہوں چلو گھر چلے۔ "

ان کی بات پر حورین کے چہرے پر خوف اور اذیت کے تاثرات ابھرے جنہیں جیلانی صاحب کے ساتھ ساتھ لغاری صاحب نے بھی محسوس کیا۔

"نہیں......ماموں......میں گھر نہیں جاؤں گی.....پلیز "...

انھوں نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور آنسوؤں سے تر چہرہ لیے نم چہرے میں بولے۔

"حورین میں اور تمہارے پاپا سب جانتے ہیں جو تمہارے ساتھ ہوا.......تمہارے پاپا بھی باہر ہی ہیں تمہارا انتظار کر رہیں ہیں .... چلو ہمارے ساتھ واپس گھر......."

"کیوں تم اس لڑکی کے آگے بھیک مانگ رہے ہو.......؟ایسا کیا ہے اس لڑکی میں....؟اس نے ایسا کیا جادو کیا جو تم باپ بیٹا اس کے آگے دم ہلاتے پھرتے ہو.....؟"

اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتی لغاری صاحب نے حقارت سے اس کے وجود کی دھجیاں اڑائیں جسے سن کر اس کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئیں جیلانی صاحب غصے میں بولے۔

"اپنی بکواس بند کرو تم سمجھے......؟چلے جاؤ یہاں سے تم نے میری بہو کی جان بچائی اسے ہاسپٹل لے آئے اس کے لیے میں تمہارا شکر گزار ہوں پر اس کا یہ مطلب نہیں تم کچھ بھی بولو گے۔ "

"کیوں نہیں بولوں میں کچھ.......؟اس لڑکی کی وجہ سے کایان نے میری بیٹی کو ٹھکرایا ......اس کے ساتھ ناانصافی ہوئی پر پھر بھی پتہ نہیں کس بات سے مجبور ہو کر میں اسے ہسپتال لے آیا میرا بس چلتا تو اسے وہی مرنے کے لیے چھوڑ کر چلا

جاتا.......پر یہ کام میں تمہارے سامنے کروں گا تا کہ تمہیں اور تمہارے بیٹے کو ایسی چوٹ ملے جو تم لوگوں کو ساری زندگی یاد رہے اور دیکھو اسے میری حریم کی خوشیوں پر ڈھاکا ڈال کر کیسے بھولی بھالی شکل بنا کر بیٹھی ہے..؟اسی بھولی بھالی معصوم شکل سے اس نے کایان کو اپنے جال میں پھنسایا اور اب اس کے باپ کو بھی۔اس کی حالت دیکھو صاف بتا رہی ہے کہ کسی کے ساتھ منہ کالا کر کے آئی ہے اور تم پھر بھی اسے گھر لے جانا چاہتے ہو.....پتہ؟نہیں کس کا گندا خون ہے یہ۔"

ان کی باتیں سن کر جیلانی صاحب طیش کے عالم میں اس کی طرف بڑھے اور اس کے منہ پر کھینچ کر ایک طمانچہ مارا اور غصے سے زہر خند لہجے میں وہ بولے جو وہ نا تو حورین کے سامنے بولنا چاہتے تھی اور نہ لغاری صاحب کے ۔

"اپنے منہ سے ایک اور لفظ مت نکالنا جسے تم گندا خون کہہ رہے ہو وہ تمہاری اپنی بیٹی ہے میری بہن نور اور تمہاری نور تو یاد ہو گی نہ تمہیں............؟ "

ان کی بات پر امین لغاری کو شاک لگا ان کے چہرے پر ایک تاریک سایہ ابھرا.....وہ حیرت و بے اعتباری سے ہکلاتے ہوئے بولے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو...تم....یہ...میری.....بیٹی....؟اور نور .....تمہاری...بہن...............؟"

ہاں یہ تمہاری بیٹی ہے اور نور میری بہن ہے...اسی نور کی وجہ سے میں تمہاری زندگی میں آیا۔تمہیں میں مار دیتا بہت پہلے ہی پر اس سے تمہیں اس تکلیف کا احساس نہ ہوتا جس سے ہم سب گزرے تھے اس لیے میں نے حریم کو اپنے بیٹے کے لیے چنا۔۔پر بعد میں پتہ چلا وہ تمہاری بیٹی نہیں پر پھر بھی میں پیچھے نہیں ہٹا جانتا تھا کایان کو کہ وہ کبھی بھی اس ریلیشن کو سیریسلی نہیں لے گا اور اس سے تمہیں تکلیف ہو گی میں تمہیں پل پل تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا پر دیکھوں قسمت تمہیں اسی موڑ پر لے آئی کایان نے جس سے شادی کی وہ تمہاری اپنی بیٹی نکلی تمہارا خون تمہاری اولاد جس کے لیے تم دن رات ترستے رہے....اس کی اس حالت کے ذمہ دار تم ہو..........."

ان کے انکشافات پر حورین جو اپنی سانس روکے سب سن رہی تھی اس نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے رب سے سوال کیا۔

"اور کتنے امتحان ابھی باقی ہیں....,؟اور کتنی اذیت اور دکھ ....سہنا باقی ہے................؟"

"نہیں....تم جھوٹ بول...رہے...ہو.........یہ میری...بیٹی..........؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟اسی...لیے میں اس کی.....طرف.....کھینچا چلا جاتا تھا........؟...نہیں.....یہ سب.......؟اووہ.........میرے خدایا..........
.........یہ........میری بیٹی.........میری بیٹی................؟"

وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ چہرے پر مسکان لیے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ حورین کی طرف بڑھے۔ اتنے میں الیاس صاحب بھی اندر آ گئے۔ حورین نے اپنی آنکھیں کھولیں اور لغاری صاحب کو دیکھا جو اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور اس کے پاپا دروازے میں کھڑے تھے۔ حورین فوراًبیڈ سے نیچے اتری اور بھاگ کر الیاس صاحب کے گلے لگ گئی......وہ جو کب سے اذیت اور دکھوں میں گرفتار تھی اپنے باپ کے سینے سے لگے سب کچھ فراموش کر گئی تھی۔ باپ کی شفقت کا سایہ ہی ایسا ہوتا کہ اولاد اس سائے کے نیچے خود کو ہر مشکل، دکھ، تکلیف اور پریشانی سے آزاد محسوس کرتی ہے۔ اسے کسی بات کا غم نہیں رہتا۔

"حورین بیٹا ...."

ہمت کر کے لغاری صاحب ان کی طرف بڑھے اور حورین کو مخاطب کیا وہ جیلانی صاحب سے الگ ہو کر غصے میں ان کی طرف پلٹی اور بولی۔

"مت کہیں مجھے بیٹا....میں آپ کی کچھ نہیں لگتی۔ "

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولے۔

"ایسے مت بولو میں باپ ہوں تمہارا اور تم بیٹی ..... "

ان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ بولی۔

"نہ آپ میرے باپ ہیں اور نہ میں آپ کی بیٹی ہوں ...."

یہ کہہ کر وہ الیاس صاحب کا ہاتھ پکڑ کر لغاری صاحب کے سامنے لائی اور اپنی بات مکمل کی۔

"میرے پاپا یہ ہیں اور میں ان کی بیٹی ہوں صرف اور صرف ان کی"...........

"میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں میری بیٹی مجھے معاف کر دو تم کچھ بھی کہو تم میرا خون ہو تمہاری رگوں میں میرا خون گردش کر رہا ہے بیٹی ہو تم میری .. ...."

ان کی بات پر وہ جنونی انداز میں بولی۔

میں نے کہانا میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں اور آپ کے شرمندہ ہونے سے کیا سب ٹھیک ہو جائے گا.......؟ میری مما کا دکھ، اذیت سب ختم ہو جائے گا.....؟ آپ کی وجہ سے جو میرے ساتھ ہوا کیا وہ سب ٹھیک ہو جائے گا..........؟ دیکھیں میری طرف میری یہ حالت آپ کے گناہوں کا ازالہ ہے دیکھیں مجھے وہ انسان جو اپنے خواب میں بھی مجھے تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو میری زرا سی تکلیف پر بے چین ہو جاتا تھا آج میری سب سے بڑی تکلیف کی وجہ بھی وہی شخص بنا صرف آپ کی وجہ سے.......... آپ نے جو مما کے ساتھ کیا اس میں میری غلطی کہاں تھی.......؟ میری مما مجھے آپ کا خون سمجھ کر مجھ سے نفرت کرتی رہیں اور دعا کرتی رہیں کہ میرے ساتھ وہی سب ہو جو آپ نے ان کے ساتھ کیا...... اور دیکھیں میرے ساتھ بھی وہی ہوا .... پر یہاں میری غلطی کہاں تھی......؟ میرا کیا قصور تھا......؟ اپنے غم میں میرے مما نے میرے لیے اذیت کی دعائیں کیں......... اور خوش ہو جائیں اب آپ سب مجھے اذیت میں دیکھ کر..... اور صحیح کہا تھا آپ نے کہ میں کسی کا گندا خون ہوں..... میری رگوں میں آپ کا گندا خون ہے..... جواب زیادہ دیر نہیں رہے گا ...."

یہ کہہ کر اس نے فروٹ باسکٹ میں پڑا چاقو اٹھایا اور اپنے ہاتھ کی نس کاٹ لی یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ کوئی کچھ کر ہی نہ پایا۔

"حورین..............؟

ان تینوں نے بیک وقت اسے پکارا سب کی سانسیں اٹک گئیں۔ وہ تینوں اس کی طرف بڑھے تو وہ بولی۔

"وہی رک جائے سب...... ورنہ میں اس سے زیادہ بھی بہت کچھ کر سکتی ہوں....."

"حورین بیٹا کیوں اپنے پاپا کو اذیت دے رہی ہو....؟ چھوڑو اسے دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے ..."

"بیٹا کیوں خود کو نقصان پہنچا رہی ہو دیکھو بہت زیادہ لگی ہے تمہیں چھوڑ دو اسے..... ڈاکٹر....... نرس....... "

اس سے بات کرتے جیلانی صاحب نے ڈاکٹرز کو بھی آواز دی ان کے بلانے پر سب آ گئے.. اندر کی سچویشن دیکھ کر سب دنگ رہ گئے۔ اسے ایسے دیکھ کر لغاری صاحب بھی تڑپ کر بولے۔

"بیٹا...ایسے نہ کرو.... مجھ گناہگار کو... معاف کر دو.... میں ساری زندگی اولاد کی نعمت سے محروم رہا اور ترستا رہا اولاد کے لیے اور آج میرے بیٹی میرے سامنے ایسے کھڑی ہے..... میں تمہارا اور تمہاری ماں کا قصوروار ہوں مجھے معاف کر دو... لیکن یہ پاگل پن چھوڑ دو.........."

حورین ان سب کو نظر انداز کر کے امین لغاری سے بولی۔

"میں آپ کو معاف کر دوں......؟ کبھی بھی نہیں........... جیسے آپ ساری عمر اولاد کے لیے ترسے اب اسے اس حال میں دیکھ کر باقی کی زندگی آپ تڑپتے ہوئے گزارے گے .... دیکھیں مسٹر امین لغاری دیکھیں آپ کا خون بہہ رہا ہے میرے وجود سے نکل رہا ہے اب شاید آپ کو یہ بات سمجھ آگئی ہوگی میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں ......"

اس کا دھیان لغاری صاحب کی طرف تھا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا جیلانی صاحب نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے چاقو لیا جبکہ اسی وقت الیاس صاحب نے اسے پکڑ لیا۔ اس کا خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا وہ نڈھال ہوتے ہوئے بولی۔

"آپ اب ساری زندگی ایسے ہی تڑپتے رہے گے کہ آپ کے گناہوں کی سزا مجھے ملی........"

اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی انھوں نے اسے بیڈ پر لٹایا اور ڈاکٹرز جلدی سے اس کی طرف بڑھے ....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے جب ہوش آیا تو اس نے خود کو گاڑی میں پایا وہ الیاس صاحب کی گود میں سر رکھے ہوئے تھی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں.....؟"

تو الیاس صاحب بولے۔

"ہم گھر جا رہے ہیں۔"

"میں گھر نہیں جانا چاہتی.... ابھی تو بالکل بھی نہیں ۔ "

"حورین بیٹا تم میرے ساتھ تو چل سکتی ہوں.......؟ "

الیاس صاحب کی بات کے جواب میں وہ بولی۔

"نہیں پاپا وہاں بھی مما ہیں اور دوسرا کایان.........وہ کبھی مجھے...وہاں رہنے نہیں دیں گے۔ "

"میں یہ بات جانتا ہوں تم ابھی کایان کے پاس نہیں جانا چاہتی اور نہ اپنے پاپا کے ساتھ پر تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جاؤ....کایان تمہیں ڈھونڈ ہی نکالے گا اور اپنے ساتھ لے جائے گا میں نہیں چاہتا تم پر کوئی زور زبردستی ہو میں چاہتا ہوں تم اپنی مرضی سے یہ فیصلہ لو کہ آگے تمہیں کایان کے ساتھ رہنا ہے یا نہیں ....اور ویسے بھی کایان تمہیں ہر جگہ ڈھونڈے گا سوائے اپنے گھر کے اسی لیے میں تمہیں کراچی والے گھر کے کر جا رہا ہوں تا کہ تمہیں کوئی مسلہ نہ ہو۔"

ان کے بات سن کر اس نے سمجھنے اور مان جانے والے انداز میں سر ہلایا وہ بھی یہ بات جانتی تھی کہ وہ کایان سے زیادہ دیر نہیں چھپ سکتی....اور اس کا یہ ڈر غلط ثابت نہیں ہوا۔الیاس صاحب انھیں ایئرپورٹ پر چھوڑ کر واپس سیالکوٹ کے لیے روانہ ہو گئے وہ ابھی فلائٹ کا ویٹ کر رہے تھے کہ ان کے نمبر پر کایان کی کال آنے لگی۔انھوں نے حورین کو دیکھتے ہوئے کال ریسیو کر لی اور لاؤڈ-اسپیکر آن کر دیا اس وقت ویٹنگ روم میں بس وہ دونوں ہی تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حورین کو ڈھونڈنے کے لیے اس نے کچھ ہی گھنٹوں میں زمین آسمان ایک کر دیا وہ کایان زرار تھا اس سے کوئی بات چھپانا ناممکن تھا اور یہاں تو معاملہ اس کی حور کا تھا اسے اپنے ذرائع سے معلوم ہوا کہ حورین کو لغاری صاحب ہسپتال لے کر آئے تھے وہ فوراً ہسپتال کی اسی وارڈ میں پہنچا جہاں حورین تھی وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ فرش پر بہت سارا خون پڑا ہے جسے وارڈ بوائے صاف کر رہا تھا اسے دیکھ کر کایان کا دل گھبرانے لگا اس کی نظر لغاری صاحب پر پڑی جو بیڈ کے پاس نیچے بیٹھے رو رہے تھے۔وہ ان کے پاس گیا اور بے تابی سے حورین کا پوچھا۔

"میری حور کہاں ہے..؟ آپ اسے یہاں لائے تھے نہ کہاں ہے وہ......؟ "

اس کے بات کے جواب میں وہ طیش کے عالم میں اس کی طرف بڑھے اس سے پہلے وہ اس کے گریبان کو پکڑتے کایان نے ان کے ہاتھ پکڑ لیے تو وہ طیش کے عالم میں گویا ہوئے۔

" you bastard.......?

"تم نے میری بیٹی کے ساتھ ایسی گھٹیا حرکت کیسے کی.......؟میرے گناہوں کی سزا مجھے دیتے میرے بیٹی کیوں........
؟کیوں کیا تم نے ایسے.......؟میری بیٹی اتنی تکلیف میں ہے.....میری حورین.........میری بچی......"
وہ جو نا سمجھی اور بے زاری سے ان کی باتیں سن رہا تھا حورین کے نام پر چونکا..اسے یہی تھا کہ وہ حریم کے بارے میں بات کر رہے ہیں اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ حورین کے بارے میں بات کر رہے ہیں ان کی بات پر اس نے ان کے ہاتھ جھٹک دیے اور انھیں کندھوں سے پکڑ کر بولا۔
"حور.....؟کہاں ہے وہ......؟بتائیں مجھے حور کہاں ہے۔ "
"تمہیں لگتا میں تمہیں اس قابل سمجھتا ہوں کہ تمہیں اپنی بیٹی کے بارے میں بتاؤں؟تمہارے اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی....؟"وہ زہر خند لہجے میں بولے تو کایان سرد لہجے میں بولا۔

" For your kind information she is my wife."

اس کے بارے میں جاننے کا مجھے پورا حق بھی ہے اور میں اس قابل بھی ہوں کہ اس کے بارے میں آپ سے پوچھ سکوں ہاں آپ اس قابل نہیں کہ خود کو اس کا باپ کہہ سکیں اور نہ وہ کبھی سمجھیں گی......اور رہی بات میری اور حور کو میں نے جو بھی کیا اس کے بارے میں بات کرنے کا اور سزا دینے کا حق صرف حور کے پاس ہے یہ ہماری بات ہیں اسے ہم خود ہینڈل کر لیں گے مجھے شرافت سے بتائیں میری حور کہاں ہے ورنہ مجھے تو آپ اچھے سے جانتے ہیں .....۔"
اس کے سرد انداز پر کچھ پل کے لیے وہ بھی گنگ ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد ہارے ہوئے لہجے میں بولے۔
"میں نہیں جانتا....وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے وہ بس یہاں سے چلی گئی....مجھے اس بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ"
"اگر مجھے زرا سی بھی بھنک پڑی کہ حور کے غائب ہونے میں آپ کا ہاتھ ہے یا اسے آپ کی وجہ سے کچھ بھی ہوا تو میں آپ کی ہستی کو نِست و نابود کر دوں گا۔ "
سرد لہجے میں کہتا وہ وہاں سے چلا گیا اور سیدھا سکیورٹی روم میں آیا کیونکہ وہ ہاسپٹل میں اور اس وارڈ میں کیمرا دیکھ چکا تھا اپنے سٹیٹس کا استعمال کرنا اسے اچھے سے آتا تھا اس نے وہاں ہاسپٹل کی فوٹیج چیک کی جس میں اسے سب کچھ واضح ہو گیا حورین کی کٹ لگاتے دیکھ کر کایان کا دل تھم سا گیا اسے بے اختیار وارڈ میں بیڈ کے پاس پڑا وہ خون نظر آیا جسے وارڈ بوائے صاف کر رہا تھ اسے اب سمجھ آیا کہ اسے دیکھ کر اس کا دل کیوں گھبرایا تھا اس نے یہ بھی دیکھا کہ بے

ہوشی کی حالت میں الیاس صاحب اور جیلانی صاحب اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہیں...اس کی نظروں کے سامنے وہ منظر آیا جب الیاس صاحب کہہ رہے تھے کہ وہ حور کو اس کے ساتھ نہیں رہنے دیں گے اور اسے خلع کا نوٹس مل جائے گا اس نے فوراً حلیمہ بیگم کو کال کی جس سے اسے پتہ چلا کہ الیاس صاحب اکیلے گھر جا رہے ہیں حورین ان کے ساتھ نہیں ہے پھر اس نے جیلانی صاحب کو کال کی۔ ان کے کال ریسیو کرتے ہی وہ بولا۔

"ڈیڈ حور کہاں ہے.........؟ "

اس کی بات پر حور کی سانس رک گئی۔ جیلانی صاحب غصیلے انداز میں بولے۔

"حورین کا تمہیں پتہ ہو۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟ اور میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے؟ "

اس کی بات سن کر وہ جھنجھلائی ہوئی آواز میں بولا۔

"ڈیڈ میں جانتا ہوں میری حور آپ کے ساتھ ہے میں CCTv کی footage چیک کر چکا ہوں۔ حور کو آپ اور انکل الیاس اپنے ساتھ لے کر گئے ہیں...میں پتہ کروا چکا ہوں وہ انکل الیاس کے ساتھ نہیں ہے تو ظاہر سی بات ہے وہ آپ کے ساتھ ہے پلیز مجھے بتائیں وہ کہاں ہے....؟ اس نے خود کو بہت چوٹ پہنچائی ہے ڈیڈ اس وقت اسے میری ضرورت ہے پلیز بتائیں وہ کہاں ہے...؟"

اس کی باتوں سے حورین کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں دوسری طرف جیلانی صاحب بھی حیرت سے گنگ رہ گئے کہ اتنا چھپانے کے بعد، سب کو سمجھانے کے بعد بھی کایان کو کیسے سب پتہ چلا انھوں نے سیکیورٹی کو بھی پیسے دے کر خاموش رہنے کا بولا تھا وہ اپنے ہی بیٹے کی پہنچ کو انڈر اسٹیمیٹ کر گئے وہ اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے بولے۔

"میں اسے ساتھ لے کر ضرور گیا تھا پر اب وہ میرے ساتھ نہیں ہے۔ "

ان کی بات پر وہ پر اعتمادی سے بولا۔

"ڈیڈ حور آپ کے ساتھ ہی ہے اس کے دل کی تیز ہوتی دھڑکنیں مجھے سنائی دے رہی ہیں۔ "

اس کی بات پر حورین نے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا جیسے وہ ان تیز رفتار ہوتی دھڑکنوں کی آواز کو دبانا چاہتی ہو ...انھیں روکنا چاہتی ہو..جیلانی صاحب نے بھی بے اختیار حورین کی طرف دیکھا۔ کایان اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔

"میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حور اس وقت ہماری باتیں سن رہی ہے.. حور...مجھے معاف کر دو پلیز .... تم مجھے کوئی بھی سزا سناؤ مجھے منظور ہے پر یہ مجھ سے دور جانے کی سزا نہیں حور ......واپس لوٹ آؤ میرے پاس ...."

اس کی باتوں سے حورین کی بے چینی بڑھنے لگی تو جیلانی صاحب اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹ کر بولے۔

"کایان میں حورین کو ساتھ ضرور لایا تھا پر وہ میرے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی اور نہ تمہارے پاس واپس آنا چاہتی ہے یہاں تک کہ وہ الیاس کے ساتھ بھی نہیں گئی وہ اکیلے رہنا چاہتی تھی میں اسے ضد کر کے روکتا یا زور زبردستی سے کام لیتا تو وہ اپنے ساتھ کچھ غلط کر لیتی یقیناً تم نے اسے کٹ لگاتے دیکھا ہو گا میں اسے ایسا دوبارہ کرتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا اسی لیے میں نے اسے جانے دیا.....ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا وہ کہاں گئی نہ اس نے کچھ بتایا اور ویسے بھی میں کراچی سے اپنا سامان اور کچھ فائلز لے کر امریکہ جا رہا ہوں...."

اپنی بات کہہ کر انھوں نے فون بند کر دیا کایان نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور وہاں سے نکل کر سڑکوں پر گاڑی دوڑانے لگا اور حور کو ڈھونڈنے لگا

"ماموں میں اکیلے کیا کروں گی یہاں......؟ آپ نہ جائیں۔"

جیلانی صاحب اسے کرچی لے آئے اور اب وہ اپنی ضروری چیزیں لے کر ائیر پورٹ کے لیے نکلنے لگے تھے جب حور نے ان سے شکوہ کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں جانے سے روکا تو وہ بولے۔

"بیٹا میرا جانا ابھی ضروری ہے ایک تو کایان کو شک ہو جائے گا اور دوسرا ہمارا بزنس بہت expand ہو گیا ہے اور وہاں میری بہت ضروری meetings ہیں تو میرا جانا لازمی ہے رہی بات تم یہاں کیا کرو گی تو تم ہماری کمپنی کی یہاں والی برانچ سنبھالو آخر کو تم نے BBA کیا ہے تو اپنی اس ڈگری اور ہنر کو استعمال میں لاؤ ویسے بھی ہماری یہ برانچ کچھ

خاص نفع نہیں کما رہی۔ مجھے پوری امید ہے تم اسے نہ صرف اچھے سے manage کر لو گی بلکہ اسے باقی companies کی طرح top level پر بھی لے جاؤ گی۔"

ان کی بات پر وہ سوچتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے پھر آپ مجھے اپائمنٹ لیٹر دے دیں میں صبح سے جوائن کر لوں گی۔"

"اپائمنٹ لیٹر کس لیے.....؟ تم ہر جگہ ہر بزنس میں 51٪ سے مالکن ہو جبکہ کایان 49٪ سے ...اس لحاظ سے تو کایان اور میں بھی تمہاری اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے تو تمہیں اس کی کیا ضرورت.....؟"

ان کی بات سن کر وہ حیران رہ گئی کہ کوئی کیسے کسی کو اپنا سب کچھ دے سکتا ہے کایان نے تو خود یہ سب حورین کے لیے کیا تھا اور ان سب میں جیلانی صاحب کی رضا آپ بھی شامل تھی اسے یہ نہیں پتہ تھا اور نہ اسے یہ معلوم تھا کہ وہ ان کے ہر بزنس میں 51٪ سے اونر ہے اور کایان 49٪ سے.........وہ اپنی حیرت کو چھپائے بغیر بولی۔

"ماموں.... ! اتنا بھروسہ مجھ پر......؟ مجھے ان سب کی ضرورت نہیں تو آپ دونوں نے کیوں اتنا بڑا فیصلہ کیا.....؟ "

"تم کایان کی بیوی ہو اور میری بیٹی بھی تو تم ان سب کی حق دار ہو۔ تمہاری جگہ کایان کی بیوی کوئی اور ہوتی تو میں اسے یہ سب کبھی نہ کرنے دیتا پر تم باقی سب سے الگ ہو.........تم حور ہو کایان کی حور......... میری نور اور الیاس کی بیٹی حور.....میری بہو.....تو تمہارے لیے یہ سب کرنا بہت معمولی سی بات ہے ہمارے لیے۔"

ان کی محبت اور اعتماد دیکھ کر اس کی آنکھیں چھلک اٹھیں وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"میں پھر بھی as an employee ہی کام کرنا چاہتی ہوں کیونکہ آپ نے ابھی کہا یہ کمپنی زیادہ پرافٹ نہیں دے رہی تو اس پرابلم کی جڑ تک جانے کے لیے employee بننا ہی ٹھیک ہے کیونکہ اندر کی باتیں جتنی اس کمپنی میں کام کرنے والے ورکرز کو پتہ ہوتی ہیں اتنی مالک کو نہیں اور ویسے بھی اونر بن کر کمپنی میں گئی تو بات کایان تک پہنچ جائے گی۔"

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے پھر تم میری assistant بن کر جاب کر لو میں مینیجر انس کو کال کر کے بتا دیتا ہوں۔ انس سب سنبھال لے گا اور کایان سے بھی بات چھپی رہے گی کیونکہ اسے انس پسند نہیں تو وہ اس کمپنی میں بھی نہیں جائے گا۔"

"وہ کیوں........؟"

ان کے کہنے پر وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی تو جیلانی صاحب بولے۔

"وہ معاملہ میں نہیں جانتا پر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اس کی بیوی اور بچے نے کسی لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کی تھی اسی وجہ سے.........,"

بات کرتے کرتے وہ رکے ان کے ذہن میں کوئی بات ابھری تو انھوں نے حورین سے پوچھا۔

"کیا کبھی کسی بھی عورت اور ایک بچے نے تمہیں نقصان پہنچایا ہو یا تم سے بدتمیزی کی ہو........؟لاہور میں؟ تمہیں ایسا کچھ یاد ہے؟؟ "

"نہیں ماموں ایسا تو کبھی کچھ نہیں ہوا.......اور میں تو سیالکوٹ میں رہتی ہوں لاہور بھی بس 3 یا4 دفعہ گئی اس میں تو ایسا کچھ نہیں ہوا ...."

وہ اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے اچانک کچھ یاد آنے پر دوبارہ بولی ۔

"ہاں..........یاد آیا بس ایک دفعہ مال میں میرے پاؤں پر ایک بچے کی وجہ سے واس لگا تھا اور اس کی ماں نے بھی اپنے بیٹے کی غلطی ماننے کی جگہ ہم سے ہی بدتمیزی کی پھر ہم وہاں سے چلے گئے۔"

ان کی بات پر وہ مسکراتے ہوئے بولے ۔

"میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت کایان بھی وہی موجود تھا کیونکہ اس نے اسی وجہ سے انس کو جاب سے نکالا تھا کہ اس کے بیوی اور بچے نے کسی لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کی اور اپنے پیسوں کا رعب جھاڑا ۔ کایان نے اسے یہ کہہ کر کمپنی سے نکال دیا کہ وہ گھر رہ کر اپنے بیوی بچوں کو تمیز سکھائے وہ تو اسے اپنی کسی بھی کمپنی میں رکھنے کا قائل نہیں تھا میں نے زبردستی اسے اس کمپنی میں رکھا تو کایان نے وہاں آنا ہی بند کر دیا اور کتنی دیر مجھ سے ناراض رہا .....اب سمجھ میں آیا کہ اصلی معاملہ کیا تھا......؟

ان کی باتوں پر وہ تعجب سے انھیں دیکھنے لگی۔اسے بھی یاد آیا کہ کایان نے اسے ساری باتوں کے درمیان انس کو جاب سے نکالنے کا بتایا تھا جسے یاد کر کے وہ دوبارہ بولی۔

"انھوں نے تو اس بچے کو بھی تھپڑ مارا تھا جس کی وجہ سے میرے پاؤں پر واس گرنے کی چوٹ لگی تھی۔۔۔"

اس کی بات پر وہ شاکی انداز میں اسے دیکھنے لگے۔

"کایان نے کسی چھوٹے بچے پر ہاتھ اٹھایا.............؟اسے تو بچے اتنے پسند ہیں.................."

پھر حورین نے انھیں ساری بات بتادی۔ جسے سن کر وہ مسکرانے لگے۔ان کے مسکرانے پر وہ سر جھکا گئی تو وہ اسے الوداع کہتے ائیر پورٹ کے لیے نکل گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج اس کا آفس میں پہلا دن تھا اسے شروع میں تھوڑی بہت مشکل پیش آئی پر کام سمجھنے کے بعد وہ مشکل بھی ختم ہو گئی۔ آفس میں سب لوگ ہی بہت اچھے اور cooperative تھے سوائے ان کی پراڈکٹ مینیجر (product manager)نتاشہ کے۔پہلے تو نتاشہ نے اس کا سر سے پیر تک جائزہ لیا اس کی خوبصورتی دیکھ کر کچھ پل لے لیے وہ بھی دنگ رہ گئی پر اس کے دل میں حسد نے بھی اپنی جگہ بنالی یہاں پہلے ہر کوئی نتاشہ نتاشہ کرتا تھا پر ایک ہی دن میں حورین کے talent اور خوبصورتی کی وجہ سے سب اسے سراہنے لگے جس کام کو سیکھنے میں نیوورکز 10 سے 15 دن لیتے تھے اسی کام کو اس نے کچھ گھنٹوں میں سیکھ لیا تھا۔ دن گزرتے گئے اور وہ اپنے کام میں اور بھی اچھی ہوتی گئی ۔ اس کے کانفیڈنس میں بھی اضافہ ہو گیا اس کے شخصیت میں بھی واضح تبدیلیاں رونما ہوئیں اور ساتھ ساتھ اسے کمپنی کے لاس (loss) میں جانے کی وجہ بھی معلوم ہو گئی اسے اب صرف جیلانی صاحب کے آنے کا انتظار تھا۔

"ماموں آپ کب واپس آرہے ہیں؟ آپ کو گئے دو مہینے ہو گئے کب واپس آنا ہے آپ نے....؟بہت ضروری بات بتانی ہے آپ سے اس سے پہلے زیادہ دیر ہو جائے۔"

"مجھے بیٹا آنے میں ابھی بہت وقت لگ جائے گا تم نے جو بات بتانی ہے کال پر بتادو۔ "

ان کی بات کے جواب میں وہ خفگی سے بولی۔

"مجھے کوئی بات نہیں بتانی آپ رہے وہی پر.......بس کام کام اور کام.........اپنی بیٹی کی تو کوئی پرواہ ہی نہیں کہ وہ اکیلے بوریت کا شکار ہو رہی ہو گی............جائیں مجھے بات ہی نہیں کرنی۔"

یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔ جیلانی صاحب نے اس کی حرکت اور باتوں پر قہقہہ لگایا اپنے پیچھے سے آتی جیلانی صاحب کی آواز سن کر وہ مڑی اور دیکھا تو وہ وہی تھے حورین نے خوشی سے آگے بڑھ کر انھیں hug کیا پھر ان سے الگ ہو کر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔

"آپ مجھے تنگ کر رہے تھے..............؟میں کتنا مس کیا آپ کو........ آپ بھی کایان کی طرح ہیں جنھیں بس مجھے تنگ کرنے میں مزہ آتا۔"

بے دھیانی میں وہ کایان کا ذکر کر گئی اور اسے خود بھی پتہ نہیں چلا۔ کایان کے ذکر پر جیلانی صاحب نے چونک کر اسے دیکھا پر پھر نظر انداز کر دیا اور بات بدلتے ہوئے بولے۔

"میں اپنی بیٹی کے لیے بہت ساری شاپنگ کر کے لایا ہوں وہ سب لایا ہوں جو میری شہزادی بیٹی کو بہت پسند ہے اور الیاس نے بھی تمہاری پسند کی بہت سی چیزیں بھیجی ہیں۔ یہ سب دیکھو اور بتاؤ تمہیں پسند آیا یا نہیں ۔ "

ان کی بات پر وہ پرجوش لہجے میں بولی۔

"آپ پاپا سے ملے.....؟کیسے ہیں وہ....؟اور مما وہ کیسی ہیں........؟"

تمہارے بغیر وہ کیسے ہو سکتے ہیں.....؟دونوں تمہیں بہت یاد کرتے ہیں..... الیاس آنا چاہتا تھا تم سے ملنے پر کایان نے ہر جگہ اپنے آدمی لگائے ہیں تمہیں ڈھونڈنے کے لیے اسی لیے وہ چاہ کر بھی نہیں آ سکتا اور حلیمہ ہر وقت تمہیں یاد کر کے روتی رہتی ہے..... کم سے کم اسے یہ تو بتا دو کہ تم ٹھیک ہو........"

"ماموں مما کی باتیں میرے دل پر گہرے زخم چھوڑ چکی ہیں جنہیں بھرنے میں تھوڑا وقت لگے گا اور مجھے دیکھ کر انھیں وہ سب ظلم اور اذیت یاد آ جاتی ہے جو ان پر گزری میں مزید ان کے دکھ کی وجہ نہیں بننا چاہتی......"

اس کے افسردگی سے کہنے پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر وہ خود کو سنبھالتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

"ماموں جا کر فریش ہوں پھر کھانا کھانے لے بعد میں یہ سب دیکھ لوں گی۔"

جب حورین نے بات بدل دی تو وہ بھی اسکی بات مانتے ہوئے وہاں سے جانے لگے۔ کچھ یاد آنے پر وہ جاتے جاتے پلٹ کر بولے۔

"بیٹا تم نے کوئی ضروری بات بھی کرنی تھی مجھ سے....؟"

تو اس نے کہا۔

"جی کرنی تو ہے پر پہلے آپ فریش ہو آئیں کھانے کے بعد بتا دوں گی۔ "

وہ اپنے کمرے میں چلے گئے اور فریش ہونے کے بعد اس نے انھیں کھانا خود سرو کیا۔ جیلانی صاحب کے بہت دفعہ کہنے پر بھی اس نے کھانا نہیں کھایا یہ کہہ کر بات ٹال دی کہ ان کے آنے سے پہلے وہ کھانا کھا چکی ہے۔ چائے پینے کے دوران ان کی باتوں کا سلسلہ شروع جس میں اس نے جیلانی صاحب کو آفس میں ہونے والے سارے معاملات سے آگاہ کیا ثبوت کے ساتھ۔ وہ سوچتے ہوئے بولے۔

"تو کمپنی میں یہ سب ہو رہا ہے اسی وجہ سے یہ برانچ اتنے نقصان میں جا رہی تھی............ ؟؟؟؟؟؟"

"جی ڈیڈ... ہر انسان بھروسے کے قابل نہیں ہوتا۔"

" صحیح کہا تم نے.... ویسے مان گیا میں تمہاری اس employee والی strategy کو۔ "

وہ اسے سراہتے ہوئے بولے تو وہ بس مسکرا دی۔

پھر جیلانی صاحب اپنے کمرے میں آ گئے اور حورین اپنے کمرے کی جگہ کایان کے کمرے میں آ گئی وہ آفس کے بعد جب بھی گھر آتی اپنا زیادہ تر وقت کایان کے کمرے میں ہی گزارتی اسے وہاں سکون ملتا تھا کچھ دنوں سے اس کی طبیعت میں بھی بوجھل پن تھا تو اسے کایان کے کمرے میں آ کر اس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے قرار ملتا تھا۔ ان دو مہینوں میں ایک لمحہ بھی ایسا نہ تھا جب اس نے کایان کے بارے میں نہ سوچا ہو اسے یاد نہ کیا ہو۔ وہ اس وقت کایان کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اور اس کے بغیر رہنا بھی اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح وہ آفس کے لیے تیار ہو کر نیچے آئی تو جیلانی صاحب ناشتے کے لیے اسی کا انتظار کر رہے تھے انھیں دیکھتے وہ سلام کے ساتھ گڈ مارننگ کہتے ساتھ والی نشت پر بیٹھ گئی اس کے بیٹھنے کے ساتھ ہی ملازمہ ناشتہ لے آئی جسے دیکھ کر وہ بولی۔

"ماموں آپ ناشتہ کر لیتے ایسے تو آپ آفس سے لیٹ ہو جائیں گے۔ "

اب اتنی دیر بعد اپنی بیٹی کے ساتھ ناشتہ کرنے کا موقع ملا تو اکیلے کیسے کر لیتا اور تم بھی تو لیٹ ہو جاؤ گی نہ تو ساتھ میں ہی چلتے ہیں۔ "

ان کے پیار سے کہنے پر وہ سر جھکا کر شرمندہ لہجے میں بولی۔

"ماموں .....وہ میں دو ہفتوں سے آفس لیٹ جا رہی ہوں اور پھر واپس بھی وقت سے پہلے آ جاتی ہوں اب جب آپ آفس جائیں گے تو سب میرے لیٹ آنے اور جلدی جانے کی شکایت کرے گے۔

"I am sorry Mamoo............."

"بیٹا کوئی بات نہیں.....ضرور اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی اور اگر نہ بھی ہو تو کوئی فرق نہیں پڑ تا۔ ہمارے بزنس کا ایک رول punctuality بھی ہے جسے اونر تک کو follow کرنا ضروری ہے پر تمہارے معاملے میں ایسا کچھ نہیں تمہیں ہر بات کی اجازت ہے اور اگر وہ لوگ بات کریں گے تو میں انھیں ہینڈل کر لوں گا تم بے فکر ہو کر ناشتہ کرو ...."

وہ اسے پریشان دیکھ کر مسکراتے ہوئے اطمینان سے بولے۔ ان کے کہنے پر اس نے ناشتے کی پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے ہی اس نے ٹوسٹ منہ میں رکھا اس کا جی متلانے لگا وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر واش روم کی طرف بھاگی۔ جیلانی صاحب بھی پریشانی سے اس کے پیچھے آئے تو وہ واش روم میں قے کر رہی تھی۔ جیلانی صاحب اس کے روم میں رک گئے جب وہ منہ دھو کر باہر آئی تو جیلانی صاحب نے اس غور کیا اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا وہ نڈھال سی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ تو انھوں نے فکر مندی سے پوچھا۔

"بیٹھا کیا ہوا ہے......؟ تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی.............. "

"میں ٹھیک ہوں ماموں ...بس جب کچھ کھانے لگتی ہوں تو طبیعت ایسے ہو جاتی ہے۔ "

اس کی بات پر انھیں یاد آیا کہ اس نے رات کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا اور ان سے کہا تھا کہ وہ کھانا کھا چکی ہے اور انھیں یہ بھی سمجھ میں آ گیا کہ وہ اتنے دنوں سے کیوں لیٹ جا رہی تھی اور جلدی واپس آ جاتی تھی انھوں نے سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔

"اور یہ سب کب سے چل رہا ہے....؟ "

تو وہ لاپرواہی سے بولی۔

"یہی دو تین ہفتوں سے۔ "

"اور یقیناً تم نے ڈاکٹر کو نہیں دکھایا ہو گا....؟ اور نہ کوئی میڈیسن لی ہو گی......؟"

ان کے غصے سے پوچھنے پر وہ سر جھکا گئی اور بولی۔

"نہیں.............."

"حد کرتی ہو تم بھی حورین ....اتنی لاپرواہی اپنی ذات کو لے کر....؟ یہ کیا طریقہ ہے........؟ تم کہی نہیں جاؤ گی گھر میں ہی رہو گی.............میں ڈاکٹر کو کال کر دیتا ہوں وہ آ کر تمہارا چیک اپ کر کے تمہیں میڈیسن دے دے گی تب تک تم جا کر ریسٹ کرو۔ "

"نہیں ڈیڈ آج آفس جانا ضروری ہے میں واپسی پر چیک کروا لوں گی۔ "

وہ منت بھرے انداز میں بولی۔ اس کے ڈیڈ کہنے پر انھیں بہت زیادہ خوشی ہوئی پر اس خوشی کے اظہار کو ایک طرف رکھتے ہوئے وہ تھوڑے سخت لہجے میں بولے۔

"کوئی ضرورت نہیں کہیں جانے کی تم گھر میں رہ کر آرام کرو گی...........آفس کے معاملات میرے ساتھ انس دیکھ لے گا تم یہی رہو گی۔ "

"اب معلوم ہوا کہ کایان نے سخت لہجے میں بات کرنا کہاں سے سیکھا۔ "

وہ منہ بنا کر بولی اس کے بات پر وہ مسکرا دیے پر پھر دوبارہ سے اسی انداز میں بولے۔

"تم جو مرضی سمجھ لو اور کہہ لو پر تم آج آفس نہیں جاؤ گی۔"

"ٹھیک ہے تو میں بھی پھر نہ ڈاکٹر کو چیک کرواؤں گی اور نہ ہی میڈیسن لوں گی۔ اب آپ سوچ لیں کہ میں آفس جاؤں یا نہیں...؟"

وہ ضدی لہجے میں بولی۔ تو وہ ہار مانتے ہوئے بولے

"تم کیا میرے نکمے بیٹے کی طرح ضد کر رہی ہو....,؟ کایان کم تھا کیا جو تم بھی ویسی ہی حرکتیں کر رہی ہو....؟

"کیا کروں بیوی بھی تو ان کی ہی ہوں تو ان کا تھوڑا بہت تو اثر " ....

اپنی بات کہتے کہتے وہ چپ کر گئی اس کے خاموش ہونے پر وہ بولے ۔
"تم ہر وقت اس کا نام لیتی ہو حورین شاید اس بات کا تمہیں خود بھی اندازہ نہیں کہ ہر کام تم کا یان کو ذہن میں رکھ کر کرتی ہو...اسی کی باتیں کرتی ہو۔۔۔جب اس سے اتنی محبت ہے تو اسے معاف کیوں نہیں کر دیتی....,؟"
ان کی بات پر وہ چپ رہی اس کے چہرے پر رقم تکلیف اور بے پناہ محبت کے ملے جلے تاثرات جیلانی صاحب سے پوشیدہ نہ رہ سکے وہ بات بدلتے ہوئے بولے۔
"چلو ٹھیک ہے تم میرے ساتھ چلو آفس پر بس آج اور واپسی پر میں خود تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں گا۔"
☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان کی کمپنی کے HR Manager کے ساتھ کچھ ورکرز مل کر کمپنی کے کچھ بہت اہم پراجیکٹس کی معلومات دوسری کمپنیوں کو بیچ رہے تھے۔حورین نے اس سارے معاملے کی چھان بین کی اور ثبوتوں کے ساتھ ان سب کو بے نقاب کیا اسی وجہ سے وہ آج ضد کر کے آفس آئی تھی۔جیلانی صاحب اپنے آفس میں اپنے مینجر انس کے ساتھ بیٹھے تھے جب نتاشہ اجازت لے کر اندر داخل ہوئی اور بولی۔
"سر مس حورین کافی دنوں سے لیٹ آرہی ہیں اور وقت سے پہلے ہی جب اس کا دل کرے چلی جاتی ہے اسے دیکھ دیکھ کر باقی امپائز بھی یہی حرکتیں کرنا شروع کر دیں گے اسے کچھ بھی کہو تو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی ہے اس نے تو مجھ سے بدتمیزی بھی کی۔ "
اس کے بدتمیزی والے سفید جھوٹ پر جیلانی صاحب نے اسے سرد نظروں سے دیکھا اور بغیر کچھ کہے اپنے کیبن سے باہر آگئے ان نے پیچھے انس اور نتاشہ بھی آگئے وہ سب ورکرز کو مخاطب کر کے بولے۔
“Listen Everyone”
"ابھی ابھی مس نتاشہ مجھے کہہ رہی ہیں کہ میرے اسسٹنٹ لیٹ آتی ہے اور اس وجہ سے آپ سب پر بھی برا اثر پڑ سکتا ہے تو میں آپ سب کو ایک بات واضح سمجھا دوں punctuality ہمارے کمپنی کے رولز میں شامل ہے تو جو کوئی اس رول کو توڑے گا وہ اس کمپنی میں کام نہیں کر سکتا اور رہی بات حورین کی تو وہ میرا مسلہ ہے اور اس کی اس کمپنی

میں ایک الگ حیثیت ہے اور کچھ وجوہات کی بنا پر میں خود اسے لیٹ آنے کر پرمیشن دی ہے تو دوبارہ آپ میں سے کوئی مجھے اس بارے میں کوئی بھی بات کرتا ہوا نظر نہ آئے۔"

اپنی بات مکمل کر کے وہ حورین سے مخاطب ہوئے جو سر جھکائے اپنے ڈیسک کے پاس کھڑی تھی۔

"حور بیٹا آپ میرے آفس میں آئیں۔"

پھر وہ اپنے آفس میں چلے گئے اور جاتے ہوئے انس کو بھی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر گئے جبکہ نتاشہ خفت زدہ چہرہ لے کر وہاں سے چلی گئی اس کے دل میں حورین کے لیے نفرت مزید بڑھتی چلی گئی۔

حورین کے اندر آنے پر وہ انس سے بولے۔

"انس یہ رہی میری بہو اور اس کمپنی کی اونر..... میں اکثر یہاں نہیں ہوتا تو تمہارا کام ہے اسے کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہو۔ "

ان کی بات پر انس نے حیرانگی سے حورین کو دیکھا اور ادب میں کھڑا ہو کر بولا۔

"سوری میم مجھے معلوم نہیں تھا.... ورنہ صبح کل آپ سے ایسے بدتمیزی نہ کرتا۔"

انس نے فوراً اپنے کل والے عمل کی معافی مانگی جب وہ لیٹ آئی تھی تو نتاشہ کی باتوں میں آ کر اس نے حورین سے بدتمیزی بھی کی اور اس کی انسلٹ بھی کی۔ جاب سے وہ اسے نہیں نکال سکتا تھا یہ حق صرف کمپنی کے مالک کے پاس تھا۔

حورین مسکرا کر بولی۔

"کوئی بات وہ آپ کا کام تھا مجھے برا نہیں لگا بس اس بات کا دھیان رکھیں کہ کبھی بھی کسی کی باتوں میں نہ آئیں اپنے فیصلوں کا اختیار بس اپنے پاس رکھیں۔ "

اس کی بات پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا اور جیلانی صاحب نے فخر سے اپنے بہو کو دیکھا۔ وہ چند قدم چل کر آگے آئی کہ اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا گرنے سے بچنے کے لیے اس نے کرسی کا سہارا لیا۔ جیلانی صاحب فوراً اس کی طرف بڑھے۔

"حورین......"

جیلانی صاحب نے اسے سہارا دے کر صوفے پر بیٹھایا اور فکرمندی سے بولے۔

"تمہیں کہا بھی تھا کہ گھر پر رہ کر آرام کرو پر تم میری سنتی ہی نہیں ہو۔ "

پھر وہ انس سے مخاطب ہوئے۔

"انس ڈاکٹر کو کال کرو اور اسے یہاں بلاؤ۔ "

انس بولا۔

"سر جتنا وقت ڈاکٹر کو یہاں آنے میں لگنا ہے اتنے وقت میں ہم میڈم کو وہاں لے جاتے ہیں۔"

"حورین بیٹا دیکھو میری طرف...ہمت کرو اور میرا ہاتھ پکڑ کر نیچے گاڑی تک چل لو گی.....؟"

ان کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ اسے سہارا دے کر گاڑی تک لائے اور ہاسپٹل لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کیا اور کچھ ٹیسٹ وغیرہ کر کے حورین کو اچھے طریقے سے سب سمجھا کر انھوں نے جیلانی صاحب کو اپنے کمرے میں بلایا تو وہ تھوڑے پریشان ہو گئے اور فکرمند لہجے میں ڈاکٹر مدیحہ سے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر میرے بہو کو....؟ وہ ٹھیک تو ہے.......؟ "

ڈاکٹر مدیحہ نے ان کے چہرے اور لہجے میں واضح گھبراہٹ محسوس کی تو وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

"گھبرانے والی کوئی بات نہیں سر بلکہ خوشی کی بات ہے... آپ کی بہو امید سے ہے آپ دادا بننے والے ہیں۔"

ان کی بات پر جیلانی صاحب نے بے اختیار دونوں ہاتھ بلند کر کے اپنے رب کا شکر ادا کیا اور اسی جگہ جہاں بیٹھے تھے وہاں کھڑے ہو کر اس مالک کائنات کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر انھوں نے پاس کھڑے انس کو اپنے والٹ میں موجود سارے پیسے نکال کر دیئے اور کہا کہ وہ پورے سٹاف میں یہ پیسے اور مٹھائیاں بانٹ دے اور اس کے بعد انھوں نے ڈاکٹر کو بھی چیک دیا جو اس نے خوشی خوشی قبول کر لیا۔ ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔ انہوں نو ڈاکٹر سے حورین کو گھر لے جانے کے بارے میں پوچھا تو وہ بولی۔

"جی آپ انھیں گھر لے کر جا سکتے ہیں پر ان کا بہت سارا دھیان رکھیے گا کیونکہ وہ بہت زیادہ کمزور ہیں اسی لیے انھیں اتنے چکر آتے ہیں اور انھیں ہر قسم کی سٹریس سے دور رکھیے گا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ "

وہ حورین کے پاس گئے جو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اس نئے وجود کو محسوس کر رہی تھی۔ جب ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ وہ pregnant ہے تو اس یقین نہیں آیا اپنی خوش قسمتی پر....... خوشی سے اس کی آنکھیں بھر آئیں اور اس کے لبوں پر خود بخود مسکراہٹ ابھری۔ جیلانی صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اس کے آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ اس کا مطلب کچھ اور ہی سمجھے اسی لیے پوچھے بغیر نہ رہ سکے۔

"حورین بیٹا تم... ان سب سے خوش تو ہو نہ.....؟ "

ان کے لہجے میں خوف اور پریشانی واضع تھی جسے سمجھتے ہوئے بولی۔

"ڈیڈ میں بہت خوش ہوں..... مجھے اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا....... مجھے لگا تھا کی شاید میری آزمائشیں کبھی ختم نہیں ہوں گیں .... پر میرے رب نے مجھ پر بہت بڑا اکرم کیا.............. اس نے مجھے ماں جیسے عظیم رتبے پر فائز کر دیا تو آپ بتائیں میں کیوں خوش نہیں ہونا.......؟ میری آنکھوں میں یہ آنسو خوشی کے آنسو ہیں......؟"

"تم نے اور کایان نے مجھے میری زندگی کی بہت بڑی خوشی دی ہے۔ بیٹا جیتی رہو اور ہمیشہ خوش رہو۔"

کایان سے جو کچھ بھی ہوا اس میں اس معصوم کی کوئی غلطی نہیں تھی..... یہ نیا وجود جو اس میں پنپ رہا تھا وہ اس کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھا اور وہ اس نعمت کو نہ ٹھکرانا چاہتی تھی اور نہ ہی ناشکری کرنا چاہتی تھا.......

دوسری طرف جیلانی صاحب کایان کو یہ خبر سنانے کے لیے بے تاب ہو رہے تھے پر وہ حورین کا دل بھی نہیں دکھانا چاہتے تھے پر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حورین کایان کو ہر وقت یاد کرتی ہے اور انھیں امید تھی کہ اب شاید وہ کایان کو معاف کر دے... وہ خود اپنے بیٹے سے بہت ناراض تھے پر اس خبر نے ان کی ساری ناراضگی ختم کر دی..... کچھ سوچتے ہوئے انھوں نے کایان کو کال کر دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حورین کو ڈھونڈتے اسے تقریباً دو مہینے ہو گئے تھے وہ اسے کہیں نہیں ملی..... اس نے دن رات ایک کر دیا پر وہ کہیں بھی نہیں تھی..... دن بدن اس کی ہمت بھی جواب دے رہی تھی اسے جو خود پر یقین تھا اور غرور تھا کہ وہ حور کو ڈھونڈ لے گا وہ سب ختم ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح ٹوٹ کر بکھر کر جاتا خدا نے اس کی آزمائش ختم کر دی ....

اس کا فون بجنے لگا اس نے فوراً سکرین پر دیکھا اسے یہی تھا کی شاید اس کی حور کی کوئی خبر ملی دینے کے لیے اس کے کسی آدمی نے فون کیا یا حور نے اسے کال کی ہے پر اس نے سکرین دیکھی تو جیلانی صاحب کی کال تھی اس کی امید ٹوٹ گئی پر ساتھ اسے خوشگوار حیرت بھی ہوئی کہ اس کے ڈیڈ نے اسے فون کیا ہے کیونکہ جب سے حور گئی تھی انھوں نے ایک دفعہ بھی اس سے بات نہیں کی تھی۔ اس نے فوراً کال ریسیو کر لی۔

"کہاں ہو برخوردار.....؟ "

"وہی ہوں جہاں حور چھوڑ کر گئی تھی۔ "

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا۔

"تو ٹھیک ہے ابھی اور اسی وقت میرے پاس کراچی آجاؤ فلائٹ کی ٹکٹس میں ولید کو بھیج چکا ہوں اور کوئی بہانہ نہیں۔"

اپنا حکم سنا کر انھوں نے فون بند کر دیا کایان کچھ دیر فون کو دیکھتا رہا پھر ولید سے ٹکٹ اور اپنا سامان جو وہ پہلے ہی پیک کروا چکا تھا لے کر ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈنر کرنے کے بعد حورین کچن میں چائے بنانے آئی آج بڑے دنوں کے بعد اس کا دل کر رہا تھا اپنے ہاتھ کی بنی چائے پینے کا۔ وہ چائے بنا رہی تھی کہ اتنے میں ڈور بیل کی آواز آئی سرونٹ نے دروازہ کھولا تو باہر کایان تھا۔ جیسے ہی اس نے اندر قدم رکھا اس کے کلون کی خوشبو جو بہت مدھم تھی جیسے بہت دنوں پہلے لگائی گئی ہو پورے کمرے میں پھیل گئی جسے محسوس کرتے ہوئے وہ فوراً کچن سے باہر دیکھنے آئی۔ اس کا شک صحیح ثابت ہوا وہ کایان ہی تھا بڑی ہوئی شیو، اس کی ساحر آنکھوں میں کرب اور ویرانی تھی جو اس کے دن رات جاگنے کا پتہ دے رہی تھی۔ اس کے بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ شکن آلودہ کپڑے وہ کہیں سے کایان زرار نہیں لگ رہا تھا جسے وہ جانتی تھی اسے بڑی شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ کچن کی دیوار کی اوٹ میں چھپ کر اسے دیکھنے لگی۔ کایان کو اس حالت میں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسوں تیرنے لگے دوسری طرف جیلانی صاحب کا دل بھی کٹ کر رہ گیا وہ اس کی طرف

بڑھے وہ ان کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگا۔ ان سب نے پہلی دفعہ کایان زرار کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے حورین اس کے ایسے رونے سے تڑپنے لگی۔

"ڈیڈ...... میں.... اسے.... کھو... دیا... ہمیشہ کے لیے...... میں بہت ڈھونڈا...... پر وہ.... نہیں ملی...... میں ہار...... گیا ڈیڈ...... میں اپنی غلطی...... کی.... وجہ.... سے اپنی حور.... کو کھو دیا......... میں پل پل... مر مر رہا ہوں...... اس کے بغیر......... وہ پتہ نہیں کہاں ہو گی......؟ کس... حال میں ہو گی......؟ مجھے وہ.... واپس لا دیں ڈیڈ....... مجھے میری.... حور...... لا.. دیں... آپ نے میری... ہر جائز ناجائز خواہش... پوری کی... ہے...... میری ہر ضد.... پوری.... کی... اب مجھے...... میری حور... لا دیں... مجھے اور... کچھ بھی نہیں چاہیے ڈیڈ.... میں.... ہاتھ جوڑ کر اس سے معافی مانگ لوں گا......... مجھے اس سے ملنا ہے ایک بار...... میں اسے منا لوں گا.......... ڈیڈ.... اسے کہیں وہ واپس آ جائے...... میں نہیں رہ سکتا.... اس کے بغیر..... وہ ایسے کیسے مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہے.......؟ کیسے مجھ سے دور رہ سکتی.... ہے.... پلیز ڈیڈ.... مجھے یا تو حور............. لا دیں یا.......... مجھے مار دیں ...."

کایان کے آنسو اور اس کے الفاظ اس کے دل پر کسی خنجر کی طرح وار کر رہے تھے.... جیلانی صاحب نے اسے سنبھالا اور اسے اس کے کمرے میں لے گئے۔ وہ کتنی دیر اس کے پاس بیٹھے رہے پھر اسے سلا کر دکھی دل کے ساتھ اپنے کمرے میں چلے گئے پر نیند ان کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

رات کے آخری پہر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ کایان کے کمرے میں آ گئی۔ وہ کتنی ہی دیر اپنی نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی اور بولی۔

"میں نے آپ کو معاف کیا کایان.... ہر بات کے لیے معاف کیا ...."

یہ کہہ کر اس نے کایان کی پیشانی پر اپنے لب کانپتے لبوں سے بوسہ دیا اور اپنے کمرے میں آ کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

کایان جو نیند میں تھا اسے اپنی حور کا لمس محسوس ہوا وہ اٹھ گیا پر وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس کا دل بے چین ہونے لگا وہ اپنے کمرے سے اٹھ کر باہر آ گیا اس کا ارادہ لان میں جانے کا تھا پر جیلانی صاحب کے کمرے کی لائیٹ آن دیکھ کر وہ ان کے کمرے میں آ گیا وہ جاگ رہے تھے ۔ اس نے فکری مندی سے پوچھا۔

"ڈیڈ آپ سوئے کیوں نہیں...؟ "

وہ آنکھوں میں نمی لیے گویا ہوئے ۔

"جس باپ کا اکلوتا بیٹا اس حالت میں ہو وہ باپ کیسے سو سکتا ہے....؟ اس باپ کو قرار کیسے آ سکتا جب اس کا بیٹا تکلیف میں ہو ....."

کایان نے انھیں گلے لگا لیا اور ان کے ساتھ ہی سو گیا اس نے دل میں طے کیا کی اپنے ڈیڈ کے لیے وہ خود کو سنبھالے گا۔ صبح اٹھ کر اس نے سب سے پہلے اپنی حالت سدھاری اور پھر آفس کے لیے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حورین اٹھی تو صبح کے 11 بج رہے تھے وہ آفس سے کافی لیٹ ہو گئی تھی۔ وہ جلدی سے شاور لے کر ریڈی ہوئی۔ اس نے بلیک کلر کا ٹاپ اور اس کے ساتھ بلیک ہی جینز اور yellow جوگرز پہنے۔ اس کے ٹاپ کا بیک گلا تھوڑا ڈیپ تھا جسے کور کرنے کے لیے اس نے اپنے بال کھلے چھوڑ دیے۔ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ کر وہ نیچے آ گئی جہاں مکمل خاموشی تھی۔ اس نے ملازمہ سے پوچھا۔

"صاحب کہاں ہیں تمہارے.......؟ "

ملازمہ کو یہی تھا کہ وہ کایان صاحب کے بارے میں پوچھ رہی ہے تو وہ بولی۔

"جی کو تو آفس چلے گئے ہیں۔"

حورین کو لگا وہ جیلانی صاحب کی بات کر رہی ہے تو وہ بولی۔

"ان کا مجھے پتہ ہے وہ وقت کے بہت پابند ہیں میں دوسرے صاحب کی بات کر رہی ہوں۔"

"جی وہ سو رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے تم جاؤ اپنا کام کرو۔"

پھر وہ آفس چلی گئی۔

دوسری طرف کایان کو آفس میں دیکھ کر نتاشہ بہت خوش ہوئی وہ شروع سے اسے پانا چاہتی تھی پر کایان نے کبھی اس پر توجہ ہی نہیں دی۔ وہ مصروف سے انداز میں نتاشہ سے بولا۔

"نتاشہ سارے اکاؤنٹس کی details اور پروگریس رپورٹ لے میرے آفس میں آؤ ابھی۔ "

وہ جانے لگا تو نتاشہ اپنا گلا صاف کرتے ہوئے بولی۔

" سر.. وہ ساری فائلز تو سر کی اسسٹنٹ کے پاس ہے اور وہ ابھی نہیں آئی۔"

اس کی بات پر اسے غصہ آیا وہ سختی سے بولا۔

"ساری فائلز اس کے پاس کیا کر رہیں ہیں.....؟ اور کب تک آئے گی وہ...؟"

"سر وہ اپنی مرضی سے آتی ہے اور اپنی مرضی سے جاتی ہے اس کے نہ آنے کا کوئی وقت مقرر ہے اور نہ ہی جانے کا۔ جب اس کا دل کرتا ہے وہ آفس آ جاتی ہے۔"

اس کی بات پر اسے مزید غصہ آیا۔

"یہ کون سا طریقہ ہے....؟ Punctuality جب اس میں نہیں تو یہ جاب اسے کس نے دی.....؟"

"سر وہ بڑے صاحب نے دی ہے انھیں کی وجہ سے کوئی اسے کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

نتاشہ اپنی نفرت اگلتے ہوئے بولی تو کایان نے کہا۔

"ٹھیک ہے جب وہ آتی ہے تو اسے میرے پاس بھیجو۔ "

وہ خوشی خوشی باہر آ گئی آخر اسے موقع مل ہی گیا حورین کی انسلٹ کروانے کا۔

حورین جب آفس آئی تو 12 بج رہے تھے نتاشہ فوراً کایان کے پاس گئی۔ کایان اپنے کیبن کی جگہ اپنے ڈیڈ کے کیبن میں تھا اپنا کیبن وہ کم ہی استعمال کرتا تھا۔ اجازت لے کر وہ اندر داخل ہوئی۔ کایان چیئر کا رخ موڑے فائل ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا۔ کایان کی پیٹھ دروازے کی طرف سے نتاشہ بولی۔

"سر وہ اسسٹنٹ آ گئی آپ کہیں تو میں اسے اندر بھیجوں؟ "

اس کی بات پر کایان نے اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا جو 12 بجا رہی تھی اسے بہت غصہ آیا وہ سرد لہجے میں بولا ۔

"ٹھیک ہے بھیجو اسے اندر میں اس سے خود بات کر لیتا ہوں...ڈیڈ نے اپنے ورکرز کو کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھایا ہوا ہے۔ پہلے وہ انس اور اب یہ..............."

وہ باہر آئی اور حورین سے بولی ۔

"تمہیں سر اپنے کیبن میں بلا رہے ہیں ابھی ۔ "

اس کی لہجے اور انداز میں ایسا کچھ تھا کہ وہ ٹھٹھکی پر پھر نظر انداز کر کے بغیر دستک دیے آفس میں آگئی اور بولی۔

"جی آپ نے بلایا ڈی.........."

اندر آکر اسے کایان کے کلون کی خوشبو اس پورے کیبن سے میں محسوس ہونے لگی اسے ایک پل نہیں لگا سمجھنے میں کہ چیئر گھمائے بیٹھا شخص اور کوئی نہیں کایان ہے۔جب تک اسے یہ بات سمجھ آئی تب تک کایان اپنی چیئر کا رخ اس کی طرف کر چکا تھا حورین کے پاؤں اپنی جگہ سے ہلنے پر انکاری تھی۔

دوسری طرف کایان جو حورین کے خیالات میں اس قدر گم تھا کہ اس نے حورین کی آواز پر دھیان نہیں دیا اس کے اس طرح بغیر دستک اندر آکر اسے مخاطب کرنے پر وہ غصے سے اپنی چیئر کا رُخ اس کی طرف کیے فائل زور سے ٹیبل پر پٹخ کر بولا۔

"مینرز نہیں کہ آنے سے پہلے..................."

حورین کو اپنے روبرو کھڑے دیکھ اس کی باقی بات منہ میں ہی رہ گئی اس نے دو دفعہ اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں اس بات کا یقین کرنے کے لیے کہ کہیں وہ کوئی حسین خواب تو نہیں دیکھ رہا جب آنکھیں بند کر کے کھولنے پر وہ غائب نہیں ہوئی تو وہ حیرت اور بے یقینی کے ملے جلے لہجے میں بولا۔

"حو......ر.........."

وہ فوراًاس کے پاس گیا اور اسے اپنے گلے لگا لیا پھر اس نے اس کے چہرے کے ہر نقش کو دیوانہ وار چومنے کے بعد دوبارہ سے اسے مضبوطی سے اپنی بانہوں کے گھیرے میں قید کر گیا جیسے اسے اس بات کا ڈر ہو کہ کہی وہ اسے چھوڑے گا تو وہ غائب ہو جائے گی۔ کتنی ہی دیر اس نے حورین کو اپنی بانہوں کے حصار میں رکھا۔وہ بھی اس کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کو سنتی رہی۔اسے اپنے دل و دماغ میں سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا۔کایان کے ہاتھ اس کے کمر پر تھے اسے جب اس بات کا احساس ہوا تو وہ فوراً کایان سے الگ ہو کر وہاں سے جانے لگی پر کایان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر بولا۔

"پلیز حور....مجھے معاف کر کے اس سزا سے آزاد کر دو.... میں پاگل ہو جاؤں گا تمہیں کھونے کا احساس بہت جان لیوا ہے..........میرے لیے میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں.........مجھے معاف کر دوں پلیز ...."

کایان کو ایسے دیکھ کر اسے بہت بڑا شاک لگا۔ حورین سے شاک کے مارے کچھ بولا ہی نہیں گیا جو انسان کبھی کسی کے آگے نہیں جھکا آج وہ اس کے سامنے یو بیٹھا معافی مانگ رہا تھا اس کا ذہن ماؤف ہو گیا وہ بے یقینی سے کایان کو ایسے بیٹھے دیکھ رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ کوئی اس پر کوڑے برسا رہا ہے اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں وہ کایان کو روکنا چاہتی تھی اسے اٹھانا چاہتی تھی اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس نے اسے معاف کر دیا پر اس سے نہ کچھ بولا جا رہا تھا نہ اپنی جگہ سے ہلا جا رہا تھا۔ اس کے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا جیلانی صاحب کیبن میں داخل ہوئے اور کایان کو ایسے دیکھ کر وہ بھی کنگ رہ گئے پھر اپنی حالت پر قابو پاتے اور حورین کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ بولے۔

"کایان یہ کیا کر رہے ہو...؟ اٹھو فرش سے "

"نہیں ڈیڈ مجھے حور سے معافی مانگنے دیں۔ "

وہ اسی انداز میں بیٹھے ہوئے بولا۔ حورین کو بھی ہوش آئی وہ فوراً جیلانی صاحب کے پاس آئی اور سرگوشی میں بولی۔

"ڈیڈ پلیز...کایان کو اٹھائیں میں انھیں ایسے نہیں دیکھ سکتی... انھیں ایسے دیکھنا میرے لیے بہت اذیت ناک ہے۔"

اپنی بات کہتے وہ بغیر کچھ سنے وہاں سے روتے ہوئے بھاگ گئی کایان اس کے پیچھے جانے لگا پر جیلانی صاحب نے اسے پکڑ کر روک لیا۔ اسے ایسے آفس سے روتا نکلتے دیکھ کر نتاشہ بہت خوش ہوئی جبکہ باقی سب پریشان ہو گئے وہ کسی کو کچھ بھی کہے بنا ہی گھر آ گئی۔

جیلانی صاحب نے کایان کو صوفے پر بیٹھایا اور بولے۔

"کایان تم حورین کے سامنے ایسے برتاؤ کر کے اسے اذیت دے رہے ہو وہ تمہیں معاف کرے یہ فیصلہ اس کا اپنا ہونا چاہیے۔ تمہیں اس سارے معاملے کو اب پیار سے اور دماغ سے حل کرنا ہو گا ایسے جذباتی ہو کر نہیں اس سے معاملات سدھرنے کی بجائے مزید بگڑ جائے گے اور میں ایسا نہیں چاہتا اسی لیے تو حورین کو بغیر بتائے میں تمہیں یہاں بلایا تھا۔"

"حور.....یہاں... تھی......؟ آپ کے پاس......؟اسی لیے وہ مجھے کہیں نہیں ملی.......؟کیونکہ میں ہر جگہ ڈھونڈ لیا سوائے اپنے گھر کے......."

تعجب سے اپنے ڈیڈ کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بولے۔

"ہاں وہ یہاں تھی کراچی میں.... وہ تمہارے پاس واپس نہیں آنا چاہتی تھی اور نہ اپنے پیرنٹس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی ایسے میں میں اپنی بہو کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا اسی لیے میں اسے یہاں لے آیا۔"

"ڈیڈ.... آپ میرے ساتھ.... ایسے کیسے کر سکتے ہیں.....؟میں اسے ہر جگہ پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا پل پل مر رہا تھا .... یہ سوچ کر میری سانس بند ہونا شروع ہو جاتی تھی کہ پتہ نہیں وہ کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی....؟اس کا خیال رکھنے کے لیے کوئی ہو گا بھی یا نہیں.....؟میری حالت میری تڑپ اور بے چینی سب آپ کے سامنے تھی پھر بھی آپ نے ایک دفعہ بھی مجھے حورین کا نہیں بتایا.......؟کم سے کم آپ مجھے یہی بتا دیتے کہ وہ ٹھیک ہے.....؟آپ میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتے ہیں.......؟"

وہ غصے اور بے بسی کے ملے جلے لہجے میں بولا تو جیلانی صاحب بھی طیش میں بولے۔

" "ویسے ہی کیا جیسے تم نے اس معصوم کے ساتھ کیا .... اگر اس وقت میں اس کا ساتھ نہ دیتا تو وہ آج تمہارے سامنے ایسے زندہ کھڑی نہ ہوتی۔ میرے لیے تم سے زیادہ اہم وہ ہے باپ مانتی ہے مجھے وہ اپنا تو میں کیسے اس کا ساتھ نہ دیتا...؟ اسے ان سب سے نکلنے کے لیے وقت چاہیے تھا اور جب مجھے لگا کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا تو میں نے تمہیں بلا لیا اور ویسے بھی جو تم نے کیا اس کی سزا بھگتنا بھی تو ضروری تھا۔"

ان کی بات پر وہ شرم سے سر جھکا گیا پر یہ سوچ کر مسکرا بھی دیا کہ اس کے ڈیڈ نے اس کی جان کی حفاظت کی اسے اپنی پناہ میں رکھا اسے اتنی محبت دی اور اس کا اتنا خیال رکھا وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

تو آپ کی لاڈلی ہی آپ کی وہ اسسٹنٹ ہے جسے آپ نے ضرورت سے زیادہ سر چڑھایا ہے اور وہ اپنی مرضی سے آفس آتی جاتی ہے.....,؟"

تو وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولے ۔

"خبردار جو میرے بیٹی کے لیٹ آنے ہر کچھ کہا تو..... گھر جاؤ اور جا کر اس سے بات کرو۔"

"وہ تو میں ابھی جا کر کر لوں گا پر مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ کمپنی کے مالکن ہو کر اسسٹنٹ کی جاب کیوں.....؟اور اس برانچ میں تو اتنا لاس ہو رہا تھا پر اچانک سے اتنا پرافٹ کیسے..؟"

پہلی وجہ تو یہ تھی کہ اگر وہ مالکن بن کر کام کرتی تو یہ بات تم تک پہنچ جاتی اسی لیے اسسٹنٹ بن کر جاب کر رہی تھی کیونکہ انس کی وجہ سے تم اس کمپنی میں آتے نہیں تھے...........اور اب شکر ہے تم اس کمپنی میں بھی آئے اور سب سے ضروری مقصد اس کمپنی میں ہو رہے لاس کی وجہ معلوم کرنا تھا جو حورین نے بڑی اچھی طرح کیا۔"

پھر انھوں نے اسے حورین کا کارنامہ بتایا جسے سن کر وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہوا اور فخریہ لہجے میں بولا۔

"آپ کی بیٹھے کے پسند معمولی نہیں ہو سکتی"۔

اس کی بات پر وہ مسکرا دیے تو وہ ان کے گلے لگ گیا وہ مطمئن تھے اور ساتھ کایان بھی۔وہ گھر واپس آگیا وہ بہت خوش تھا کہ اس کی حور اسے واپس مل گئی ہے اب بس اسے منانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں اوندھے منہ لیٹی رو رہی تھی۔بار بار اس کے سامنے کایان کے معافی مانگنے والا منظر آ رہا تھا جو اس اذیت کو بڑھا رہا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسا کچھ کرے گا......کایان نے گھر کے سارے کمرے چیک کیے آخر وہ اسے اپنے کمرے کے بالکل سامنے والے کمرے میں مل گئی۔

کایان آہستہ سے کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔وہ اس کی خوشبو سے اس کی موجودگی محسوس کر چکی تھی وہ بغیر پلٹے اور کوئی حرکت کیے اسی پوزیشن میں لیٹے لیٹے بولی۔

"کایان پلیز ابھی اس وقت یہاں سے چلے جائے۔"

"تمھیں کیسے پتہ میں آیا ہوں......؟ "

وہ حیران کن لہجے میں بولا تو اس نے کہا۔

"آپ کے کلون کی خوشبو آپ کے آنے کا بتا دیتی ہے...."

وہ اسے طرح اوندھے منہ لیٹی تھی کایان اس کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے نرمی سے اس کے بال پیچھے کیے اور اس کی کمر پر اپنے دہکتے لب رکھ دیئے اور بولا۔

"رات کو تم آئی تھی میرے کمرے میں....؟ "

کایان کی اس حرکت پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹی اور اٹھنے لگی پر کایان نے اسے اٹھنے نہ دیا اب اس کا رخ کایان کی طرف تھا اور اس کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں وہ کایان کو اور اس کے لمس کو محسوس کرنا چاہتی تھی پر اس کے قریب آتے ہی وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی اسے اپنی feelings خود ہی سمجھ میں نہیں آ رہیں تھیں۔

"پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں ...."

کایان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروا دیا اور بولا۔

"تمہیں چھوڑ ہی تو نہیں سکتا.... تمہاری غیر موجودگی سے مجھ پر کیا گزری ہے اور میری کیا حالت ہوئی ہے تم نہیں جانتی اور نہ تم اندازہ لگا سکتی ہو کہ میں نے یہ دوری کیسے برداشت کی ہے............پر اب بس یہ سزا اور نہیں حور ......ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو مل کر ایک نئی شروعات کرتے ہیں" ....

یہ کہہ کر اس نے حورین کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے۔ اس کی پیشانی پر نمی کے قطرے نمودار ہونے لگے۔ وہ اس کے بے حد پاس تھا حورین کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ جسے محسوس کرتے کایان نے اس کے دل پر اپنے لب رکھ دیئے۔ حورین کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا وہ لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے لگی۔ وہ چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجا کر بولا۔

"تمہارے یہ دل کی دھڑکن مجھے صاف سنائی دیتی ہے جب بھی میں تمہارے پاس آتا ہوں یہاں تک کہ تم سے دور رہ کر بھی میں اس دھڑکن کو محسوس کر سکتا ہوں۔ جس میں صرف اور صرف میں ہوں۔ تمہارے وجود کا ہر حصہ، تمہاری سانسیں، تمہاری روح تمہاری یہ دل کی دھڑکن سب میری قربت میں سکون محسوس کرتے ہیں تو تم کیوں ان سب سے جنگ کر کے اپنے ہی خلاف چلی جاتی ہو......؟ کیوں نہیں مان جاتی کہ تمہیں میری قربت، میرا لمس، میری محبتیں، میری شدتیں اور میرے عشقِ جنوں کی عادت ہو گئی ہے۔ بولو سچ ہے نہ یہ....؟"

حورین جو اس کی گرفت سے نکلنے کی جدوجہد کر رہی تھی اس کی بات سن کر ساکت ہو گئی کیونکہ یہی وہ سچ تھا جس سے وہ دور بھاگ رہی تھی پر اسے یہ امید ہرگز نہیں تھی کہ کایان اس کے ان جذبات سے واقف ہے.... خفت کے مارے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا اور وہ اپنے لب کچلنے لگی اس نے ایک پل کی لیے اپنی لرزتی ہوئیں پلکیں اٹھائیں ان میں واضع اقرار درج تھا جسے دیکھ کر کایان کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اور حورین نے پھر سے اپنی نظریں جھکا لیں ......

وہ دوبارہ شرمندہ لہجے میں بولا۔

"اور میں نے جو بھی کیا..... اس کے لیے دل سے معافی مانگتا ہوں .... خدارا مجھے معاف کر دو... اور اس طرح خود سے اور اپنی فیلنگز سے لڑنا بند کر دو حور........."

وہ جو اس کی باتوں کے زیرِ اثر تھی اور اس کی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھے سب بھولی ہوئی تھی اس کے معافی مانگنے پر چونک گئی اور اسے سب یاد آ گیا۔ اس نے ہمت کر کے کایان کو پیچھے کیا اور بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی۔ وہ بس یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔ وہ بغیر کچھ کہے باہر کی جانب بھاگی پر کایان نے اس کی کلائی تھام کر اسے روک لیا اور ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کے سینے سے بری طرح ٹکراتی اس نے کایان کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر خود کو سنبھالا۔ کایان اس کے کمر کے گرد بازو حائل کر کے بولا۔

"تم ایسے بغیر کوئی جواب دیئے نہیں جا سکتی حور۔ "

"اس کے سامنے وہ کمزور پڑنے لگی وہ بولی۔

"کایان.. آپ مجھ سے دور رہے پلیز........"

"میں تم سے دور نہیں رہ سکتا یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو اور تم خود بھی تو مجھ سے دور نہیں رہ سکتی۔"

"آپ پھر سے وہی سب کر رہے ہیں کایان....... آپ مجھ پر اپنی مرضی نہیں تھوپ سکتے...... آپ جیسا سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں .... میں آپ سے دور رہنا چاہتی ہوں آپ کی قربت سے دور رہنا چاہتی ہو...... اس وقت میں بس اکیلے رہنا چاہتی ہوں..... پلیز مجھے چھوڑ دیں اور جائیں یہاں سے اگر آپ چاہتے ہیں میں آپ کو معاف کروں تو مجھ سے دور رہیں آپ..............."

اس کا لہجہ اس کی آنکھوں میں رقم تحریر کا ساتھ نہیں دے رہا تھا پر پھر بھی اس کی باتوں سے کایان کو تکلیف ہوئی اس نے حورین کو چھوڑ دیا اور بے یقینی سے حورین سے پوچھا۔

"تم چاہتی ہو کہ میں تم سے دور رہو......؟ تم مجھ سے دور رہنا چاہتی ہو حور..........؟ تم سچ میں ایسا چاہتی ہو.......؟ تو ٹھیک ہے حور ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔۔۔بہت سزا کاٹ لی میں نے اب اور نہیں....جب بھی میں تمہارے قریب آتا ہوں تم ایسے ہی مجھے دھتکار دیتی ہو...........................میں ہر دفعہ سب بھولا کر تمہارے پاس آتا ہو پر...... تم پھر سے وہی سب کرتی ہو..........تو اس لیے............یہی بہتر ہے کہ میں تم سے دور رہوں اور تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں ...میں اب دوبارہ کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا تم رہو اکیلی ہی ......۔"

____

Urdu Novels Ghar

"تم چاہتی ہو کہ میں تم سے دور رہو.......؟ تم مجھ سے دور رہنا چاہتی ہو حور..........؟ تم سچ میں ایسا چاہتی ہو.......؟ تو ٹھیک ہے حور ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔۔۔۔بہت سزا کاٹ لی میں نے اب اور نہیں....جب بھی میں تمہارے قریب آتا ہوں تم ایسے ہی مجھے دھتکار دیتی ہو.......................میں ہر دفعہ سب بھولا کر تمہارے پاس آتا ہو پر......تم پھر سے وہی سب کرتی ہو..........تو اس لیے...........یہی بہتر ہے کہ میں تم سے دور

رہوں اور تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں........ میں اب دوبارہ کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا تم رہو اکیلی ہی ......۔"

اپنی بات کہہ کر وہ جانے لگا پھر جاتے ہوئے مڑ کر حورین تک آیا اور اس کے لبوں پر مہر محبت ثبت کرتا نم آنکھوں سے اسے دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ وہ سرخ چہرہ لیے وہی بیٹھ گئی۔ کایان کی باتیں اس کے دل پر لگیں۔ وہ اسے سب بتانا چاہتی تھی پر اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا جبکہ اس کی جگہ اس نے وہ سب کہہ دیا جو وہ نہیں کہنا چاہتی تھی۔ کایان کا ایسے اس کے آگے جھکنا اسے اذیت دے رہا تھا۔ اسی لیے اس نے کایان کو کہا تھا کہ وہ ابھی وہاں سے چلا جائے کیونکہ اس میں کایان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ اس نے کایان کی آنکھوں میں یہ دوسری دفعہ آنسوں دیکھے تھے جس کی وجہ وہ تھی۔ کایان اس کی باتوں کا غلط مطلب لے گیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس کی غلط فہمی دور کرے گی پر اس سے پہلے اسے ستانا اس کا حق بنتا ہے۔ جیسے وہ ابھی جانے سے پہلے اسے ستا کر گیا تھا۔ وہ اس کے لمس کو ابھی تک محسوس کر رہی تھی آج اتنی دیر بعد اس نے کایان کو اتنے پاس سے دیکھا تھا اسے محسوس کیا تھا وہ اسی سحر کے زیرِ اثر کتنی ہی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی۔ جیلانی صاحب نے دروازے پر دستک دی تو وہ ہوش میں آئی۔

کایان کمرے میں آکر اپنا سامان پیک کرنے لگا جب حور اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی تو وہ یہاں رہ کر اس کی اذیت کی وجہ نہیں بننا چاہتا تھا پہلے ہی وہ اسے بہت تکلیف دے چکا تھا اب اور نہیں دینا چاہتا تھا۔ ٹکٹ کروانے کے لیے اس نے اپنی پاکٹ سے موبائل نکالنا چاہا جو وہاں نہیں تھا پھر اسے یاد آیا کہ موبائل اس نے حور کے کمرے میں موجود سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا وہ اسے لینے واپس آیا پر اپنے ڈیڈ کی نمی بھری آواز سن کر وہی رک گیا۔

"بیٹا آپ سوئی نہیں....؟"

"نہیں ڈیڈ نیند نہیں آ رہی تھی۔ "

بات کرتے ہوئے اس نے جیلانی صاحب کی طرف دیکھا جو کسی کشمکش میں لگ رہے تھے جسے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"ڈیڈ آپ مجھے پریشان لگ رہے ہیں بتائیں کیا ہوا ہے؟ "

"میں اس وقت کایان کے باپ کی حیثیت سے تم سے بات کرنے آیا ہوں اور اس کے کیے کی معافی مانگنے آیا ہوں تم اسے معاف کر دو اور یہ ناراضگی ختم کر دو وہ بہت سزا بھگت چکا ہے۔ "

وہ نم لہجے میں ہاتھ جوڑ کر بولے تو حورین نے فوراً ان کے ہاتھ پکڑ لیے اور ان کے گھٹنوں کے پاس نیچے کارپٹ پر اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ان کا چہرہ اوپر کر کے بولی۔

"ڈیڈ یہاں دیکھیں میری طرف.... کیا آپ کو میری آنکھوں میں، میرے چہرے پر کایان کے لیے کوئی ناراضگی، غصہ یا نفرت نظر آرہی ہے.........؟ "

اس کی بات پر انھوں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں کایان کے لیے محبت ہی محبت تھی۔ وہ الجھن کا شکار ہو گئے کیونکہ ابھی صبح ہی کایان اس سے معافی مانگ رہا تھا اور وہ بغیر کچھ کہے آفس سے گھر آگئی تھی۔ وہ بولے۔

"کیا تم اسے معاف کر چکی ہو.....؟ اور اگر ہاں تو پھر اسے بتایا کیوں نہیں.....؟ "

تو وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"ڈیڈ میں انھیں اسے وقت معاف کر دیا تھا جب ममا نے مجھے ساری حقیقت بتائی تھی بس غصہ تھا ان پر بہت زیادہ اور وہ غصہ اسی وقت ختم ہو گیا جب میں نے انہیں اپنے لیے تڑپتے ہوئے، روتے ہوئے دیکھا...... اور اسی رات میں انھیں دل سے ہر چیز کے لیے معاف کر دیا تھا۔ "

"تو تم اس کے ساتھ اس طرح اجنبیت کیوں برت رہی ہو.....؟"

وہ ابھی تک کنفیوز تھے۔ حورین کے چہرے پر بڑی دلکش مسکراہٹ ابھری اور اسی مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولی۔

"وہ اس لیے ڈیڈ کے آپ کے بیٹے نے مجھے بہت تنگ کیا ہے بہت زیادہ...... ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے۔ اب مجھے بھی موقع ملا تو میں کیسے اتنی آسانی سے انھیں جانے دوں.......؟ گن گن کر ہر چیز کا بدلہ لوں گی اور ویسے بھی مجھے بہت مزہ آرہا انھیں ایسے تنگ کرنے میں..."

"I'm enjoying it Dad"

اس کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیے اور باہر کھڑا کایان جو ساری باتیں سن رہا تھا اس نے بھی سکون کا سانس لیا اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ اس کے دل پر پڑا بوجھ ختم ہو گیا اور چہرے پر محبت بھری مسکان بکھر گئی۔

وہ خود کلامی کرتے ہوئے بولا۔

"اگر ایسی بات ہے بیگم صاحبہ تو اب آپ کو میں بتاؤں گا کہ تنگ کرنا کسے کہتے ہیں....؟اور تمہیں اتنا تنگ کروں گا کہ تم خود ہی اپنے منہ سے مجھ سے کہو گی کی تمہیں مجھ سے محبت نہیں عشق جنوں ہے" ....

دوسری طرف جیلانی صاحب ہنستے ہوئے بولے۔

"میرے معصوم اور شریف سے بیٹے کو زیادہ تنگ بھی نہ کرنا کہ بعد میں تم ہی اسے مناتی رہو...اور وہ مانے ہی نہ "

ان کی بات پر وہ منہ بنا کر بولی۔

"ہاں ساری معصومیت آپ کے بیٹے پر ہی ختم ہے اور شریف نہیں شریف بدمعاش ہیں وہ تو............. "

اپنی بات کہہ کر اس نے فوراً اپنے دانتوں کے نیچے زبان دی اور چپ کر گئی کی وہ جیلانی صاحب کے سامنے کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔ جیلانی صاحب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا دوسری طرف کایان نے بھی بڑی مشکل اپنے قہقہے کو روکا۔وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولی۔

"اور ویسے بھی ڈیڈ ایسا کبھی ہو نہیں سکتا کہ کایان کو منانا پڑے کیونکہ وہ مجھ سے ناراض رہ ہی نہیں سکتے اور اگر کبھی وہ مجھ سے ناراض ہوں بھی جائیں تو میں انھیں منا لوں گی۔ "

اس کے یقین پر جہاں جیلانی صاحب حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہوئے وہی کایان بھی حیرت سے کنگ رہ گیا اور اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری...وہ جاننا چاہتا تھا کہ اگر وہ حورین سے ناراض ہوا تو وہ کیسے منائے گی....؟

جیلانی صاحب اپنی ہنسی روکتے ہوئے حورین سے بولے۔

"جو کرنا ہے بیٹا کرو پر ان سب میں خود کو نہ بھول جانا... تمہیں اس وقت اپنا خیال رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔"

ان کی بات سے کایان کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات ابھرے کہ اگر وہ حور کے پاس نہیں تھا تو حور نے بھی اپنا خیال نہیں رکھا اسے پھر سے نئے سرے سے پشیمانی ہونے لگی۔ حورین ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"ڈیڈ آپ فکر نہیں کریں میں اپنا پورا دھیان رکھوں گی اور نہ بھی رکھا تو آپ کا معصوم اور شریف بیٹا ہے نہ......"

اس کی بات پر جیلانی صاحب پھر قہقہہ لگا کر ہنس دیئے جبکہ کایان کے چہرے پر خوشی کے ساتھ ساتھ شرارت بھرے تاثرات ابھرے۔

اسکے بعد جیلانی صاحب اس کے سر پر پیار دے کر اسے شب بخیر کہتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔
ان کو باہر کی طرف آتا دیکھ کر کایان فوراً سائیڈ پر ہو گیا۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد کایان بھی کمرے میں آیا اسے دیکھ کر وہ گھبرا گئی پر کایان بغیر اسے دیکھے اپنا موبائل لے کر واپس چلا گیا۔ کایان کا یوں چلے جانا حورین کو عجیب لگا..........پر پھر اسے اپنے ذہن سے جھٹک کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تینوں صبح ناشتے کے لیے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ کایان بھی خاموشی سے بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔ حورین بار بار چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جس سے وہ واقف تھا پر پھر بھی سب سے بے نیاز بیٹھا ہوا تھا۔ حورین نے جیلانی صاحب کی طرف دیکھا جو چہرے پر مسکان سجائے اسی کی طرف متوجہ تھے۔ اس نے انھیں اشارہ کیا تو وہ سر خم کرتے ہوئے کایان سے مخاطب ہوئے۔

"کایان تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟؟؟؟"

"جی۔۔۔۔مجھے کیا ہونا ہے؟"

وہ الٹا انہی سے سوال کرتے ہوئے بولا تو جیلانی صاحب بولے۔

"تمہیں اتنی خاموشی سے ناشتہ کرتے پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں۔"

"میں پہلے بھی ایسے ہی کرتا تھا۔ مجھ میں چینج آیا ضرور تھا بس کچھ عرصے کے لیے۔"

اپنی بات کہہ کر وہ نیپکن سے منہ صاف کرتا اٹھ گیا تو وہ بولے۔

"آفس جا رہے ہو تو حورین کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ ڈرائیور کچھ دن کی چھٹی پر ہے اور میں کچھ دن گھر رہ کر ریسٹ کروں گا اب تم بھی ہو اور میری بہو بھی تو مجھے اب بزنس کی کوئی ٹینشن نہیں۔"

"میں آپ کو کب سے کہہ رہا تھا ریسٹ کرے گھر رہ کر چلے دیر بعد ہی صحیح آپ کو اپنی صحت کا خیال تو آیا اور رہی بات آپ کی لاڈلی کو ساتھ لے کر جانے کی تو sorry to say میں انکا ملازم نہیں ہوں اور نہ ہی ڈرائیور۔"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا جب کہ وہ دونوں ہی حیران رہ گئے۔ حورین اپنا ناشتہ چھوڑ کر کایان کے پیچھے بھاگی۔ کایان گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا وہ جلدی سے فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی تو کایان بغیر اس کی طرف دیکھے بولا۔

"گاڑی سے اترے آپ۔۔ میں کہہ چکا ہو کہ میں آپ کا ملازم نہیں۔۔۔۔"

وہ افسردگی سے بولی۔

"کایان آپ ایسے کیوں بات کر رہے ہیں؟"

"میں جیسے بھی بات کروں آپ کو اس سے کیا؟ آپ جب مجھ سے دور رہنا چاہتی ہیں تو مجھے بھی آپ سے دور رہنا چاہیے۔"

وہ ابھی بھی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اور حورین کو بے چینی ہونے لگی کہ وہ اس سے ناراض ہے۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا کایان۔ آپ میری بات کو غلط سمجھ رہے ہیں۔"

میں جو بھی سمجھو اس سے آپ کا کچھ بھی لینا دینا نہیں۔۔۔ آپ گاڑی سے اتر رہی ہیں یا میں اتروں۔۔۔۔۔؟"

اس کے رویے سے اور باتوں سے وہ بہت ہرٹ ہوئی اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا کایان کو دووازہ کھول کر باہر نکلتا دیکھ کر وہ خود ہی نم آنکھوں کے ساتھ گاڑی سے اتر آئی اور واپس گھر کے اندر چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی کایان نے غصے سے کار پر تین چار پنچ مارے۔۔۔ اس کی وجہ سے حورین کی آنکھوں میں نمی آئی تھی جس کی سزا اس نے خود کو دی۔ وہ حورین کو تصور میں مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

"میں مانتا ہوں میں نے تمہارا دل دکھایا ہے پر تم بھی تو اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کر رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈیڈ کے ساتھ مل کر مجھے تنگ کرنے کا پلان بنا رہی ہو پر میں تمہیں ہی اتنا تنگ کر دوں گا کہ تم اپنے منہ سے اپنے عشق کا اظہار کروں گی۔ سب کے سامنے ہمارے اس رشتے کو تسلیم کرو گی۔۔۔۔ یہ بات سچ ہے کہ میں کبھی تم سے ناراض نہیں رہ سکتا اور نہ تمہیں نظر انداز کر سکتا ہوں۔۔۔۔ آج تمہیں نظر انداز کرنے کا دکھاوا کیسے کیا یہ میں ہی جانتا ہوں ۔۔۔۔۔۔ میں یہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ اگر میں تم سے ناراض ہو جاؤں تو تم کیسے مناؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت تنگ کر لیا تم نے مجھے حور اب میری باری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ نم آنکھوں کی ساتھ اندر آئی تو جیلانی صاحب کو دیکھ کر اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ کایان مجھ سے ناراض ہیں میں رات کو بس ایسے ہی کہہ دیا کہ مجھ سے دور رہیں اور وہ اب سچ میں مجھ سے دور ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے چپ کرواتے ہوئے بولے۔

"حورین بیٹا رونا بند کرو۔۔۔رونے سے کچھ نہیں ہونا۔۔۔۔۔الٹا تم اپنی طبیعت ہی خراب کرو گی۔اور ویسے بھی جب ہماری رات کو بات ہوئی تو تم نے بہت یقین سے کہا تھا کہ کایان تم سے ناراض نہیں ہو سکتا اور اگر کبھی ہو بھی گیا تو تم منا لو گی۔۔۔تو اب اسی یقین کے ساتھ اسے مناؤ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تم سے عشق کرتا ہے بیٹا اور وہ تم سے ناراض نہیں رہ سکتا پتہ نہیں اس کے ذہن میں کیا چل رہا۔۔۔ہر دفعہ پہل وہ کرتا اس دفعہ تم کر لو۔۔۔۔۔"

ان کی بات سن کر وہ مسکراتے ہوئے پر یقین لہجے میں بولی۔

"میں انھیں منا لوں گی ڈیڈ۔۔۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ آفس آج پھر لیٹ پہنچی۔جیلانی صاحب ہی اسے چھوڑ کر گئے تھے۔ کیمرے سے اسے آتے دیکھ کر کایان نے نتاشہ کو کال کی اور کہا۔

"یہ جو ابھی میڈم لیٹ آئی ہیں انھیں میرے پاس بھیجو۔"

"جی سر ابھی بھیجتی ہوں۔"

کال بند کرکے وہ حورین کو تصور میں مخاطب کرتے ہوئے بولی۔

بڑی الجھتی تھی نہ بڑے سر کے دم پر۔۔۔۔اور مجھے بھی آپ کی جگہ تم کر کے مخاطب کرتی تھی۔۔۔۔۔تمھیں تو اب کایان سر ہی بتائیں گے۔"

وہ حورین کے پاس آکر چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولی۔

"تم آج پھر لیٹ آئی اسی لیے کایان سر تمھیں اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حورین اسے نظر انداز کرتے وہاں سے چلی گئی۔کایان کے آفس کے باہر رک کر اس نے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور بغیر ناک کیے اندر چلی گئی۔اسے ایسے بغیر ناک کیے اندر جاتا دیکھ نتاشہ کے چہرے پر موجود طنزیہ مسکراہت مزید گہری ہوئی۔

کایان جو فائلز چیک کر رہا تھا بغیر اسے دیکھ بولا۔

"آپ آج پھر سے لیٹ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ڈیڈ نے واقعی میں آپ کو بہت سر چڑھایا ہوا ہے۔ پر اب اس کمپنی میں جتنی دیر میں ہوں آپ مجھے وقت کی پابندی کرتی نظر آئیں۔"

اس کا نظر انداز کرنا حورین کو بہت برا لگ رہا تھا وہ اسے چیلنج کرتے ہوئے بولی۔

"اگر میں ایسا نہ کروں تو۔"

اس کی بات پر وہ فائل سائیڈ پر رکھتا اسے دیکھتے ہوئے ٹھوس لہجے میں بولا۔

"تو پھر آپ اپنی جاب سے resign کر سکتی ہیں ویسے بھی ایک ایمپائی کو اپنی limits کا پتہ ہونا چاہیئے۔"

اس کی بات پر وہ غصّے سے بولی۔

"I'm not an employee".

(میں ملازم نہیں ہوں۔)

"Then who are you?".

("پھر کون ہو؟")

"I'm your............""

("میں تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔")

بیوی کا لفظ کہتے کہتے وہ رک گئی جس سے کایان کو اس پر غصہ بھی آیا اور وہ افسردہ بھی ہوا کہ حورین ابھی بھی اس کی بیوی کہلانے سے کتراتی ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ حورین فخر سے بتائے کہ وہ کایان کی بیوی ہے۔ اسے اس بات کو ماننے میں اور کہنے میں شرمندگی نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ ہی کترائے۔۔۔۔۔۔۔

"You are my what hoor.........? Complete your sentence you are my..........?"

"تم میری کیا حور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ اپنی بات پوری کرو۔ تم میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کایان کے پوچھنے پر وہ سر جھکائے گویا ہوئی۔

"میں کل سے وقت کی پابندی کا خیال رکھوں گی۔ دوبارہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔ میں اب جاؤں۔۔۔۔۔۔؟"

اس کے بات بدلنے پر کایان کو بہت غصہ آ رہا تھا۔ اس نے سر سے اشارہ کیا تو وہ وہاں سے چلی گئی جبکہ اس کے جانے کے بعد کایان نے ٹیبل پر ہاتھ مار کر ساری چیزیں نیچے گرا دی اور ٹوٹے ہوئے لہجے بولا۔

"کیوں حور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ آخر کیوں۔۔۔۔۔ تم اتنی دیر گزرنے کے بعد بھی ہمارے رشتے کو accept نہیں کر پا رہی......؟ تمہیں ایک ایمپلائی بن کر یہاں کام کرنا منظور ہے پر میری بیوی بن کر نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس دفعہ میں بھی پہل نہیں کروں گا پہل تم ہی کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب ایسا ہے تو ایسے ہی صحیح دیکھتے ہیں یہ کھیل اب کہاں تک جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

حورین بھی باہر آکر مسکراتے ہوئے کایان کو تصور میں مخاطب کرتے ہوئے بولی۔

"آپ بہت خوشیار ہیں کایان۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بلوانا چاہتے تھے کہ میں آپ کی کیا لگتی ہوں یا میرے دل میں کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟ پر میں بھی آپ ہی کی بیوی ہوں اتنی آسانی سے تو میں بھی نہیں بولوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسے مسکراتا ہوا دیکھ کر نتاشہ کو آگ لگ گئی وہ اس کے پاس آکر پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"ایسا کیا کہا سر نے جو تم اتنا مسکرا رہی ہو۔۔۔۔۔۔؟"

وہ اسے دیکھ کر طنزیہ بولی۔

"سر کہہ رہے ہیں تم اپنی مرضی سے آفس آسکتی ہو تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا اور جو کوئی بھی تم سے سوال کرتا اسے میرے پاس بھیج دو تو پھر نتاشہ تمہیں بھیج دوں سر کے پاس؟ تم انہیں سے پوچھ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر نتاشہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا وہ فوراً بولی۔

نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔۔ میں تم سے بھلا کوئی سوال کیوں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور تم جب مرضی آؤ۔ مجھے اس سے کیا۔۔۔۔۔۔۔ میں چلتی ہوں بہت کام ہے۔۔۔"

اپنی بات کہہ کر وہ فوراً وہاں سے بھاگی جبکہ حورین قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ اس کی بات آفس کی کھڑکی کے پاس کھڑے کایان نے بھی سن لی۔۔۔۔۔۔۔ اس کے جواب پر وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ مسکرا رہا تھا اسے بھی سمجھ آگئی کہ حورین کیوں کچھ نہیں بولی وہ خود کلامی کرتے ہوئے بولا۔

"تم مجھ سے پنگا لے رہی ہوں وائفی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے ساتھ کھیل کھیل رہی ہو پر شاید تمہیں اس بات کا اندازہ نہیں کہ مجھے کسی بھی چیز میں کوئی بھی ہرا نہیں سکتا اور جہاں بات تمہاری آجائے وہاں تو ہرنا ممکن بھی میرے لیے ممکن ہو جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم بس اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے ready رہو......"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جیلانی صاحب نے اس کے لیے سپیشل کیبن بنوایا تھا جو ان کے آفس کے ساتھ تھا اور ایک ونڈو بھی مشترکہ تھی۔وہ اپنی چیئر پر بیٹھے ہوئے کایان کو کام کرتا با آسانی دیکھ سکتی تھی اور کایان اسے۔وہ مسلسل 2 گھنٹے سے کایان کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی وہ لیب ٹاپ پر کام کر رہا تھا وہ خود پر حورین کی نظریں کب سے محسوس کر رہا تھا جو ہر کام چھوڑ چھاڑ کر بری محویت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اس کے دیکھنے سے بہت ڈسٹرب ہو رہا تھا اگر وہ کچھ دیر اور ایسے ہی دیکھتی رہی تو وہ سب بھول کر اسے اپنے بانہوں میں بھر لیتا اور کوئی نہ کوئی گستاخی کر دیتا اس لیے اس نے انٹر کام سے حورین کو کال کی اور اس کے کال اٹھانے پر سرد لہجے میں بولا۔

"کیا آپ مجھے گھورنا بند کر کے اپنے کام پر دھیان دیں گی۔۔۔۔۔۔۔؟"

"کیوں ایک ایمپلائی کے دیکھنے سے آپ کو کیا فرق پڑتا۔۔۔۔۔؟اور اگر پڑتا بھی ہے تو میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

اس کے دیدہ دلیری سے جواب دینے پر وہ کچھ سیکنڈ کے لیے چپ ہو گیا پر وہ بھی کایان تھا۔حورین کو تنگ کرنے کے لیے اپنے لہجے کو سنجیدہ رکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا۔

"آپ کچھ نہ کرو۔میں آپ کے پاس آجاتا ہوں جی بھر کر دیکھ لینا پر میں جب کچھ کیا تو آپ کو ضرور فرق پڑے گا اور اچھا خاصا پڑے گا۔"

"You know what I mean to say.................................."

اس کی بات سن کر حورین کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں جس پر کایان پھر بولا۔

"ابھی میری بات سن کر ہی تمہاری دھڑکنیں تیز ہونے لگیں جب کچھ کروں گا تب کیا بنے گا۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

"آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ خود کو سنبھالتے بس اتنا ہی بولی کیونکہ اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا کایان کی پرستش نظریں اسی پر تھیں اب اسے احساس ہوا کہ جب کوئی آپ سے محبت کرنے والا شخص آپ کو ایسے مسلسل دیکھے تو کیا محسوس ہوتا۔۔۔کایان اسے ابھی بس 2 منٹ ہی دیکھا تھا کہ اس کی حالت بگڑنے لگی۔۔

"میں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

"مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔۔"

"جب اس سے کوئی بات نہ بنی تو یہ کہہ کر فون کاٹ دیا اور اپنا بیگ لے کر فوراً گھر کے لیے نکلی۔ جبکہ وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

وہ آفس کے باہر گاڑی کا ویٹ کر رہی تھی کی کہ اس کے پاس ایک کار آکر رکی جس میں سے کایان باہر نکل کر اس کے پاس آکر کر بولا۔

"چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔"

وہ اسے دیکھتے ناراضگی سے بولی۔

"مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔ جیسا آپ صبح مجھے چھوڑ آئے تھے ویسے ابھی بھی چلے جائیں۔"

اس کی بات پر وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے آپ کی مرضی۔۔۔۔"

اپنی بات کہہ کر وہ آگے بڑھنے لگا کہ اپنے نام کی پکار پر رک گیا۔

نتاشہ گھر جانے کے لیے آفس سے نکلی تھی۔ اسے باہر کایان حورین کے پاس کھڑا نظر آیا اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اسے وہاں سے جاتے دیکھ کر اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس نے کایان کو آواز دی۔

"کایان سر........"

وہ جاتے جاتے رک گیا۔ نتاشہ اس کے پاس آکر بولی۔

"سر آج مجھے لینے ڈرائیور نے نہیں آنا اور میری والدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تو مجھے ارجنٹ گھر جانا ہے تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

کایان اسے اچھی خاصی سنانے والا تھا کہ ایک تو اس نے کایان کا نام لیا دوسرا اسے گھر چھوڑنے کا کہہ رہی ہے پر اس کی والدہ کی طبیعت کا سن کر چپ کر گیا۔ وہ جیسا بھی صحیح پر اس معاملے میں تھوڑا احساس تھا۔ جبکہ اس کے نتاشہ کے سفید جھوٹ پر حورین نے نتاشہ کی طرف حیرت اور غصے سے دیکھا کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ کہہ اپنی فرینڈز سے بات کرتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اس کی مما گھر نہیں وہ اپنی بہن کی طرف کسی فنکشن میں گئی ہوئیں ہیں۔ وہ اسکا ارادہ سمجھ گئی تھی کہ نتاشہ کیا کرنا چاہ رہی ہے۔ وہ ابھی بھی غصّے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کایان نے پاکٹ سے فون نکالا تاکہ وہ ڈرائیور کو کال کر کے اسے نتاشہ کو گھر چھوڑنے کا کہے پر حورین کے چہرے پر غصہ دیکھ کر اس نے موبائل واپس کوٹ پاکٹ میں رکھا اور بولا۔

"ٹھیک ہے چلو میں چھوڑ دیتا ہوں۔"

اس کی بات سن کر نتاشہ تو خوشی سے پھولی نہ سمائی جبکہ حورین نے اس دفعہ غصے اور حیرانگی سے کایان کو دیکھا جو اسے نظر انداز کرتا گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔ نتاشہ نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا اس سے پہلے کہ کایان اسے منع کر کے پیچھے بھیجتا یا وہ آگے بیٹھتی حورین آ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ نتاشہ گاڑی کا دروازہ پکڑے حیران کھڑی رہ گئی۔ شاک تو کایان کو بھی لگا کیونکہ اسے امید نہیں تھی کہ حورین ایسا کچھ کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔ نتاشہ غصّے سے بولی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے حورین؟ میں یہاں بیٹھنے لگی تھی اٹھو یہاں سے۔"

نتاشہ کا حورین سے اس لہجے میں بات کرنا کایان کو بہت ناگوار گزرا اس نے بڑی مشکل سے خود کو روکا۔

وہ نتاشہ کو دیکھتے ہوئے دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوئی۔

"بدتمیزی کیسی۔۔۔۔۔۔۔؟ میں تو وہی کر رہی ہوں جو جیلانی سر نے کہا تھا کہ کایان مجھے روز گھر چھوڑنے بھی جائیں گے اور لے کر بھی آئیں گے۔ ویسے بھی میں اب بیٹھ گئی یہ میری جگہ ہے تم لیٹ ہو گئی۔"

اس کے جواب پر کایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا۔

نتاشہ کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا وہ بس کایان کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔ اسی لیے وہ غصّے سے پیر پٹختی پیچھے بیٹھ گئی کیونکہ کایان کے سامنے نہ وہ کچھ کر سکتی تھی نہ بول سکتی تھی۔ ان کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

"کایان سر ویسے آپ کا ارادہ کب تک ہے کراچی میں رہنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

"جب تک میں یہاں ہوں یہ بھی یہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی جگہ حورین نے جواب دیا۔ جس پر کایان اش اش کر اٹھا۔ یہ وہ حورین تو نہیں تھی جو ڈری سہمی رہتی تھی اس میں بہت بدلاؤ آگیا تھا جو کایان کو بہت پسند آرہا تھا۔ اس کے لیے یہ سب نیا تھا اور خوشی کا باعث بھی کہ اس کی حور اس پر اپنا حق جتا رہی ہے جیلس ہو رہی ہی اسے لے کر۔ محبوب کی یہ ادا تو سب سے نرالی اور سکون کا باعث ہوتی ہے۔

اس کے جواب پر نتاشہ حیرت انگیز لہجے میں بولی۔

"مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

وہ رخ اس کی طرف کر کے اسے دیکھتے ہو بولی۔

"مطلب تمہیں سمجھ میں نہیں آئے گا۔۔۔۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہاری مما فنکشن سے کب واپس آئیں۔۔۔۔ کیونکہ آدھا گھنٹہ پہلے تم کہہ رہی تھی کہ تم اکیلی ہو آج گھر اور تمہاری مما لاہور ہیں تمہاری خالہ کے گھر۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی سوال پر وہ سٹپٹائی جبکہ کایان کو بھی ساری بات سمجھ میں آگئی کایان نے بیک ویو مرر سے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالی۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"وہ۔۔۔۔ انکی طبیعت وہاں خراب ہو گئی۔۔۔۔۔ تو اسی لیے اب وہ واپس گھر آرہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تھوڑی دیر گاڑی میں خاموشی رہی اس کے بعد نتاشہ نے پھر کایان کو مخاطب کیا۔

"سر آپ شادی کب کروا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟"

اس کے بے تکے اور پرسنل سوال پر کایان کو بہت غصہ آیا اس نے کسی ایمپلائی کو اتنا فری نہیں کیا تھا کی وہ اس سے کوئی فالتو بات بھی کرے اور نتاشہ تو اس سے سوال پوچھ رہی تھی وہ اسے سخت جواب دینے لگا پر حورین کے چہرے پر سجی مسکراہٹ دیکھ کر رک گیا۔ اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

"یہ گڈ نیوز سب کو جلد ہی سناؤں گا۔"

حورین جاننا چاہتی تھی کہ کایان کا جواب کیا ہو گا اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اب نتاشہ کی خیر نہیں پر اس کے برعکس کایان کو مسکراتے ہوئے جواب دیتے دیکھ کر وہ غصے سے لال پیلی ہونے لگی۔ وہ ان سب کو انجوائے کر رہا تھا اسے نہیں معلوم تھا کی اس کا ایسے کسی لڑکی سے بات کرنا حورین کو اس کے مزید قریب لا سکتا۔

ناشتہ سارا راستہ کایان سے باتیں کرتی رہی اور کایان بھی ہنس کر اس کی باتوں کا جواب دے رہا تھا وہ کب سے برداشت کر رہی تھی جب اس کی برداشت سے باہر ہوا تو اس نے سونگ پلے کر دیئے اور ان کا والیوم فل کر دیا مجبوراً نتاشہ کو چپ ہونا پڑا۔ اس کی اس حرکت پر کایان قہقہہ لگا کر ہنسا جس پر حورین نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا کیونکہ اسے یہی لگا کہ وہ نتاشہ کی کسی بات پر ایسے ہنس رہا ہے جبکہ حقیقت میں وہ اپنی بیوی کی حرکات پر ہنس رہا تھا۔

نتاشہ کو چھوڑنے کے بعد جب وہ گھر آئے تو حورین بغیر کچھ کہے گاڑی سے اتری اور زور سے گاڑی کا دروازہ مارتی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ کایان کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔ اسے یہ بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ حورین سے اپنی محبت کا اظہار کیسے کروائے گا جیسے حورین اس کی کمزوری تھی ویسے ہی وہ بھی حورین کی کمزوری تھا۔ وہ یہی سب تو حورین میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اپنے حق کے لیے وہ بولے، لڑے اور آواز اٹھائے۔ اپنا حق کسی کو نہ لینے دے۔ کسی سے ڈر کر نہ رہے بلکہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میٹنگ کے لیے کایان کو دو دن اسلام آباد جانا پڑا۔ وہ۔ کام میں اس قدر مصروف تھا کہ نہ اس نے حورین کو کال کی اور نہ ہی ان کی بات ہوئی۔ حورین نے اسے دو تین مرتبہ کال کی جو مصروف ہونے کی وجہ سے ریسیو نہیں کر سکا تو بعد میں حورین نے بھی غصّے سے نہیں کی۔ وہ آج لوٹا تھا اور کافی تھکا ہوا تھا کیونکہ وہ دو دن سے مسلسل جاگ کر کام میں لگا ہوا تھا تو اسی لیے وہ سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا۔ حورین نے جب اسے آتے دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکان بکھر گئی پر اس کے ایسے بغیر دیکھے کمرے میں چلے جانے سے اسے دکھ بھی ہوا اور غصہ بھی آ رہا تھا وہ اس کے پیچھے گئی اور اس کا انتظار کرنے لگے کیونکہ وہ شاور لے رہا تھا۔ جب وہ باہر آیا تو حورین کو اپنا منتظر پایا۔ اسے دیکھ کر اس کا مرجھایا ہوا چہرہ کھل گیا وہ اس وقت حورین کو اپنی بانہوں میں سمیٹنا چاہتا تھا کیونکہ وہی اسکا سکون تھی پر وہ اس دفعہ اس پر اپنی مرضی مسلط نہیں کرنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ خود اس کے پاس آئے جو ابھی تو نا ممکن تھا اسی لیے وہ چڑچڑا ہو گیا اور

اس نے حورین کو اگنور کرنا ہی مناسب سمجھا اگر ایسا نہ کرتا تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ پھر کوئی گستاخی کر دیتا اور حور اس سے دور ہو جاتی۔ پر اس کا اگنور کرنا حورین کو بہت ناگوار گزرا۔ وہ اس کے سامنے آ کر بولی۔

"آپ کہاں تھے........؟؟؟؟؟؟میری کال بھی ریسیو نہیں کی نہ مجھے انفارم کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے نظر انداز کرتا تاؤل سے اپنے بال خشک کرنے لگا وہ دوبارہ بولی۔

"کایان میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں اور نتاشہ بھی آپ کے ساتھ گئی تھی کیوں۔۔۔۔۔۔؟ آپ کسی کو بھی لے جاتے اسے کیوں لے کر گئے؟"

کایان نے کوئی جواب نہیں دیا اسے یہ سن کر دھچکا بھی لگا کہ اس کی بیوی اس پر شک کر رہی ہے وہ خاموش ہی رہا اس کا بحث کا کوئی موڈ نہیں تھا۔ حورین نے اسے پھر پکارا پر اس کے طرف سے کوئی ریسپانس نہ پا کر وہ غصّے سے پاگل ہونے لگی اس نے فروٹ باکٹ سے چاکو اٹھایا اور اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بڑا سا کٹ لگا لیا۔ اس کی اس حرکت پر وہ تڑپ اٹھا اور سب چھوڑ کر اس کی طرف بھاگا۔ اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے جبکہ وہ مسکرا رہی تھی۔ وہ کایان کی، اس کی محبت کی، اس کے جنون عشق کی عادی ہو گئی تھی اور کایان کا اگنور کرنا اسی لیے اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ کایان کی توجہ واپس ملنے پر وہ مسکرا رہی تھی

"حور......."

اس کی ہتھیلی سے خون پانی کی طرح بہ رہا تھا جسے دیکھ کر کایان کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ کایان نے فوراً پاس پڑی اپنی شرٹ اس پر رکھی اور پھر اسکی مرہم پٹی کرنے لگا جو سب کو اپنے آگے جھکا کر رکھتا تھا وہ نیچے قالین پر حورین کے گھٹنوں کے پاس بیٹھا نم آنکھوں کے ساتھ ہونٹ بھینچے اس کی مرہم پٹی کر رہا تھا پھر وہ اس کے تھوڑا قریب ہو کر بولی

۔

"جو میرا ہے وہ بس میرا ہے۔ میں اسے کسی کے ساتھ شئیر نہیں کروں گی۔"

اس کے واضح اقرار پر وہ کچھ نہ بولا اس کی مرہم پٹی کرنے کے بعد وہ اسے بغیر کچھ کہے اپنے کمرے کی طرف آ گیا آنے سے پہلے کایان نے بس ایک نظر اسے دیکھا۔ کیا نہیں تھا اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔ دکھ غصہ اجنبی پن بے یقینی۔۔۔۔۔۔۔ اس کی اسی نظر نے حورین کو احساس دلا دیا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے۔ پر اب وقت گزر چکا

تھاوہ خود کو نقصان پہنچا چکی تھی جس کے لیے کایان اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔پہلے وہ دونوں ایک دوسرے کو تنگ کرنے کے لیے ناراضگی کا دکھاوا کر رہے تھے پر بات اب بہت سنجیدہ ہو گئی تھی وہ خود کو نقصان پہنچا کر کایان کو سچ مُچ میں ناراض کر چکی تھی اور ساتھ اسے ہرٹ بھی کر چکی تھی اگر اس نے ایسا کیا تھا تو اسے ہی اب منانا تھا۔

وہ کایان کے کمرے میں گئی دروازہ کھلا تھا اور وہ بیڈ کے دہانے پر ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا تھا۔اسکی آہٹ محسوس کر کے کایان نے سر اٹھا کر شعلہ برساتی نظروں سے اسے دیکھا۔اس کی آنکھیں غم وغصّے سے سرخ انگارا ہو رہی تھیں۔

خوف سے حورین کا دل کانپ اٹھا پھر تھوک نگلتے ہکلاتے ہوئے بولی۔

"کا۔۔۔یا۔۔۔۔۔ن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔می۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ کر وہ بولا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔چلی جاؤ یہاں سے ٕ

"کایان۔۔۔آپ۔۔۔۔ایسے تو۔۔نہ کرے۔"

"تو پھر کیسے کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟اس وقت یہاں سے چلی جاؤ۔۔"

" I'm sorry......"

"Sorry..........? Did you know what have You done??????? How could you Hoor......? How could you...........?"

(سوری۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟تم جانتی بھی ہو کہ تم نے کیا کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟تم ایسے کیسے کر سکتی ہو حور؟کیسے کر سکتی ہوں ایسا۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟)

وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔

وہ کچھ نہ بولی بس احساس ندامت سے سر جھکا گئی۔کایان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کمرے کے باہر لا کر چھوڑ دیا اور خود کمرے میں آکر دروازہ بند کر دیا اور کمرے میں موجود ہر چیز تہس نہس کر دی۔

"کیوں حورین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم خود کو کیسے نقصان پہنچا سکتی ہو یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم میرے لیے کیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔پھر بھی تم نے اپنے ساتھ ظلم کیا۔۔۔۔۔۔۔؟کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟میرے بات نہ کرنے پر تم

اس حد تک کیسے جا سکتی ہو مجھے کچھ بھی کہتی، بات نہ کرتی مجھے سب قبول تھا پر تمہیں خود کو نقصان نہیں پہچانا چاہیے تھا میں تم سے اب کبھی بات نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔"

حورین باہر کھڑی یہ سب شور اور باتیں سن رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے وہ کایان کو بہت بری طرح ہرٹ کر چکی تھی۔ اور سے منانا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔

شور سن کر جیلانی صاحب بھی اپنے کمرے سے باہر آئے اور حورین کو روتے ہوئے دیکھا۔

"بیٹا کیا ہوا....؟ اور کایان نے کمرے میں توڑ پھوڑ کیوں مچائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ تم دونوں کی لڑائی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔؟ اور یہ چوٹ کیسے لگی۔۔۔۔۔۔۔؟"

وہ کچھ نہ بولی بس روئے جا رہی تھی وہ اسے لے کر کمرے میں گئے اور اسے بیٹھا کر پانی پلایا۔

"حورین بیٹا بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔؟ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

"ڈیڈ میں نے کایان کو سچ مچ ناراض کر دیا وہ مجھ سے بہت زیادہ خفا ہیں۔۔۔۔"

پھر اس نے جیلانی صاحب کو سب بتا دیا وہ بھی غصّے میں آ گئے اور بولے۔

"تم اس حالت میں خود کو نقصان کیسے پہنچا سکتی ہو حورین۔۔۔۔۔۔۔؟ اپنے اور کایان کے ساتھ ساتھ تم نے اس ننھی سی جان کو بھی تکلیف پہنچائی اور ساتھ مجھے بھی۔۔۔۔۔۔۔ایک ساتھ چار لوگوں کے دکھ کی وجہ میری بیٹی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ بس کایان بات نہیں سن رہے تھے تو غصے اور جنون میں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا بس سب خود ہی ہو گیا۔۔۔۔۔میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گی پلیز آپ بھی مجھ سے ناراض نہ ہوں۔

“I'm Sorry Dad.............”

وہ خاموش رہے تو وہ دوبارہ بولی۔

"پلیز ڈیڈ I'm really sorry آپ ناراض نہ ہوں۔ کایان بھی ناراض ہیں اور مجھے نہیں معلوم میں ان کی ناراضگی کیسے دور کروں اور اس بات سے مجھے اور رونا آ رہا۔"

اسے خاموشی سے آنسو بہاتے دیکھ کر جیلانی صاحب بولے۔

"یہ تمہاری پہلی غلطی تھی اسی لیے معاف کر رہا ہوں پر اس کی سزا یہ ہو گی کہ اب میں تمہاری ہیلپ نہیں کروں گا۔

کایان کو تم اکیلے ہینڈل کرو گی۔"

ان کی بات پر وہ فوراً بولی۔

"ڈیڈ یہ غلط بات ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ انھیں ہینڈل کرنا ممکن ہے وہ بھی تب جب وہ مجھ سے سچ میں ناراض ہوں۔"

"اب اسے ناراض کیا ہے تو مناؤ بھی خود ہی۔ اور تم نے ابھی تک شاید کایان کو وہ گڈ نیوز نہیں سنائی جسے جاننا اس کا حق ہے شاید یہی بات اس کی ناراضگی بھی ختم کر دے کیونکہ جو غلطی اس دفعہ تم سے سرزد ہوئی ہے وہ معافی کے قابل نہیں۔۔۔۔۔۔"

ان کی بات پر وہ دوبارہ سر جھکا گئی اور بولی۔

"میں بتانا چاہتی ہوں پر ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی میں صبح ہی ان سے بات کروں گی۔"

"یہی بہتر ہو گا ہم سب کے لیے کم سے کم تم لوگ Tom and Jerry کی طرح لڑنا تو چھوڑو گے۔"

ان کی بات پر حورین نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تو وہ دوبارہ گویا ہوئے۔

تم جانتی ہوں میں بس تمہاری وجہ سے خاموشی ہوں کہ یہ بات تم اسے بتاؤ۔ اب اگر تم نے زیادہ دیر کی تو میں خود اسے سب بتا دوں گا۔"

آخر پر انکی دھمکی پر حورین ہنس دی اور بولی۔

"ڈیڈ کایان کا اثر آپ پر بھی ہو رہا۔"

وہ جو سنجیدگی سے اسے سمجھا رہے تھے اسکی بات کا مفہوم سمجھ کر مسکرا دیئے کیونکہ ان کا بیٹا بھی تو ایسا ہی تھا۔

"تم بہت شریر ہو گئی ہو چلو شاباش سو جاؤ میں لاڈ صاحب کو دیکھو کہ غصہ ختم ہوا یا نہیں۔۔۔۔۔"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر کایان کے کمرے کی طرف چل دیئے۔ کمرے کے باہر کھڑے ہو کر انھوں نے دروازہ ناک کیا اور پھر اندر چلے گئے۔ جیسے اکثر کایان کے غصے کا نشانہ اس کے کمرے کی ہر چیز بنتی تھی اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا

تھاسارا کمرا تہس نہس پڑا تھا اور وہ بیڈ پر بیٹھا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتے کایان بولا۔

ڈیڈ اگر اپنی لاڈلی کی سفارش کرنے آئیں ہیں تو معازرت کے ساتھ آپ یہاں سے چلے جائیں۔"

"میں اسکی سفارش نہیں کرنے آیا بس یہ کہنے آیا ہوں کہ اس کے ایسا کرنے کی وجہ بھی تو تم ہو۔"

انکی بات پر وہ غم وغصے سے چور لہجے میں بولا۔

"آپ جانتے ہیں اس نے خود کو نقصان پہنچایا۔۔خود کو تکلیف دی۔اور جب وہ ایسا کر رہی تھی اور کر دیا تو جانتے ہیں اس کے چہرے پر درد کے آثار کی جگہ مسکراہٹ تھی وہ خود کو تکلیف دے کر مسکرا رہی تھی اس کی آنکھوں میں عجیب سا جنوں تھا۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔اک پل کے لیے میں بھی ڈر گیا۔۔۔کہ اگر دوبارہ اس نے یہی حرکت کی یا اس سے زیادہ خود کو نقصان پہنچایا تو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایسا پاگل پن کیسے کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اس کی بات سن کر ایک پل کو تو جیلانی صاحب بھی سن رہ گئے کہ اس قدر عشق جنوں۔

"کایان بیٹا ٹھیک ہے اس نے غلط کیا پر تم اسے پیار سے بھی سمجھا سکتے ہو۔"

"نہیں ڈیڈ اس دفعہ نہیں اور نہ یہ پیار سے سمجھانے والی بات ہے۔میری ناراضگی ہی اسے دوبارہ ایسا کرنے کا سوچنے بھی نہیں دے گی میں اس کے اس جنوں کی وجہ سے اسے ہی نہیں کھونا چاہتا وہ جانتی ہے کہ وہ میری کمزوری ہے اور اس کی تکلیف میں برداشت نہیں کر سکتا نہ اسے تکلیف میں دیکھ سکتا ہوں پر اس کا یہ مطلب نہیں میری توجہ کے لیے وہ خود کو اذیت دے اس دفعہ نہیں ڈیڈ۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر وہ چپ ہو گئے اور اٹھ کر وہاں سے چلے گئے پر جاتے جاتے مڑے اور بولے۔

"بس اس بات کا دھیان رکھنا کہ اس کی طبیعت نہ خراب ہو ڈاکٹر نے اسے سٹریس لینے سے منع کیا ہے۔"

اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسی طرح کئی دن گزر گئے حورین نے کایان سے بات کرنے کی اسے منانے کے بہت کوشش کی پر کایان اسے کوئی موقع دے ہی نہیں رہا تھا۔وہ اکثر اس وقت گھر آتا جب حورین سو جاتی اور صبح اس کے اٹھنے سے پہلے ہی آفس چلا جاتا۔ آفس میں بھی وہ اسے مکمل طور پر اگنور کرتا یہاں تک کہ اسے کایان کے آفس میں بھی جانے کی اجازت نہیں تھی اور نہ ہی نتاشہ اسے جانے دیتی۔

شام کو آفس کے سب سٹاف کے لیےNew Yearپارٹی بھی تھی اور کایان کیBirthdayپارٹی بھی ۔اسے شام سے پہلے ہر حال میں کایان سے بات کر کے اسے منانا تھا کیونکہ وہ کایان کے ساتھ ایک نئ شروعات کرنا چاہتی تھی۔

Urdu Novels Ghar

وہ صبح سے اسی کوشش میں لگی تھی کہ کب کایان کی مصروفیت ختم ہو اور وہ اس کے پاس جائے۔ دوپہر میں آخر اسے یہ موقع مل ہی گیا۔ کایان نے نتاشہ سے کچھ فائلز منگوائی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ فائلز لے کر اندر جاتی حورین اس کے سامنے آگئی اور بولی۔

"یہ فائلز مجھے دے دو۔ سر نے کہا ہے کہ میں یہ فائلز لے کر ان کے پاس آؤں۔ تم مسسز ملک کے پروجیکٹ کی details دیکھ لو۔"

اس کی بات پر وہ کنفیوز ہوتے ہوئے بولی۔

"سر نے مجھے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔ ہاں یہ ضرور کہا تھا کہ تمہیں ان کے کیبن میں نہ جانے دیا جائے اور میں خود اس بات کا دھیان رکھ رہی ہوں کی تم ابھی تو کیا کبھی بھی ان کے کیبن میں نہ جاؤ۔"

آخر میں اس کا لہجہ طنزیہ ہو گیا۔ حورین اپنے غصے کو قابو کرتی نرم اور چیلنجنگ انداز میں بولی۔

"تو پھر تم خود جا کر پوچھ لو۔۔۔ کہ سر نے ابھی مجھے اپنے آفس میں بلایا ہے یا نہیں.................. ویسے تمہیں پتہ ہے نا انھیں خود سے سوال کرنے والے لوگ نہیں پسند.................. آگے تمہاری مرضی۔"

اس کی بات پر بغیر کچھ سوچے اس نے فائلز حورین کو دے دیں۔ کیونکہ وہ اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی اور ویسے بھی کوئی بھی ایمپلائی کایان سر کا نام لے کر کوئی بھی بات نہیں کر سکتا تھا اور اگر کوئی ایسی حرکت کرتا بھی تو کایان اس کا بہت برا حال کرتا جاب الگ جاتے دوسرا وہ کسی بھی اور کمپنی میں دوبارہ جاب نہیں کر سکتا اسی لیے نتاشہ بھی مطمئن تھی۔ وہ فائلز لے کر نتاشہ کی طرف فاتحانہ مسکراہٹ اچھالتی بغیر اجازت لیے کایان کے آفس میں چلی گئی۔

کایان جو فائلز میں الجھا ہوا تھا دروازہ کھلنے اور کسی کے اندر آنے کی آہٹ سن کر سمجھ گیا کہ بغیر اس کی اجازت ہر جگہ اسکی حور ہی آسکتی ہے چاہے وہ اس کی زندگی ہو، دل ہو یا آفس۔ وہ ہر جگہ بغیر اجازت ہی آ

جاتی ہے۔اس لیے وہ بغیر کچھ بولے اپنے کام میں مصروف رہا۔کایان کو ایسے انجان بنا دیکھ وہ خود ہی اسے مخاطب کرتے فائلز ڈیکس پر رکھتے ہوئے بولی۔

"یہ فائلز جو آپ نے منگوائی تھیں۔"

اس کے بات پر کایان نے بغیر اسے دیکھے انٹر کام سے نتاشہ کو کال کی اور سرد لہجے میں بولا۔

"نتاشہ فائلز لانے کے لیے میں نے آپ کو کہا تھا اگر آپ اپنے کام نہیں کر سکتیں تو یہاں جاب کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔"

اس کی بات سن کر وہ ڈرتے ہوئے فوراً بولی-

"ن۔۔ نہی۔۔۔ نہیں سر۔۔۔۔۔مجھے حورین نے ہی کہا تھا کہ آپ نے اسے فائلز لانے کا کہا ہے اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں نے آپ سے کسی بات کی وضاحت نہیں مانگی۔جو کام میں کہوں وہ کرنا آپ کا فرض ہے نہ کہ ہر کسی کی بات مان لینا۔آفس میں آئیں اور آ کر مس حورین کو یہاں سے لے جائیں۔مجھے یہ دوبارہ اپنے آفس میں نظر نہ آئیں۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔تو حورین اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی جب تک آپ میری بات نہیں سن لیتے۔"

تو وہ سرد لہجے میں بولا۔

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی۔آپ یہاں سے جا سکتیں ہیں۔"

کایان کی سرد مہری پر حورین کو بہت غصہ آ رہا تھا پر وہ یہاں کایان کو منانے آئی تھی غلطی اس کی تھی وہ غصہ دیکھا کر کام اور زیادہ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی کچھ سوچ کر وہ مسکراتی ہوئی کایان کے پاس آئی اور آ کر اس کی گود میں بیٹھ گئی۔کایان تو دم سادھے اسے دیکھ رہا تھا اس کی حور اتنی بولڈ تو بالکل بھی نہیں تھی

اسے ایسے دیکھ وہ حیرت سے کنگ رہ گیا۔ وہ ابھی تک حیرت سے کنگ بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا جو خود سے ہی اس کے اتنے قریب آئی۔

وہ اس کے گلے میں اپنی بانہوں کا ہار ڈالتے ہوئے دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

“My dear husband I've something important to tell you."

تو جب تک میری بات آپ سن نہیں لیتے میں ایسے ہی یہیں بیٹھی رہوں گی۔"

وہ اس کے اور قریب ہوتے کان میں سرگوشی نما بولی۔ اسے سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی دروازے پر دستک ہوئی۔ کایان جو حورین کی قربت کے ٹرانس میں تھا باہر نکلا اور حورین کو دیکھتے اسے اپنی آنکھوں سے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے نتاشہ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ وہ دونوں ہی مونیٹر پر اسے دیکھ چکے تھے۔ کایان کو بھی یہی تھا کہ نتاشہ کے اندر آنے کا سن کر وہ اٹھ جائے گی پر آج حورین کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ آج کایان کے دل کو شاک دے کر بند کرنے کا تخیہ کر کے آئی تھی۔ نتاشہ کے آنے سے بھی وہ کایان کی گود سے نہ اٹھی نتاشہ تو اندر کا منظر دیکھ کر دنگ رہ گئی۔

اسے دیکھ حورین بڑی دلفریبی سے کایان کو دیکھتے نتاشہ سے بولی۔

"ابھی آپ کے سر میرے ساتھ بزی ہیں تو آپ فی الحال جا سکتیں ہیں۔"

جیلسی اور غصے سے سرخ چہرہ لیے وہ چپ چاپ واپس چلی گئی۔ جبکہ وہ دوبارہ کایان کی طرف متوجہ ہوئی۔ وہ کایان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنی کمر پر رکھتے ہوئے اس کے مزید قریب ہوئی اتنے قریب کہ ان کے درمیان بس ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا۔ وہ بولی۔

"اچھا تو کیا بات ہو رہی تھی ہماری؟"

حورین کا یہ روپ دیکھ کر اور اسے خود پہل کرتے دیکھ تو کایان کی سانس ہی تھم گئی اور اس کی دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔ جو حورین کو بھی سنائی دے رہیں تھیں۔ وہ ابھی ان سب سے ہی نہیں سنبھلا تھا کہ حورین نے اس کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھے تو کایان نے اپنی آنکھیں بند لر لیں۔ پھر وہ بولی۔

"I can clearly hear your heartbeat...and my name on it........ I'm sorry I'll never ever hurt you and myself."

(میں تمہارے دل کی دھڑکنیں اور اس پر میرا نام با آسانی سن سکتی ہوں۔۔۔ اور۔۔۔ مجھے معاف کر دے میں اب کبھی بھی آپ کو یا خود کو تکلیف نہیں دوں گی۔)

کایان آنکھیں بند کر کے لمبی لمبی سانسیں لے کر خود کے جذبات کو قابو کر رہا تھا۔ وہ ابھی تک بے یقین سا تھا کہ حورین ایسا کچھ کر سکتی ہے۔ اسے ایسا کرتے دیکھ کر پتہ نہیں حورین کو کیا ہوا وہ اس پر مزید جھکی۔ اور اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ کر خود کو سیراب کرنے لگی دوسری طرف کایان جو کب سے بے یقین اور حیرت زدہ تھا ہوش کی دنیا میں آیا۔

تھوڑی دیر بعد حورین جب اس سے الگ ہونے لگی تو کایان نے دوبارہ سے اسے پکڑ کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا۔ اس کے عمل میں شدت آتی گئی اس کے ہاتھ حورین کو اپنی کمر پر اور پیٹ پر محسوس ہوئے۔ اس کے ہاتھ اپنے پیٹ پر محسوس کرتے وہ بھی ہوش کی دنیا میں آئی اور فوراً کایان سے دور ہوئی۔ یہ احساس ہونے پر کہ وہ کیا کر چکی ہے وہ فوراً اٹھی باہر کو بھاگی۔

کایان جو کب سے ان لمحوں کی قید میں مدہوش تھا حور کے دور جانے سے بدمزہ ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ آفس سے باہر نکلتی کایان نے اسے پیچھے سے پکڑ کر دوبارہ اپنی بانہوں میں بھر لیا اور اس کی کان کی لو پر اپنے لب رکھ کر سرگوشی نما لہجے میں بولا۔

“You can’t Go anywhere”

"(تم کہیں نہیں جاسکتی)"تم میرے اتنے قریب آکر ایسے مجھ سے دور نہیں جاسکتی۔اور بار بار مجھ سے دور جانے کی کوشش نہ کیا کرو۔

"It hurts Hoor"

یہ کہہ کر کایان نے اس کا رُخ اپنی طرف کرکے اسے دیوار کے ساتھ پن(Pin) کر دیا۔کایان نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر دوبارہ اپنے کندھوں پر رکھے۔اپنا دایاں ہاتھ پیچھے سے اس کے سر اور گردن کے درمیان رکھا جبکہ دوسرے ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اسے مزید اپنے قریب کیا۔اپنی کی گئی حرکت پر حورین کے گال خفت اور شرم سے دہک رہے تھے۔اس کے گالوں پر حیا کے گلابی رنگوں کو بکھرے دیکھ کر وہ مزید بہک رہا تھا۔حورین اس سے نظریں چرا رہی تھی یہ دیکھ کر کایان نے اپنے دائیں ہاتھ سے، (جو پیچھے اس کے سر اور گردن کے درمیان تھا)اس کا چہرہ اوپر کیا اور بولا۔

"مجھے نہیں تھا پتہ حور کہ میری ناراضگی تمہیں میری اتنے قریب لاسکتی ہے اور تمہیں اتنا بولڈ بھی بنا سکتی ہو۔۔۔

That was unbelievable and hot"

حورین پہلے ہی اپنے کیے پر خفت سے سر جھکائے کھڑی تھی اوپر کایان کی باتوں اور لو دیتی آنکھوں سے وہ مزید کنفیوز ہو رہی تھی بڑی مشکل سے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئی بولی۔

"مجھے۔۔۔آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔۔۔"

وہ اتنے قریب تھے کہ دونوں کے لب آپس میں بات کرنے سے ٹکرا رہے تھے اور دونوں کی گرم سانسیں ایک دوسرے کے چہروں کو جھلسا رہیں تھیں۔ اس کی بات پر کایان بدمزگی سے بولا۔

"Not now, Hoor."

یہ کہہ کر اس نے حورین کی گردن پر اپنے لب رکھے۔ حورین نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں۔ کایان کے لب اس کی بیوٹی بون سے ہوتے ہوئے اس کے تل پر آ کر ٹھہر گئے۔ اس نے اس تل پر اپنے دانت گاڑ دیے۔ حورین کو ایک ایک کر کے سارے منظر یاد آنے لگے اور وہ خوف سے کانپنے لگی۔ اس کا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا۔ کایان نے اس سے الگ ہو کر اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں جہاں کچھ دیر پہلے عشقِ جنوں رقص کر رہا تھا اب وہی جگہ خوف تھا۔ کایان نے اسے حیرانگی اور دل گرفتگی سے دیکھا پر پھر اس کے خوف کی وجہ سمجھ میں آنے پر وہ دکھ اور شرمندگی سے سر جھکا گیا۔۔۔۔۔۔ اس خوف کی وجہ وہ خود تھا۔۔۔ ایک غلط فہمی کی وجہ سے وہ انسان سے جانور بن گیا تھا اور اپنی ہی محبت کا مان توڑ دیا۔ وہ حورین سے دور ہوا اور نم آواز میں بولا۔

"حور گھر جاؤ۔ ہم شام کو بات کرے گے۔"

"کایان۔۔۔ میں۔۔۔۔ ٹھیک ہوں۔ مجھے یہی رہنا آپ کے پاس۔۔۔۔۔۔ میں۔۔ سب بھولا کر ایک نئ زندگی شروع کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ آپ کے ساتھ۔۔۔۔ اور ہما۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ بولا۔

"حور جو میں نے جو کیا وہ اتنی آسانی سے نہیں بھولا جا سکتا۔۔۔ اور اس کا ثبوت تمہاری آنکھوں میں موجود ڈر ہے۔۔۔۔ مجھے ہی ابھی تم سے دور رہنا چاہیے تھا۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔ کایان۔۔۔۔۔۔۔"

"حور ابھی گھر جاؤ ہم بعد میں بات کرے گے۔"

حور کو اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ کر اس نے ٹیبل سے کار کی کیز لیں اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لایا اور گاڑی میں بیٹھا گھر لے آیا۔ سارا راستہ وہ دونوں خاموش رہے۔ اسے گھر ڈراپ کر کے وہ گاڑی لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

کافی دیر سڑکوں پر بے مقصد گاڑی چلاتا رہا۔ تھک کر اس نے سڑک کے ایک طرف گاڑی روک دی اور اسٹیرنگ ویل پر سر رکھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اتنے میں اسے قریب سے اذان کی آواز سنائی دی تو وہ مسجد میں آگیا۔۔۔۔

نماز پڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے اشکار واتھے اس کا دل افسردگی سے بھرا ہوا تھا۔ اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔۔ نماز کے بعد جب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے لب پھڑ پھڑا رہے تھے۔

"اے میرے مولا۔۔۔۔ مجھ گنہگار کو اپنی رحمت سے نواز دے۔ میں اپنی روح کی گہرائیوں سے اپنے کیے ہر گناہ کی معافی مانگتا ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی نہیں جو میری پکار سنے جو میری مدد کرے۔ مجھ بھٹکے ہوئے کو راستہ دیکھائے۔۔۔ میں تیرے آگے گھٹنے ٹیکتا ہوں، اے مہربان الہی، مجھ پر اپنی رحمت برسا دے۔ میں ان سب سے تھک چکا ہوں۔ میں اپنے ہی عشق کو اپنے ہاتھوں رسوا کیا اسے تکلیف دی۔ اپنی گمراہی میں میں تیرے نور سے بھٹک گیا تھا۔...............میرے دل کے اس بوجھ کو ختم کر دے ....میری روح جو چھلنی ہو چکی ہے اس پر اپنے فضل و کرم کا مرہم لگا دے.......مجھے ان سب کے لیے معاف کر دے۔۔ میں تیری معافی کا طلبگار ہوں۔۔۔ مجھے میری محبت، میری زندگی بخش دے۔۔۔۔۔ آمین"

دعا مانگنے کے کتنے دیر بعد بھی وہ مسجد میں بیٹھا رہا۔ اس کے دل کو ایک عجیب سا سکون مل گیا تھا اور جیسے دل کا سارا بوجھ اتر گیا ہو۔ کافی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہ گھر کی طرف روانہ ہو گیا کیونکہ آج اس کی سالگرہ کے ساتھ نیو ئیر پارٹی بھی تھی تو اس کا پارٹی میں ہونا ضروری تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حورین کب سے بیٹھی گہری سوچ میں گم تھی۔اسے رہ رہ کر کایان کی آنکھوں کی بے یقینی اور درد بے چین کر رہا تھا۔اسے خود پر بھی غصہ آرہا تھا کہ جب وہ کایان کے ساتھ اپنی ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہے تو پرانی باتوں کو لے کر خوف زدہ کیوں ہو رہی ہے؟ جو گزر گیا وہ واپس نہیں آسکتا اور اس کو یاد رکھ کر وہ اپنی آنے والی زندگی برباد نہیں کرے گی۔اس نے پختہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب مزید دیر نہیں کرے گی۔آج ہی کایان کو اپنے جذبات، اور نئے آنے والے مہمان کے بارے میں بتا دے گی۔اٹھ کر اس نے کایان کا گفٹ پیک کیا اور فریش ہو کر تیار ہونے لگی۔

آج اس نے بلیک کلر کی انڈین ساڑھی پہنی تھی جو کہ نیٹ کی تھی جو زیادہ ہیوی نہیں تھی سادہ ہونے کے باوجود بھی وہ بہت ڈیسنٹ اور گریس فل تھی۔جب اس نے ساڑھی زیب تن کی تو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگ گئے۔اس کے ساتھ کے میچنگ سلور ائیر رنگ، اور لائٹ سا میک اپ۔بال اس نے سٹریٹ کر کے کھلے چھوڑ دیئے تھے۔آج وہ کایان کے لیے دل سے تیار ہوئی تھی۔تیار ہونے کے بعد اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تو کچھ پل کے لیے وہ بھی مخبوط ہو کر رہ گئی۔خود کو ایسے دیکھ کر اس کے ذہن میں کایان کی بات آئی جو اس نے شادی والے دن اسے دلہن کے جوڑے میں دیکھ کر کہی تھی۔

"باہر آنے سے پہلے تم تو خود کو آئینے میں دیکھا تھا کیا.....؟ اگر دیکھ لیتی تو ایسے میری سامنے آنے کی غلطی نہ کرتی اور نہ ہی مجھ سے یہ سوال پوچھتی۔"

اس کی بات یاد کرتے حورین کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے اور اس کے دل کی دھڑکن بھی بڑھ گئی۔ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی فوراً وہاں سے پیچھے ہوئی۔پھر خود کو ریلیکس کرتی جیلانی صاحب کے ساتھ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی جو کب سے اسی کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ پارٹی 5 سٹار ہوٹل میں تھی۔ اسے دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گئے اور محبت و شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔

"ماشاءاللہ میری بیٹی سچ میں ہی حور لگ رہی ہے آسمان سے اتری۔اللہ ہر بری نظر سے بچائے آمین۔"

ان کے بات پر وہ مسکرانے لگی اس کی نظر کایان پر پڑی جو بلیک 4 پیس پہنے، بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے، ایک ہاتھ میں برانڈڈ واچ پہنے اپنے شاہانہ شخصیت کے ساتھ تیار گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔ اسے دیکھتے وہ فوراً گاڑی سے اترتی جیلانی صاحب سے بولی۔

"آپ جائیں ڈیڈ.............. میں کایان کے ساتھ جاؤں گی۔"

اپنی بات پوری کرتے اور بغیر ان کا جواب سنے وہ گاڑی سے اتر گئی۔ جسے دیکھ وہ پہلے تو حیران ہوئے پھر مسکرانے لگے اور ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا کہا۔

دوسری طرف کایان بھی گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ گاڑی بھگا کر لے جاتا حورین جلدی سے اس کی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔ اچانک ایسے کسی کے دروازہ کھول کر اندر آ کر بیٹھنے سے وہ کچھ پل کے لیے حیران ہوا پر حور کے بیٹھنے سے اس کے ہاتھ میں موجود چوڑیوں نے خاموش ماحول میں شور برپا کیا جس سے وہ سمجھ گیا کہ یہ اس کی حور ہی ہے کیونکہ اسے ہی چوڑیاں بہت پسند ہے جو ہر Outfit کے ساتھ carry کرتی ہے اور ویسے بھی اتنے حق سے اور بغیر اس کی اجازت کے بس حورین ہی اس کے پاس آ جا سکتی تھی۔ کایان نے اسے بغیر دیکھے گاڑی چلا دی۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس دشمن جان کو نہیں دیکھے گا کیونکہ وہ جب بھی اسے دیکھتا تھا سب کچھ بھول کر اس کی قربت کے لیے مچلتا تھا جس وجہ سے وہ اکثر ہر خد پار کر جاتا تھا اسی لیے اس نے پکا ارادہ کر کے دل کو سمجھا لیا تھا کہ وہ اسے نہیں دیکھے گا پر اس کے دل کو اپنے محبوب کا دیدار کئے بغیر کہاں چین مل رہا تھا اس کا دل اس سے بغاوت کر رہا تھا کہ ایک دفعہ ہی صحیح اس دیکھ کر اسے سکون بخش دو............ اس وجہ سے اس frustration ہونے لگی اور اسی frustration میں اس نے گاڑی کے اسٹیرنگ ویل پر ہاتھ مارے۔ حورین جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے ایسا کرنے سے اپنی ہی سیٹ پر اچھل پڑی۔ پھر خود کو نارمل کرتے اسے مخالب کرتے ہوئے بولی۔

"کایان مجھے سمندر دیکھنے جانا ہے ابھی۔"

اس کی فرمائش پر کایان نے بغیر کچھ کہے گاڑی اسی راستے کی طرف موڑ دی۔ اس کے لیے حورین کی خوشی سب سے پہلے تھی اور اس خوشی کے لیے اگر وہ پارٹی میں تھوڑا لیٹ بھی پہنچے گے تو بھی اسے منظور تھا۔ وہ ابھی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ حورین اس کے دل کی حالت سے اچھی طرح واقف تھی۔ وہ اسے مزید تنگ کرنے کے لیے اپنا پورا رخ اس کی طرف کر کے بیٹھ گئی۔ جس سے وہ مزید چڑ رہا تھا اور دسٹرب ہو رہا تھا وہ ابھی بھی ڈرائیو کرتے سامنے دیکھ کر بولا۔

"Don't look at me like that........ You will regret it, Hoor."

تو وہ اسے جتلانے والے انداز میں بولی۔

"I'll not regret it Kaayan."

اس کے جواب پر غصے سے کایان نے گاڑی روکی۔ اس کے گاڑی روکنے پر وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"آپ نے یہاں گاڑی کیوں روکی.........؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ بغیر اسے دیکھتے اپنا غصے قابو کرتا بولا۔

"تاکہ خود کو تھوڑا ریلیکس کر سکوں تمہاری حرکتیں مجھے سکون سے ڈرائیو نہیں کرنے دے رہیں۔"

اپنی بات کہتا وہ گاڑی سے نکل کر باہر آ گیا۔ جبکہ گاڑی میں بیٹھی حورین کا قہقہہ وہ با آسانی سن رہا تھا جو اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی کی آواز اتنی دلکش تھی کہ اس کا دل پھر سے مچلنے لگا جسے وہ ڈپٹ رہا تھا کہ وہ اسے نہیں دیکھے گا۔ حورین بھی گاڑی سے باہر نکل آئی اور اسکے روبرو کھڑے ہو کر اسے محبت طلب نظروں سے دیکھنے لگی جو آنکھیں بند کیے گاڑی سے ٹیک لگائے خود سے ہی لڑ رہا تھا۔ حورین کو اس پر بہت پیار آیا۔ وہ اس کے تھوڑا اور قریب ہوئی۔ اس کے قریب ہونے سے کایان کو اپنے قریب اپنے ہی کلون کی خوشبو محسوس ہوئی جس کا مطلب صاف تھا کہ حورین آج اس کی خوشبو میں رچی بسی ہوئی ہے۔ جسے محسوس کرتے کایان نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔ حورین واقعی میں ہر بار کی

طرح آج بھی اس کا ضبط آزما رہی تھی۔ وہ جتنا خود سے لڑ رہا تھا اس سے دور رہنے کے لئے اتنا ہی وہ اس کے قریب آ کر اسے بے قابو کر رہی تھی۔ حورین نے تھوڑا اوپر ہو کر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگی۔

"یہ کیا حرکت ہے حور۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

یہ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھ بڑھائے پٹی کھولنے کے لیے جو حورین کے ہاتھ سے ٹکرائے۔ وہ پہلے ہی خود کو بے اختیار ہونے سے روک رہا تھا اوپر سے حورین کے ہاتھوں کا لمس اسے جیسے کرنٹ لگا۔ اس نے فوراً اپنے ہاتھ پیچھے کیے تو وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"آپ خود ہی آنکھیں بند کیے کھڑے تھے اور مجھے دیکھنے سے بھی گریز کر رہے ہیں تو سوچا کیوں نہ پٹی باندھ دوں۔ اب آپ اسے تب تک نہیں کھولے گے جب تک میں نہیں کہتی۔"

وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"حور یہ بچپنا بند کرو۔۔۔ کھولو اسے۔۔۔ نہیں تو ڈرائیو کون کرے گا۔۔۔؟؟؟؟؟"

"بچپنا ہے تو بچپنا ہی صحیح اور رہی بات ڈرائیورنگ کی تو وہ میں کر لوں گی۔"

"تم نے ڈرائیورنگ کب سیکھی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

اس کے حیرانگی سے پوچھنے پر وہ بولی۔

"جب میں آپ کے ساتھ نہیں تھی تو ان مہینوں میں یہی سب تو سیکھا۔ اب آپ بس چپ کر کے بیٹھ جائیں۔"

اپنی بات کہتی وہ کایان کا ہاتھ تھام کر اسے فرنٹ سیٹ تک لائی اور اسے بیٹھا کر سیٹ بلیٹ بند کر رہی تھی جب وہ اسے اتنے پاس محسوس کرتے دوبارہ بولا۔

"حور تم یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اپنی شہادت کی انگلی اس کے لبوں پر رکھتے ہوئے کایان کے ہی انداز میں اس کے نقل اتارتے ہوئے بولی۔

"Not a word Kaayan......... not a word....."

اس کے اس انداز پر کایان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری اور وہ چپ کر گیا جبکہ اس کی حرکت پر اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

اپنی منزل پر پہنچ کر اس نے گاڑی روکی اور کایان کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لائی۔ اس نے کایان کی آنکھوں سے پٹی کھول دی۔ خود وہ کایان کے پیچھے ہی کھڑے تھی۔ آنکھوں سے پٹی ہٹتے ہی اس کی نظر سامنے کے منظر پر گئی وہ اپنی جگہ منجمد ہو کر رہ گیا۔

سمندر کے کنارے ایک بہت خوبصورت ساٹیبل تھا جو کینڈلز، پھولوں سی سجا ہوا تھا اس تک جانے والے راستے میں بھی تازہ گلاب کے پھول اور سائیڈ پر سینٹڈ کینڈلز لگی ہوئی تھی۔

جیسے جیسے شام ڈھل رہی تھی۔ ساحل کی لکیر نرمی سے چمکتی ہوئی موم بتی کی روشنی سے مزین ہو رہی تھی جو ایک گرم اور خواب ناک ماحول میں ایک الگ سی چمک پیدا کر رہی تھی میز کو خوبصورتی سے باریک چین اور چمکتے چاندی کے برتنوں کے ساتھ سیٹ کیا گیا تھا جس کے چاروں طرف موم بتی کی روشنی اور سمندر کی پرسکون دھنیں تھیں۔ حورین نے کایان کی سالگرہ منانے کے لیے یہ خاص سرپرائز پلان کیا تھا ویسے بھی وہ مسز کایان زرار تھی اس کے لیے سب سے الگ تھلگ یہ انتظار کرنا بہت آسان تھا۔

کایان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا اس نے بے یقینی سے اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں اور پھر دوبارہ جب بند کیں تو حورین نے اس کے سامنے آکر کر اس کے گال پر اپنے لب رکھے اور بولی۔

"Happy birthday my Dear Hubby."

کایان نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔اس کی نظریں حورین کی نظروں سے ٹکرائیں جو آنکھیں میں محبت کا جہاں بسائے اسے دیکھ رہی تھی۔کایان کی نظروں میں جہاں بے یقینی تھی وہاں اب حیرت اور پھر خوشی نے لے لی۔اس نے اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس کی دعا قبول کر کے اسے سرخرو کر دیا۔

کایان کی نظر اس کے دلکش سراپے پر گئی جو انڈین ساڑھی میں غضب ڈھا رہا تھا۔کایان کے ضبط نے جواب دے دیا۔وہ کایان سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔ کایان نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے حصار میں قید کر کے وہ فاصلہ بھی مٹا دیا۔

کایان نے اس کی گردن کے قریب اپنا چہرہ کر کے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارے ہوئے پوچھا۔

"میرے سامنے آنے سے پہلے تم نے خود کو آئینے میں دیکھا تھا؟؟؟؟؟؟؟"

اس کے سوال پر اس نے بے ساختہ ہاں میں سر ہلایا۔تو دوبارہ سے وہ اس کی گردن پر ناک رگڑتے ہوئے بولا۔

"اس کے بعد بھی میرے سامنے آنے کی غلطی کی؟؟؟؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ بوکھلا کر رہ گئی۔اوپر سے کایان کے ہاتھ اس کے اس کی کمر پر گردش کر رہے تھے۔

"وہ.......آپ-----کی birthday تھی تو------اسی لیے-------اور سرپرائز------بھی تو دینا تھا---تو سامنے آنا ضروری تھا۔"

آخر میں وہ معصومانہ انداز میں بولی تو کایان جو اس کی گردن پر اپنا ناک رگڑتے ہوئے مدہوش ہو رہا تھا مسکرانے لگا۔یہ کایان کے favorite کلون کی خوشبو تھی۔اسے پہلے ہی یہ بہت پسند تھی پر آج حورین کے وجود سے بھی وہی خوشبو آتے محسوس کرتے وہ بے خود سا ہو گیا۔کایان نے مسکراتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھے۔وہ جا بجا اس کے گردن اور بیوٹی بون پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔کایان کی قربت ،ساتھ لہروں کا شور اور ہلکی ہلکی ہوا اس کے دل میں ارتعاش پیدا کر رہے تھے۔کایان نے اس کی ساڑھی

کا پلو کندھے سے سرکایا۔اس کا جسم ہلکا ہلکا کانپنے لگا۔وہ لاکھ اس سے محبت کرتی ہو پر کایان کے منہ زور جذبات کی شدت، اور اس کی قربت برداشت کرنا حورین کے بس سے باہر تھا۔کایان کی لب اس کے تل پر اپنالس چھوڑ رہے تھے جو شاذونادر ہی نظر آتا تھا۔کایان کا کوئی ارادہ نہیں تھا آج اس تل کو بخشنے کا۔حورین نے سختی سے کایان کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تو وہ اس کی کان کی لو کو چھوتا دلفریبی سے بولا۔

"I warned you that you'll regret it."

"I'm not regretting it. I just wanna tell you something."

اس کی بات پر کایان اپنے جذبات پر قابو کرتا اس کا پلو سیدھا کرتا اس سے الگ ہو کر اسے دیکھنے لگا جو حیا کے رنگوں میں ڈھلی اور حسین لگ رہی تھی اوپر سے اس کی جھکی دراز پلکوں کی جھل مل اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔حورین نے سوچ لیا تھا کہ آج کچھ بھی ہو وہ کایان کو اپنے دل کی بات بتا کر ہی رہے گی۔اسی لیے وہ بولی۔

"میں نے آپ کو معاف کیا ہر ایک بات کے لیے۔میں اب آپ سے دور نہیں رہ سکتی کایان۔میں اپنی آگے کی ساری زندگی آپ کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔۔

"I.... lo.........ve......... I love you Kaayan.........."

اسے خود بھی نہیں پتہ اس میں کیسے اتنی ہمت آئی جو بغیر رکے اس نے اپنی بات مکمل کی۔اپنی بات کہتے وہ اس کے گلے لگ گئی۔اسے خود سے بھی شرم آرہی تھی۔وہ کایان کی پناہوں میں خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔حورین کے واضح اقرار پر کایان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا۔اس نے حورین کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اسے گول گول گھماتے ہوئے بولا۔

"I love you too Hoor."

"حور تم نے آج یہ سب کہہ کر مجھے میری زندگی واپس لوٹادی۔ "

"Thanks for giving me such an amazing gift."

اس کے اس طرح گھمانے پر وہ گھبرا کر بولی۔

"ایسے نہیں کرے کایان مجھے چکر آرہے ہیں نیچے اتارے نا۔"

کایان نے اسے فوراً نیچے اتارا اور اسے کرسی پر بیٹھاتے خود گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتے اس کا ہاتھ فکر مندی کے پکڑتے بولا۔

"تم ٹھیک ہو حور۔"

اس کی اتنی فکر پر وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"جی۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔"

وہ تذبذب کا شکار تھی کہ کایان کو ابھی وہ نیوز بتائیں یا نہیں اور اسی وجہ سے وہ اپنے لب کچلنے لگی وہ مغرور شہزادہ اس کے پاس بیٹھا محبت اور فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا جس پر وہ مزید شرمندہ ہونے لگی۔کایان نے اس کے لبوں کو فوکس کیا جو وہ بے دردی سے کچل رہی تھی۔اس سے پہلے کہ کایان اپنی سوچ پر عمل کرتا اس کا فون رنگ ہوا اس نے دیکھا تو جیلانی صاحب کی کال تھی۔اس نے کال ریسیو کرلی تو وہ بولے۔

کہاں ہو تم دونوں؟؟؟یہاں سب مہمان تم دونوں کا انتظار کررہے ہیں؟جلد یہاں آؤ جہاں بھی ہو۔"

"ڈیڈ آپ کیوں ہمیشہ ظالم سماج بن کر میرے رومانس کی دھجیاں اڑادیتے ہیں؟"

اس کے منہ پھلا کر کہنے پر حورین تو شرم سے سر جھکا گئی جبکہ جیلانی صاحب بلند قہقہہ لگاتے ہوئے بولے۔

کیا کروں بیٹا کسی نہ کسی کو تو یہ کردار بھی ادا کرنا پڑے گا نا۔تھوڑی شرم کرکے یہاں تشریف لے آؤ....ورنہ مجھے سچ میں ظالم سماج بنتے دیر نہیں لگے گی۔"

"شرم کرنا آپ نے کبھی سیکھائی ہی نہیں۔ہاں آپ کی بہو سے ضرور سیکھ لوں گا۔"

وہ حورین کو نظروں کے حصار میں لیے، شرم سے جھکے اس کے سر کو دیکھتے اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

حورین کا جھکا سر مزید جھک گیا۔ جبکہ جیلانی صاحب اپنی ہنسی ضبط کرتے مصنوعی غصے سے بولے۔

"کایان تم آرہے ہو یا میں وہاں خود آؤں تمہیں لینے؟"

وہ روٹھے لہجے میں بولا۔

"آرہا ہوں ڈیڈ۔۔۔۔۔ آپ ظالم سماج بن کر شوق پورے کر لے اپنے۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور حورین کو دیکھتے بولا۔

" ہم اپنا رومانس رات کو کریں گے ابھی پارٹی میں نہ پہنچے تو ڈیڈ نے لاٹھی لے کر آجانا ہے۔"

اس کی بے باکی پر حورین میں اتنی ہمت نہیں ہوئی سے اسے دیکھے۔ وہ خفگی سے منہ پھولا کر بولی۔

"آپ بہت بے شرم ہیں۔"

"میں کتنا بے شرم ہوں وائفی یہ تو تمہیں آج رات اچھے سے اندازہ ہو جائے گا۔"

اس کی بات پر وہ سرخ انار بنتی مزید سر جھکا کر چپ کر گئی۔ جبکہ وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی حال کے سامنے رکتے ہی وہ کایان کا انتظار کیے بغیر اندر کی طرف بھاگی۔ جبکہ وہ اس کی سپیڈ دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"کہاں بھاگ کر جاؤ گی وائفی؟؟؟؟؟ آنا میرے پاس ہی ہے۔"

حورین کو اپنے پیچھے کایان کی آواز سنائی دی تو اس کے قدموں میں مزید تیزی آگئی۔ جلدی جلدی قدم آگے بڑھاتے وہ دیکھ پیچھے رہی تھی اسی وجہ سے وہ کسی کے سینے سے جا لگی۔ اور جس سے ٹکرائی انھوں نے اسے اپنی شفقت بھرے حصار میں بھر لیا۔ وہ اس لمس کو پہچانتی تھی وہ ان کے سینے سے لگی زار و قطار

رونے لگی۔ اتنی دیر وہ ان کے محبت و شفقت بھرے سائے سے محروم رہی تھی کہ اس کی مما کو تکلیف نہ پہنچے اور اب ان کے سینے سے لگی وہ جیسے سب کچھ بھول گئی تھی اسے یاد تھا تو بس اپنے پاپا۔

"پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔کو۔۔۔۔بہت م۔۔۔۔س کیا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پاپا کی جان تمہارے پاپا کا بھی تمہارے بغیر کہاں گزارا تھا؟؟؟؟؟؟؟ اپنی جان سے عزیز حورین کے بغیر اس کے پاپا کیسے رہے ہیں یہ بس وہی جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔میں بھی تمہیں بہت مس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ابھی بھی اپنے پاپا سے ناراض ہو؟؟؟؟؟"

ان کے استفسار پر اس نے الگ ہو کر انہیں دیکھا اور منہ پھولا کر بولی۔

"میں بلا آپ سے کیوں ناراض ہونا ہے پاپا۔۔۔۔آپ کی ہی وجہ سے تو میرا وجود ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولے۔

"تو اسی لیے اپنی مما سے ناراضگی میں اپنے پاپا سے بھی بات نہیں کی؟؟؟؟؟؟"

" حورین نے پاس کھڑی حلیمہ بیگم کو دیکھا اور کہا۔

"نہیں ڈیڈ ایسی بات نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتی تھی مجھے دیکھ کر مما کے زخم پھر سے ہرے ہو۔ انھیں اذیت ملے میں بس اسی وجہ سے آپ سے بھی دور رہی کہ مزید میری وجہ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔"

اس کی بات پر حلیمہ بیگم نے تڑپ کر اسے گلے سے لگا لیا اور نم لہجے میں بولیں۔

" تم میری اذیت کی وجہ کبھی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔میں نے جو بھی کہا اس کے لیے میں شرمندہ ہوں مجھے اپنے کہے الفاظ پر پچھتاوا ہے۔ پر اگر میں وہ سب کہہ کر تمہیں خود سے دور نہ کرتی تو تم شاید اپنی خوشیوں سے بھی دور ہو جاتی اور میں یہ نہیں چاہتی تھی۔ مجھے معاف کر دو بیٹا۔"

ان کی لہجے کی تڑپ محسوس کرتے وہ بھی زارہ قطار رو دی۔ وہ اس کی ماں تھیں وہ اسے کچھ بھی کہتیں پر وہ زیادہ دیر ان سے ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔

"مما آپ مجھ سے معافی نہ مانگے۔ میں سب سمجھ سکتی ہوں جو اس وقت آپ نے محسوس کیا ہو گا۔ جو کچھ بھی ہوا اسے بھول کر ہم نئی شروعات بھی تو کر سکتے ہیں نا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

حلیمہ بیگم اور الیاس صاحب نے اسے ایک ساتھ اپنی محبت کی چھاؤں میں چھپالیا۔ وہ ابھی بھی رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی کہ جیلانی صاحب کی آواز پر ان سے الگ ہوئی۔

"جتنا میں تمھیں منع کرتا ہوں اتنا ہی تم روتی ہو۔ خود بھی ٹینشن لیتی ہو اور باقی سب کو بھی دیتی ہو۔"

پھر وہ الیاس صاحب سے مخاطب ہوئے۔

"تم ہی اسے کچھ سمجھاؤ شاید تمہاری سن لے کیونکہ میں تو سمجھا سمجھا کر تھک گیا پر یہ میری نہیں سنتی۔"

ان کے کہنے پر حورین نے ناراضگی سے جیلانی صاحب کی طرف دیکھا۔

"ڈیڈ ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔۔ میں اپنا پورا دھیان رکھ رہی ہوں۔ آپ کی بھی ہر بات مانتی ہوں۔ اب آپ پاپا سے ایسے کہے گے تو پاپا بعد میں ان سے پہلے مما میری کلاس لگانا شروع ہو جائیں گی کہ ایسی حالت میں بھی تم اپنا دھیان نہیں رکھ رہی وغیرہ وغیرہ۔"

اس کا انداز ہی ایسا تھا کہ وہ تینوں ہنسنا شروع ہو گئے حلیمہ بیگم جو مسکرا رہی تھی اس کی بات پر ٹھٹکی اور پوچھا۔

"ایسی حالت مطلب۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

حورین نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس مسکراتے ہوئے سر جھکا گئی۔ تو انھوں نے غور سے اپنی لاڈلی کی طرف دیکھا وہ اس کی ماں تھیں وہ کیسے نہ سمجھتی اس کی بات ۔ وہ تو خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھیں دوسری طرف الیاس صاحب کا بھی یہی حال تھا وہ تو شروع سے ہی اس کی ان کہی بات بھی سمجھ جاتے تھے ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ وہ اسے محبت سے گلے لگا گئے۔ بے اختیار انھوں نے اپنے رب کا شکریہ ادا کیا۔ الیاس صاحب بولے۔

"تم نے ہمیں یہ خوشی دے کر دنیا کا سب سی امیر انسان بنا دیا۔ اس وجہ سے میں اس کھوتے کو بھی معاف کرتا ہوں۔"

"پاپا اب انھیں کھوتا تو نہ بولے اتنے handsome ہیں وہ تو۔۔۔"

الیاس صاحب کی بات پر وہ فوراً بولی تو سب نے بے ساختہ بلند قہقہہ لگایا۔ حورین کی بات اندر آتے کایان نے بھی سنی اور ان کے پاس آکر الیاس صاحب سے بولا۔

"پاپا یہی ہینڈ سم کھوتا آپ کی بیٹی کا شوہر ہے۔"

اس کی بات پر سب کا قہقہہ دوبارہ بلند آواز گونجا جبکہ حورین الیاس صاحب کے ساتھ لگ گئی۔ کایان کو ایسے الیاس صاحب کو پاپا کہتے سن کر اسے بہت خوشی ہوئی۔ وہ الیاس صاحب سے بغل گیر ہوا اور جھک کر حلیمہ بیگم سے بھی پیار لیا۔ انھوں نے محبت سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

اپنے مما پاپا خاص کر اپنے پاپا کو کایان سے محبت بھرا برتاؤ کرتے دیکھ وہ سمجھ گئی کہ ان میں بھی کایان کا ہی ہاتھ ہے۔ وہ جیلانی صاحب کو اپنے ساتھ لے گیا اسے پتہ تھا کی اس کی بیوی بے چین ہو رہی ہے یہ جاننے کے لیے کہ سب نارمل کیسے ہے۔ اور ہوا بھی ایسے ہی ان کے جاتے ہی وہ الیاس صاحب سے پوچھنے لگی اس کے پہلے کی وہ کوئی بات کرتی الیاس صاحب خود ہی بولنا شروع ہو گئے کیونکہ وہ بھی تو اپنی لاڈلی کو اچھے سے جانتے تھے۔

"تم یہی سوچ رہی ہوں کی سب کچھ ٹھیک کیسے ہے؟"

اس کے ہاں میں سر ہلانے پر وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"اس سب میں کایان کا ہاتھ ہے۔ تمہارے جانے کے بعد میرے دل میں اس کی لیے بس نفرت اور غصہ ہی تھا اور اسی نفرت اور غصے میں میں نے اسے خلع لینے کا کہہ دیا جس پر وہ تڑپ اٹھا۔ میں خود اس وقت غم و غصے کی حالت میں تھا تو میں اسے نظر انداز کیا اس وقت ضروری میرے لیے بس تم تھی۔ جب تم ملی تو

تمہاری حالت دیکھ کر میرا غصہ مزید بڑھا پر تمہاری کایان کے لیے محبت نے مجھے کوئی بھی غلط قدم اٹھانے سے روک دیا۔ جیلانی بھائی کے کہنے پر میں ایک دفعہ کایان کو دیکھنے گیا کیونکہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔ بیٹا میں پہلی دفعہ کسی مرد کو ایسے روتے بلکتے دیکھا وہ بھی کایان جیسے مرد کو جسے نہ پیسے کہ کمی ہے نہ لڑکیوں کو۔ وہ مغرور شہزادہ تمہارے لیے دن رات تڑپتا تھا نہ اسے کھانے کی ہوش تھی نہ کسی اور چیز کی پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈتے ہوئے مارا مارا پھر رہا تھا۔ میرے دل میں جو بھی نفرت اور غصہ تھا وہ سارا ختم ہو گیا۔ میں پھر روز اس کے پاس جانے لگا اس سے بات کرتا تمہاری مما بھی ساتھ ہوتیں۔ ہم جیسے تمہارا خیال رکھتے تھے ویسے ہی اس کا بھی رکھا پر اسے بس تم چاہیے تھی۔ میں تم سے اس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا پر تم شاید ہم سے بھی ناراض تھی اور بات ہی نہیں کر رہی تھی میں سب کچھ اپنے رب پر چھوڑ دیا اور اس نے بھی کایان کی آزمائش ختم کر دی۔ اسے آج ایسے دیکھ کر ہمارے دل کو بہت سکون ملا ہے اب تم اپنے ساتھ ساتھ اس کا بھی دھیان رکھنا۔"

الیاس صاحب کی باتوں پر اس کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ کایان کے عشق جنوں نے اس کے ساتھ ساتھ سب کو بھی اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہاں سے چلے گئے۔ حلیمہ بیگم اسے ساتھ لیے وہاں موجود ٹیبلز میں سے ایک ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئیں اور اس کے آنسوں صاف کرتے اپنے دل میں آئے خدشات کی بنا پر ڈرتے ہوئے بولیں۔

"بیٹا۔۔ تم ان سب سے خوش تو ہونا.............؟؟؟؟؟؟"

ان کی بات کے مطلب کو اور اس کے پیچھے چھپے ڈر کو سمجھتے ہوئے وہ بولی۔

"مما میں دنیا کی ان خوش نصیب عورتوں میں ہوں جنہیں خدا ماں۔ جیسے عظیم رتبے پر فائز کرتا ہے۔ اس نے یہ سب کہہ کر بات ہی ختم کر دی انھیں اس پر فخر محسوس ہوا۔

وہ جو اپنی مما سے باتیں کرنے میں مصروف تھی اس کی نظر نتاشہ پر گئی جو کایان کی طرف جا رہی تھی وہ بھی اٹھ کر اس کی طرف آئی۔ اور اس کے دیکھتے دیکھتے نتاشہ کایان کے گلے لگ چکی تھی۔

حورین کو الیاس صاحب کے پاس چھوڑ کر وہ ایک طرف کھڑا اپنے فون میں مصروف تھا۔ وہ ولید سے بات کر رہا تھا اسے میٹنگ سے related کچھ پوائنٹس سمجھا رہا تھا کہ اچانک نتاشہ اس کے سامنے آئی۔ اس نے بھی آج بلیک کل کی ساڑھی پہنی تھی جو کچھ زیادہ ہی بولڈ اور ولگر تھی۔ کایان نے اسے نظر انداز کیا۔ اس دن حورین کو کایان کے اتنے پاس دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ہر حال میں کایان کو حاصل کر کے ہی رہے گی اور چاہے اس کے لیے اسے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے تو اس کو یہی طریقہ سب سے آسان لگا کہ جب حورین ایک معمولی سی اسسٹنٹ ہو کر کایان کے اتنا قریب جا سکتی ہے تو وہ تو پھر Products Manager ہے۔ اسی لے آج وہ سپیشل تیار ہو کر کایان کے پاس آئی پر جب کایان اسے اگنور کرتا کال پر مصروف رہا تھا تو وہ اپنے لہجے کو میٹھا رکھتے ہوئے بولی۔

" Happy Birthday Sir."

"Thanks"

کایان اسے دیکھے بغیر مصروف انداز میں بولا۔ کال بند ہونے کے بعد وہ اپنے موبائل میں مصروف رہا۔ اس کے لیے دیے انداز پر اسے اپنی انسلٹ محسوس ہوئی جسے اگنور کرتی وہ دوبارہ بولی۔

آج آپ کے اس خاص دن پر خاص طور پر میں آپ کے لیے اتنا تیار ہوئی تو بتائیں سر میں کیسی لگ رہی ہوں؟؟؟؟؟؟"

کایان نے اسے اور اس کی بات کو پھر سے اگنور کیا۔ اسے خود پر حورین کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی جسے محسوس کرتے اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ دشمن جان اسے ہی گھور رہی تھی اور کایان کے دیکھنے پر اٹھ کر اسے طرف آگئی۔ اس کی اتنی پوزیسونس دیکھ کر کایان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھرے

جسے نتاشہ نے غلط سمجھا اور بغیر کچھ سوچے سمجھے کایان کے گلے لگ گئی۔کایان ایسے سب کے سامنے اس کی اس حرکت پر بھونچکارہ گیا۔غصے کی ایک تیز لہر اس کے اندر ڈوری اس سے پہلے کے وہ بدلحاظی سے اسے دور رپٹکتا کہ کسی نے نتاشہ کو بے دردی سے پکڑتے اس سے الگ کیا۔

نتاشہ کو کایان کے گلے لگے دیکھ کر حورین کے تو گویا تن بدن میں آگ ہی لگ گئی اس کے اندر غصے کا لاوا بھرنے لگا اور اس نے بے دردی سے نتاشہ کو بازو سے پکڑ کر کایان سے الگ کیا اور بغیر کسی لحاظ کے اسے ایک زوردار تھپڑ مارا۔ لوگ پہلے ہی نتاشہ کی حرکت پر حیران پریشان اسے دیکھ رہے تھے پر ایسے اچانک کسی اور لڑکی کے آکر اسے دور کرنے اور تھپڑ مارنے پر سب حیرت سے کنگ منہ کھولے سامنے کا منظر دیکھ رہے تھے۔

نتاشہ غصے سے چیختی ہوئی بولی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی؟"

تو وہ بھی اسی کے انداز میں ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔

ویسے ہی جیسے تمہاری ہمت ہوئی کایان کے گلے لگنے کی۔میں بہت دیر سے برداشت کر رہی تھیں تمہاری یہ سب حرکتیں اب اور نہیں۔آج کے بعد تم مجھے کایان کے پاس تو کیا اس کمپنی میں بھی نظر نہ آؤ۔"

اپنی اس توہین پر نتاشہ کی ایسی حالت تھی کی کاٹو تو بدن میں لہو نہ ہو۔وہ زہر ہند لہجے میں بولی۔

"تم ہوتی کون ہو مجھ سے ایسے بات کرنے والی؟؟؟؟؟تم دو ٹکے کے نوکر اپنی اوقات میں رہو۔"

اس کی باتیں اور انداز کایان کو آگ بگولہ کر رہا تھا وہ غصے سے آگے بڑھنے لگا تو جیلانی صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا وہ کچھ بولنے لگا تو الیاس صاحب اور حلیمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے اشارہ کر کے چپ رہنے کا کہا۔وہ سب حورین کا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھ رہے تھے اور جیسے کایان کے علاوہ وہ تینوں جانتے تھے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

"میں دو ٹکے کی ہوں یا نہیں یہ تم چھوڑو اور رہی او قات کی بات تو وہ تمہیں ابھی پتہ چل جاتی ہے۔ انس ابھی کے ابھی مس نتاشہ کا termination letter بنوا کر مجھے لا کر دیے۔ with in 2 mintues."

نتاشہ سے اپنے بات کہنے کے بعد وہ انس سے مخاطب ہوئی۔ اسکا لہجہ حاکمانہ تھا جسے سنتے وہ فوراً وہاں سے گیا جبکہ باقی سب اسے حیرانگی سے سن رہے تھے۔ کایان، الیاس صاحب، جیلانی صاحب اور حلیمہ بیگم کے چہروں پر مسکراہٹ ابھری۔ وہ لوگ چہروں پر مسکراہٹ سجائے خاموش تماشائی بنے سامنے کا منظر انجوائے کر رہے تھے جہاں حورین فل کانفیڈینس سے سامنے کھڑی نتاشہ پر بھاری پڑ رہی تھی۔

دوسری طرف اس کی بات سے وہ مزید طیش کے عالم میں آگئی۔ سب کے سامنے اتنی تذلیل پر وہ خاموشی کیسے رہ سکتی تھی۔ وہ اسے دیکھتے طنزیہ ہنسی ہنستی ہوئے بولی۔

"ہاہاہاہاہاہا تم شاید اپنی اوقات واقعی میں بھول رہی ہو۔ تم ایک معمولی سی اسسٹنٹ ہو کر میرے Termination later کی بات کر رہی ہو؟؟؟؟؟؟؟ تو تمہاری جانکاری کے بتادوں تم تو کیا وہ انس جسے تم نے میرا ٹرمینیشن لیٹر لانے کا کہا وہ بھی مجھے اس کمپنی سے نہیں نکال سکتا۔ مجھے اس کمپنی سے صرف اس کمپنی کے مالک نکال سکتے ہیں یہی اس کمپنی کی پالیسی ہے اور کایان سر یا جیلانی سر تمہارے کہنے پر مجھے یہاں سے نہیں نکالیں گے تو خیالات کے دنیا سے باہر آؤ۔ تم کایان سر کے قریب کیا چلی گئی خود کو اس کمپنی کی مالک سمجھ رہی ہو؟"

اس کی کڑوی باتوں کے جواب میں وہ بس مسکرا رہی تھی۔ اتنے میں انس نے اسے نتاشہ کی فائل کے ساتھ ٹرمینیشن لیٹر دیا جسے سائن کرنے کے بعد وہ اسے نتاشہ کی طرف بڑھاتے بولی۔

" کل سے آفس آنے کی ضرورت نہیں تم جا سکتی ہو۔"

اس کے ہاتھ سے لیٹر لیے اسے دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی۔

"تم واقعی میں خوابوں کی دنیا میں رہ رہی ہو کس حق سے تم مجھے یہ لیٹر دے رہی ہو وہ بھی اپنے سائن کے ساتھ جو invalid ہے۔"

اس کے طنز پر وہ حورین جو پہلے ہی مسکرا رہی تھی دل جلانے والے انداز میں بڑے مزے اور فخر سے بولی۔

"کایان کی بیوی ہونے کے حق سے میں مسز کایان زرار تمہیں اس جاب سے نکالتی ہوں تم اس کمپنی میں تو کیا کسی بھی کمپنی میں جاب نہیں کر سکتی اور تم نے اوقات کی بات کی تھی تو میری اوقات کا انداز اس بات سے لگا لو کہ میں مسز کایان زرار ہوں۔"

"Now get out. "

اس کی بات پر تو گویا وہ زمین میں دھنس سی گئی ہو۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ بے یقینی سے حورین کو دیکھ رہی تھی۔ جبکہ اس کے اقرار پر باقی سب کے چہروں پر بکھرے خوشی کے رنگ دیکھنے کے قابل تھے کایان تو اپنی بیوی کا یہ دبنگ روپ دیکھ کر حیران کے ساتھ ساتھ خوش بھی تھا آخر کو اس کی اتنی بڑی خواہش پوری ہوئی تھی کہ اس کی حور سب کے سامنے اپنے اس رشتے کا اقرار کرے بغیر کسی ڈر خوف کے اور ایسا ہی ہوا تھا۔

نتاشہ بے یقینی کی انتہا پر تھی وہ آنکھیں پھاڑے حورین کو اور باقی سب کو دیکھتے رہی تھی اسے اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ کر وہ انس سے بولی۔

"گارڈز کو بلا کر اسے یہاں سے چلتا کرے مجھے یہ اب یہاں نظر نہ آئے۔"

"جی میم میں ابھی بلاتا ہوں۔"

اس نے فرمابرداری سے جواب دیا پھر گارڈز کو بلا کر نتاشہ کو وہاں سے بھیجا۔ وہ صدمے سے دو چار چپ چاپ وہاں سے چلی گئی۔ حورین ان سب کے پاس آئی اور کایان کو غصے سے گھورا تو وہ ہنسنے لگا جیلانی صاحب

نے اس کا انٹروپارٹی میں موجود سب لوگوں سے کروایا۔ وہ ابھی بھی کایان کو غصے سے گھور رہی تھی تو وہ اس کے کان کے قریب ہو کر بولا۔

"وائفی ایسے نہ دیکھو میں پھر کچھ کیا تو تم پھر سے منہ بتاتے مجھ سے چھپتی پھرو گی۔"

اس کی زو معنی بات پر وہ اسے کہنی مارتی بولی۔

"ابھی بڑا بولنا آرہا پہلے کیوں نہیں بولے؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟اور وہ تماشہ اسے کیوں خود سے دور نہیں کیا...............؟؟؟نہ کچھ کہا......................؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"اگر میں ایسا کرتا تو اپنی حور کا یہ روپ کیسے دیکھتا یقین جانو آج تمہیں ایسے دیکھ کر مجھے پھر سے تم سے love at first sight ہو گیا ہے۔اور تم جانتی ہوں میرا عشقِ جنوں تمہیں لے کر کیسا ہے.........؟؟؟؟؟"

اس کی بات پر وہ بلش کرتی ہوئی بولی۔

چلیں کیک کٹ کرلے دیر ہو رہی ہے۔"

"پہلے مجھے میرا گفٹ دو۔"

گفٹ دیا تو تھا وہ سرپرائز پلین کر کے۔"

وہ تو تب کا تھا اور وہ بھی ڈیڈ کی کال کی وجہ سے آدھارہ گیا ابھی کیک کٹ کرنے سے پہلے دو۔"

وہ اس کے ہونٹوں کو فوکس کرتا ہوا بولا۔

"وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے مزید بلش کرنے لگی اور بولی۔

"آپ کے لیے ایک اور سرپرائز ویٹ کر رہا پر وہ آپ کو کیک کٹ کرنے پر ہی ملے گا۔"

اس کی بات پر وہ بدمزگی سے بولا۔

"بہت ظالم ہو تم وائفی۔اگر مجھے وہ سرپرائز پسند نہ آیا تو آج رات کی سزا ڈبل ہو گی۔"

اپنی بات کہہ کر وہ اس کا ہاتھ پکڑے کیک سٹینڈ کے پاس آ گیا جو بہت ہی خوبصورتی سے ڈیکور کیا گیا تھا۔
کیک کاٹنے کے لیے جب لایا گیا اس پر لکھی تحریر نے کایان کو کچھ پل کے لیے کنگ کر دیا

"Happy birthday to be Dad"

کایان نے بے یقینی اور حیرت سے حورین کی طرف دیکھا جس نے ہاں میں سر ہلایا کایان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو ٹھہر گئے اس کے رب نے اپر اتنا بڑا اکرم کیا تھا اس کا عشق جنوں تو مکمل کیا ہی ساتھ اسے باپ کے رتبے پر بھی فائز کر دیا۔ اتنے لوگوں کے درمیان اس نے بڑی مشکل سے خود کے جذبات پر پل باندھ کر کیک کٹ کیا اور سب کو کھلایا۔ جب حورین کی باری آئی تو کایان نے دور کھڑے ولید کو آنکھ سے کچھ اشارہ کیا جسے سمجھ کر وہ وہاں سے چلا گیا اور کچھ ہی سیکنڈ بعد پورے حال کی لائٹ آف ہو گئی جس کا فائدہ اٹھا کر کایان نے پاس کھڑی حورین کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیا اور بغیر اسے کچھ کہنے اور سمجھنے کا موقع دیے اس کے لبوں کو پر اپنے لب رکھ کر اپنی تشنگی اس کے وجود میں انڈیلنے لگا اور وہ بے چاری حیرت سے کنگ اس کے رحم و کرم پر تھی۔ اس دفعہ اس نے کایان کو خود سے دور کرنے کی کوشش نہیں کی جب حورین کو لگا کہ وہ اب سانس نہیں لے پائے گی اس نے اپنے ہاتھوں سے کایان کے سینے پر دو تین دفعہ ہلکا سا مارا جیسے اسے اشارے سے کہہ رہی ہو کی بس کرے وہ سانس نہیں لے پا رہی تو کایان اسکا اشارہ سمجھتا اس سے الگ ہوا اور اس کے کان میں سرگوشی کرتے بولا۔

"آج رات تمہاری خیر نہیں وائفی۔ Be Ready"

اس کی بات پر حورین جو لمبے سانس لے کر اپنا اکھٹا سانس بحال کر رہی تھی وہ مزید اکھڑنے لگا۔ سانس تو کایان کے بھی اکھڑے تھے خود کو نارمل کرتے اس نے ولید کو میسج کیا اور پورے حال کی لائیٹ آن ہو گئی ۔ وہ وہاں سے دور ہوتی فوراً حلیمہ بیگم کے پاس آ گئی اور ان کے گلے لگ کر خود کر چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی کیونکہ کایان کی نظریں اسے خود پر محسوس ہو رہی تھیں۔ حلیمہ بیگم نے اسے خود سے الگ کر

کے اسے دیکھا جو اس وقت شرم و حیا سے سرخ ہو رہی تھی۔ حلیمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ٹیشو لے کر اس کی لپ اسٹک ٹھیک کی اور حورین کی تو گویا یہ حالت تھی جیسے کسی نے اس پر سرخ رنگ انڈیل دیا ہو۔ اپنی باربی ڈال جیسی بیٹی کو دیکھتے وہ صدق دل سے اسے دعا دیتیں بولی۔

"خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے آمین۔"

اپنی خفت چھپانے کے لیے وہ اپنے پاپا کے گلے لگ گئی جو ابھی ہی ٹیبل پر آئے تھے۔

دوسری طرف جیلانی صاحب جو کایان کے ساتھ کھڑے تھے اس کے لبوں پر لپ اسٹک دیکھتے انہیں ایک سیکنڈ نہیں لگا سمجھنے میں کہ لائٹس بند ہونے والا سین ان کے بیٹے کا کیا کرایا ہے وہ فوراً اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کے ہاتھ میں ٹیشو تھماتے غصے سے بولے۔

برخوردار تمہیں ذرا شرم نہیں آتی ایسی حرکتیں کرتے؟ منہ صاف کرو اپنا اس سے پہلے کوئی اور دیکھے۔"

ان کی بات پر وہ انھیں تنگ کرتے اپنی مسکراہٹ چھپاتا بولا۔

"جب آپ ظالم سماج بنے گے تو یہی سب ہو گا۔ آپ کو کس نے کہا ظالم سماج بن کر اپنے بیٹے کے رومانس کی واٹ لگا دیں۔ جب آپ ایسے کرے گے تو یہ سب ہو گا نا۔"

پتا نہیں تمہیں پیدا کرتے تمہاری ماں کیا سوچتی رہتی تھی جو تم جیسی بے شرم اولاد پیدا ہوئی۔"

"افو.....ڈیڈ اس میں اتنا سوچنے والی کیا بات کیا۔ ظاہر سی بات ہے وہ آپ کو ہی سوچتی تھی تب ہی تو میں آیا۔ بالکل آپ کی کاربن کاپی۔"

اپنی بات کہتے وہ وہاں سے اترا کر نیچے آ گیا کہ مبادا اسے آج چپل ہی نہ پڑ جائے جبکہ وہ سر جھٹک کر رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لوگ پارٹی کے بعد گھر آئے اور ہال میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب جیلانی صاحب کے فون پر کال آئی جسے سن کر وہ چپ ہو گئے جسے سب نے محسوس کیا تو کایان نے پوچھا۔

"کیا ہوا ڈیڈ؟ کس کی کال تھی؟ آپ اچانک سے چپ کیوں ہو گئے۔"

تو وہ بولے۔

"ہاسپٹل سے کال تھی۔ امین لغاری کو دو مہینوں سے کینسر ہے اور وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔ اس وقت وہ اپنی آخری سانسیں لے رہا وہ ہم سب سے ملنا چاہتا۔"

ان کی بات پر وہاں سب کو سانپ سونگھ گیا۔ الیاس صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

"چلے ہاسپٹل چلیں۔۔۔۔ ہم سب اس سے ملے گے۔"

ان کی بات پر حلیمہ بیگم نے انھیں سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ بولے۔

"بیگم میں آپ کو یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ اسے معاف کر دیں وہ آپ کی اپنی مرضی ہے پر میرے خیال سے اس سب کو یہی ختم کرنا بہتر ہے۔"

ان کی بات سمجھتے وہ ہاں میں سر ہلاتیں جانے کے لیے تیار ہو گئیں اور حورین بھی اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اس کے پاپا کبھی بھی کچھ بھی غلط نہیں کر سکتے وہ اور صحیح بھی تھے۔

وہ ہاسپٹل میں ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے امین لغاری کی پس مردہ سی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ان کا جسم ہڈیوں کے ڈھانچے سے بھی بدتر محسوس ہو رہا تھا۔ جلد پر جابجا زخم تھے جو گل سڑ گئے تھے شاید ان میں کیڑے بھی پڑے ہوئے تھے۔ آنکھیں بھی اندر کو دھسی ہوئی تھی وہ کافی قابلِ رحم حالت میں تھے۔ کسی کے دروازہ کھول کر اندر آنے پر انھوں نے بڑی مشکل اپنی آنکھیں کھولیں تو سب کو

سامنے دیکھا ان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے جن کا رنگ لال تھا جسے دیکھ حورین نے کایان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا ان سے بولا نہیں جا رہا تھا وہ پھر بھی ہمت کرتے بڑی مشکل سے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر بولے۔

"مجھ۔۔۔۔۔مجھ۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔مع۔۔۔۔ا۔۔۔ف۔۔۔۔کر۔۔۔۔دو۔۔۔۔۔۔۔"

ان کی ایسی حالت دیکھ کر حلیمہ بیگم نے ایک قدم پیچھے لیا تو الیاس صاحب نے حلیمہ بیگم کو کندھوں سے پکڑ کر سہارا دیا۔ انھیں اسے دیکھ کر خوف محسوس ہو رہا تھا۔ اوپر والے کی لاٹھی واقعی میں بے آواز ہے۔

وہ الیس صاحب کے سینے سے لگ گئی اور روتے ہوئے امین لغاری کو دیکھتے بولیں۔

"تم نے جو بھی کیا اس کی سزا تمہیں خدا نے دے دی۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے تمہیں تمہارے ہر گناہ کے لیے معاف کیا امین لغاری۔"

الیاس صاحب انھیں باہر لے آئے۔ جیلانی صاحب بولے۔

"تمہاری وجہ سے ہم سب نے بہت کچھ برداشت کیا۔ اگر ہمارے معاف کرنے سے تمہاری سزا کچھ کم ہوتی ہے تو میں بھی تمہیں معاف کرتا ہوں۔"

وہ بھی اپنی بات کہہ کر باہر چلے گئے۔ تو حورین ان کے بیڈ کے تھوڑا پاس ہوئی اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے وہ بولی۔

"آپ کو معاف کرنا یا نا کرنا وہ مما کے اختیار میں ہے کیونکہ آپ نے سب سے زیادہ نقصان بھی انہیں کا کیا تھا اگر انھوں نے آپ کو معاف کر دیا تو میرے معاف نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میری آپ سے ناراضگی کسی بھی بات کو لے کر نہیں رہی۔"

حورین نے ان کی ترستی آنکھوں میں دیکھا جن کی التجا سمجھ کر وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"میں آپ کی یہ خواہش نہیں پوری کر سکتی۔ میرے صرف ایک ہی پاپا ہے جنہوں نے میرے لیے کبھی اپنی اولاد کی خواہش نہیں کی۔ جنہوں نے مجھے مما سے بھی زیادہ پیار دیا، اپنا نام دیا۔ میں ان کی بیٹی ہوں اسی لیے مما کی مانگی گئی دعائیں رائیگاں گئیں اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو شاید میں بھی آج اسی قرب سے گرز رہی ہوتی۔"

اس کے قدم لڑکھڑائے کایان نے اسے سہارا دیا۔ وہ ان کی آنکھوں میں آس کے بجھتے ہوئے دیئے دیکھ رہی تھی وہ اپنے دل پر پتھر رکھ کر بولی۔

"میں آپ کو ایک اور بات بتادوں شاید اس سے آپ کے دل کو تسلی مل جائے۔ آپ نانا بننے والے ہیں.........بابا...................."

ان کی آنکھوں اور چہرے پر بے انتہا خوشی کے رنگ بکھرے پر ان کی سانسیں بھی مدھم ہو رہیں تھیں۔ حورین کے منہ سے بابا سن کر انھوں نے آخری سانس لی۔ اس نے انھیں بابا صرف ان کی آخری خواہش سمجھ کر کہا تھا۔ ان کی سانسیں تھم گئیں حورین روتے ہوئے کایان کے گلے لگ گئی اور اس کی بانہوں میں جھول گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ہاسپٹل میں بیڈ پر لیٹی تھی اور کایان اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے جیلانی صاحب، حلیمہ بیگم اور الیاس صاحب کو حورین کی بے ہوشی کا نہیں بتایا۔ وہ سب لوگ امین لغاری کی تدفین کے آخری مراحل سر انجام دے رہے تھے۔ ان کے آگے پیچھے کوئی بھی نہیں تھا بس یہ لوگ ہی تھی حریم آوٹ آف کنٹری تھی اور اس نے بھی آنے سے منع کر دیا

حورین کو ہوش آیا تو کایان اس کا ہاتھ تھامے اس کے پاس بیٹھا تھا۔ حورین کے دل میں اب اطمینان ہی اطمینان تھا۔ اس کے دل میں جو خلش تھی وہ بھی آج ختم ہو گئی وہ پر سکون تھی۔

اسے دیکھتے ہی فوراً اس پر جھک کر بولا۔

"تم ٹھیک ہوں؟؟؟؟؟ کہیں پین تو نہیں ہو رہا؟؟؟؟؟؟"

"میں ٹھیک ہوں۔۔مجھے کہی بھی پین نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔"

کایان کے چہرے پر موجود پریشانی اور فکر مندی کے بڑھتے تاثرات اور اسے الجھے دیکھ کر وہ اسکا ہاتھ تھام کر بولی۔

"آپ کے ذہن میں بھی باقی سب کے طرح یہی سوال آ رہا ہے کہ میں ہمارے بیبی کے لے کر خوش ہوں یا نہیں اور یہی بات آپ کو پرشان کر رہی ہے تو کایان میں بس اتنا کہو گی کہ میں ناشکری کر کے ایک اور نور یا حور کے اس دنیا میں آنے کی وجہ نہیں بن سکتی۔میں خدا کی اس خاص نعمت سے کیسے منہ موڑ لوں۔یہ ہماری محبت کی نشانی ہے حالات جیسے بھی ہوں یہ مجھے ایسے ہی عزیز ہے جیسے آپ۔"

اس کی بات پر وہ اس کی پیشانی پر مہر محبت ثبت کرتا پیچھے ہوا اور بات بدلتے ہوئے بولا۔

"حور تم نے ذرا اپنی کیئر نہیں کی۔ڈاکٹر نے اس بات سے میری اتنی انسلٹ کی۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

میرا خیال رکھنا آپ کا کام تھا جو آپ نے نہیں کیا اور اچھا ہوا ڈاکٹر نے دی گریٹ کایان ذرار کی انسلٹ کی وہ اسی لائق ہیں۔"

اس کے الزام پر کایان منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا تو وہ اس کے قریب ہو کر اس کا منہ بند کرتے اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔

" صحیح تو کہہ رہی ہوں نتاشہ سے چپکنے کا پتہ بس بیوی کا نہیں خیال کوئی۔"

اس کے انداز پر وہ دلفریبی سے اس پر جھکتے ہوئے بولا۔

"بیوی اپنے ساتھ چپکنے ہی نہیں دیتی۔ ذرا سا پاس جاؤں تو اس کا دل ایسے دھڑکتا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔"

اس کے اتنے پاس آنے پر واقع میں اس کا دل زور زور سے دھڑ رہا تھا۔ حورین نے اس کے چوڑے سینے پر اپنے نرم و نازک ہاتھ رکھ کر اسے تھوڑا دور کیا اور بیڈ سے اتر کر بولی کہ اسے گھر جانا ہے جس پر کایان قہقہہ لگاتا اس لیے باہر نکلا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الیاس صاحب اور حلیمہ بیگم کچھ دنوں سے یہی کراچی میں ان کے ساتھ رہ رہے تھے وہ حورین بھی انہی کے ساتھ ان کے روم میں رہ رہی تھی کایان نے اسے کئی دفعہ اسے ساتھ چلنے کا کہا اپنے روم میں پر اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ کچھ دن اپنے مماپاپا ساتھ رہنا چاہتی ہے۔۔ ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہے پر حقیقت تو یہ تھی کہ وہ کایان کی وارفتگیوں سے اور اس کی قربت سے دور بھاگ رہی تھی۔ اس بات سے کایان اچھی طرح سے واقف تھا اسی لیے اس نے بھی ضد نہیں کی۔

آج جیلانی صاحب کام کے سلسلے میں بیرون ملک جا رہے تھے تو ان کے ساتھ حلیمہ بیگم اور جیلانی صاحب نے بھی اپنی واپسی کی ٹیکٹ بک کروائی اور چلے گئے۔ وہ لوگ خود بھی ان دونوں کو اکیلے چھوڑ گئے تا کہ وہ دونوں ایک ساتھ ٹائم سپینڈ کریں۔

وہ ابھی بھی اپنے مماپاپا کے کمرے میں تھی۔ وہ نہا کر باتھ گاؤن پہنے باہر نکلی اپنے کپڑے لینے کے لیے تو اس نے دیکھا بیڈ پر اس کے رکھے کپڑے غائب ہیں وہ چینجنگ روم کی طرف گئی وہ بھی لاک تھا اتنے میں اسے روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ساتھ کایان نے کلون کے مہک وہ سمجھ گئی کہ یہ ساری کارستانی اس کے مجنوں شوہر کی ہے۔

حورین کو ایسے باتھ گاؤن میں دیکھ کر اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے ہی رہ گئی۔ حورین نے اس کی طرف رخ کیا اور روٹھے پن سے بولی۔

"مجھے کیز دیں۔۔۔۔۔"

"اگر نہ دوں تو۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

وہ اپنی جگہ پر کھڑا اسے سر سے پاؤں یک گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ وہ پہلے ہی اس کی نظروں سے خائف ہو رہی تھی تو چڑتے ہوئے بولی۔

"کایان۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔"

"میں کیا..............؟؟؟؟؟؟؟؟"

کایان کو اپنی طرف دیکھتے وہ چپ کر گئی تو کایان نے اس سے پوچھا۔

"ایسا کب تک چلے گا حور؟؟؟ تم اس کمرے میں کب تک رکوں گی۔ اپنے کمرے میں چلو۔"

وہ پہلے ہی چڑی ہوئی تھی کایان کے قدم آہستہ آہستہ اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ بولی۔

"میں نے کہی نہیں جانا اگر آپ لے کر جا سکتے ہیں تو لے جائیں میں خود کہی نہیں جاؤں گا۔"

بے دھیانی میں وہ کایان سے جو کہہ گئی اس پر اس نے اپنے دانتوں کے نیچے زبان دی اور گھبراہٹ میں اپنا لب کچلنے لگی کیونکہ اسے پتہ تھا اس کا رومنٹک شوہر اس بات کو کس انداز میں لے گا۔ اس کی بات اور حرکت پر فضا میں کایان کا بلند قہقہہ گونجا۔ ایک سیکنڈ میں وہ اس تک پہنچا اور اسے گود میں اٹھالیا وہ نہیں نہیں کرتی رہ گئی۔ پر وہ ان سنی کرے اسے گود میں اٹھائے اپنے کمرے میں لے آیا اور پاؤں سے دوازہ بند کیا۔ اسے بیڈ پر لٹا کر وہ اس پر جھک گیا۔ اس نے اپنے گرم لبوں کی تپش سے اسکے پورے چہرے کا طواف کیا۔ وہ اس کے چہرے کے ہر حصے پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا جس سے حورین کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ کایان اسے دیکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا۔

"اجازت ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟"

اس کے سوال پر حورین نے اپنی جھکی ہوئیں لرزتی پلکوں کی بھاڑ اٹھا کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ سے سر جھکا دیا۔کایان نے اس نرمی سے اس کی تھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا اور بولا۔

"Words Hoor..........."

اپنی بات کہتے کایان نے اس کی گردن پر لب رکھے اور ہلکا سا بائیٹ کیا۔یہ ایک چھوٹی سی سزا تھی وہ جانتی تھی کہ اس نے اگر کایان کی بات کا جواب نہ دیا اور اگلی سزا اس سے بڑی ہو گی۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"ج۔۔۔جی۔۔۔۔۔"

اجازت ملتے ہی کایان نے اس کے ہاتھ گاؤن کی روب کھول دی اور اس پر جھک گیا۔اس کے لب اس کی کالربون سے ہوتے ہوئے اس کے تل پر گئے اور وہاں سے ہوتے ہر حد پار کر گئے۔کایان کی وارفتگیاں مزید بڑھنے لگیں ساتھ حورین کے دل کی ڈھڑکنیں بھی۔اس نے خود کو کایان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔

ہر گزرتا لمحہ ان دونوں کو قریب سے قریب تر کرتا جارہا تھا۔آج وہ خود کو کایان کے حوالے کر کے مطمئن تھی۔

ختم شدہ۔۔۔۔۔۔